## سوال وجواب کے آئینہ میں

مولانا محمد حبیب اللہ صاحب قاسمی
استاذ جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور، سہارنپور

مکتبہ البلاغ دیوبند سہارنپور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تذکرۂ رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم

## سوال وجواب کے آئینے میں

تقریباً دو ہزار سوالات وجوابات پر مشتمل پیغمبرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ایک مختصر وجامع سوانحی خاکہ۔ جو مبتدی ومنتہی طلبہ کیلئے یکساں مفید اور سیرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے (کوئز کمپٹیشن) انعامی مقابلے میں حصہ لینے والوں کے لئے ایک رہنما کتاب ہے۔

تالیف

مولانا محمد حبیب اللہ قاسمی استاذ جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم چھٹمل پور سہارنپور

ناشر

مکتبہ البلاغ دیوبند سہارنپور

247554

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب :- ——————— تذکرۂ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم سوال و جواب کے آئینے میں

تالیف :- ——————— محترم مولانا محمد حبیب اللہ صاحب قاسمی استاذ جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور ضلع سہارنپور۔

ناشر :- ——————— مکتبہ البلاغ دیوبند

صفحات :- ——————— دو سو بتیس (۲۳۲)

کتابت :- ——————— مولانا محمد سلیم صاحب قاسمی دیوبندی۔

تصحیح :- ——————— مؤلفِ موصوف

طباعت :- ———————

## ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ الحبیب محلہ چک ابابکر پور نوگانوہ ضلع سہارنپور (یوپی)

۲۔ برانچ مکتبہ الحبیب چھٹمل پور ضلع سہارنپور (یوپی)

۳۔ مولانا عظمت اللہ قاسمی خطیب بسم اللہ مسجد جے پی نگر سیکنڈ فلیس بنگلور ۷۸

۴۔ مسعود پبلشنگ ہاؤس۔ جامع مسجد دیوبند

— ناشر —

مکتبہ البلاغ دیوبند

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# انتساب

مربیٔ محترم، مرشدِ دوراں، جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور کے سالارِ کارواں حضرت الاستاذ الحاج مولانا **محمد اسلم** صاحب مدظلہ کے نام. جنکی مخلصانہ تربیت نے شعور و ادراک بخشا

قبلۂ گرامی، والد معظم مدرسہ دعوت القرآن نوگانواں سہارنپور کے روحِ رواں جناب حضرت حافظ **رحمت اللہ** صاحب کے نام۔ جنکے سایۂ شفقت و عاطفت میں پروان چڑھا۔

عمِ محترم! استاذ گرامی،
حضرت الحاج مولانا **محمد ناظم** صاحب ندوی رئیس المعہد الاسلامی مانک مئو سہارنپور کے نام
جن کی پیہم کاوشوں اور خلوص نے اس علمی خدمت کے قابل کیا ـــــــ

**محمد حبیب اللہ** قاسمی نوگانوی

# ارشادِ عالی مفکرِ ملت حضرت الحاج مولانا محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی مہتمم جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور

"مَنْ کَذَبَ عَلیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ" (الحدیث)

کے پیشِ نظر فنِ سیرت نگاری پر قلم اٹھانا پُل صراط پر چلنے کے مترادف ہے اِسی کے ساتھ ساتھ "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً" سے حوصلہ ملتا ہے کہ اگر ایک مختصر حدیث بھی سند اور تحقیق کے ساتھ جانتے ہو تو اسکی تبلیغ اور تعلیم سے گریز نہ کرو، بندگانِ خدا تک پہنچاؤ۔ یہی انسانیت کی بڑی خدمت ہے، سیرت پاک کے جاننے اور ماننے سے ہی زندگی میں حسین انقلاب رونما ہوتا ہے چشم فلک نے ہزاروں انقلاب دیکھے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و سیرت نے جو انقلاب پیدا کیا اسکی مثال پیش کرنے سے تاریخ قاصر ہے۔

دُرفشانی نے تیری قطروں کو دریا کردیا    دل کو روشن کردیا آنکھوں کو بینا کردیا

جو نہ تھے خود راہ پر غیروں کے راہبر بنگئے    کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا

علامہ اقبال سیرتِ مقدسہ کی تاثیر کو اس طرح عیاں کرتے ہیں۔

یہ اُسی کا تھا کرشمہ کہ عرب کے راہ زن    فاش کرنے لگے جبریل امیں کے اسرار

آغازِ اسلام سے ہی سیرت نگاری پر کام ہو رہا ہے اور ہوتا رہیگا۔ مولانا حافظ حبیب اللہ قاسمی مدرس جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور نے اس باب میں مستند مآخذ سے سیرت طیبہ کو سوال و جواب کے پیرایہ میں عام فہم اور دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ باری تعالیٰ قبول فرماکر فرزندانِ توحید کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# تصدیق وتوثیق

## محدث جلیل اجل العلماء حضرت مولانا جمیل احمد صاحب سکروڈوی استاذِ حدیث دارالعلوم (وقف) دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بے شمار کتابیں منظرِ عام پر آئیں اور قیامت تک آتی رہینگی۔ عشاق، محققین، سیرت نگار اپنی اپنی محبت کا خراج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتے رہیں گے اور سیرت وکردار کے جلوے دکھا کر عمل کا شوق، اتباع کا جذبہ، یقین ومحبت کی کیفیت، اطاعت وسپردگی اور تسلیم وانقیاد کے ولولہ سے امت مسلمہ کے قلوب میں عشق وحرارت اور جذب وتاثیر کی سچی تڑپ پیدا کرتے رہینگے۔ ان سب حضرات کی مساعی جمیلہ قابل قدر اور لائق احترام ہیں۔ اسی حساس نازک اور بیش بہا موضوع پر ہمارے عزیز فاضل وصالح نوجوان مولانا حبیب اللہ قاسمی مدرس جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم نے ایک قابلِ قدر ذخیرہ جمع کیا ہے۔ اور وہ چھوٹی چھوٹی باتیں جنکی طرف عمومی طور پر التفات بھی نہیں ہوتا۔ ان گوشوں کو اجاگر کرنے کی ایک کامیاب کوشش کی ہے۔ اور سوالات وجوابات کے آئینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے میں نے اس مجموعہ پر نظر ڈالی ہے، بڑا مفید کام ہے۔ اس سے اسکول وکالج کے اسٹوڈنٹس اور مدارس کے طلباء یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ سیرت سے متعلق سوال وجواب کے انعامی مقابلے میں بھی یہ کتاب بہت سودمند ثابت ہوسکتی ہے۔ بلکہ میری رائے ہے کہ کالج واسکول اور مدارس کے ابتدائی طلبہ کے لئے اسے کورس (نصاب) میں رکھیں اور بچوں کو حفظ کرائیں تاکہ یہ ابتدائی خاکہ انکے ذہن نشین ہوجائے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ مولانا محمد ناظم صاحب ندوی رئیس المعہد الاسلامی مانک مئو سہارنپور جو پہلے کاشف العلوم چھٹمل پور میں پندرہ سال تک تحقیقی وتدریسی کام کرچکے ہیں ان کی نگرانی اور آپ ہی کی سرپرستی میں یہ کام انھوں نے انجام دیا جو یقیناً ایک سند ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کتاب کو قبولیت ومقبولیت بخشے اور مؤلفِ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

جمیل احمد خادم تدریس حدیث دار العلوم (وقف) دیوبند
۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# اپنی باتیں

استاذ گرامی، عم محترم حضرت الحاج مولانا محمد ناظم صاحب ندوی نے جنھیں حق تعالیٰ شانہ نے اپنے فضل وکرم سے گوناگوں صلاحیتوں سے نوازا ہے، اور ہمہ وقت انکی بے چین طبیعت "جوہرِ ادراک" کی تلاش میں مضطرب رہتی ہے اور وہ مردم گری اور افراد سازی کے ذریعہ ستاروں کے جگر چاک کرنے کا عظیم جذبہ رکھتے ہیں۔

کاشف العلوم چھٹمل پور کے جیالوں اور ہونہار طلباء میں مطالعہ سیرت ایک نئے انداز سے کرانے کیلئے مورخہ ۱۴ربیع الاول ۱۴۱۳ھ میں حضور اکرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی، اس عنوان سے ایک "انعامی مقابلہ" کا اعلان کردیا۔ اور مجھے حکم دیا کہ اس عنوان کے متعلق تین سو سوالات مرتب کروں اور انکے جوابات بھی علیحدہ کاغذ پر لکھوں۔ میں نے بغیر کسی پس وپیش کے آپ کی رہنمائی میں تین سو سے بھی زیادہ سوالات اس انداز سے مرتب کیے کہ مکی زندگی کے بیشتر گوشے سامنے آگئے ــــ سوالات آویزاں کردیے، انعامی مقابلہ ہوگیا اور گمان سے زیادہ اس میں کامیابی ہوئی مکی زندگی سوالات وجوابات کے آئینہ میں۔ طلباء کے ذہن پر نقش ہوگئی۔

پھر آپ نے حکم فرمایا کہ مدنی زندگی اور غزوات سے متعلق بھی ایک ایسا ہی خاکہ تیار کروں، اور مکی زندگی کا پھر از سرِ نو جائزہ لوں۔ اور جو تحقیق طلب باتیں ہیں انھیں حاشیہ میں لکھوں۔ اسکے لئے آپ نے بہت سی کتابیں سیرت کے بیش بہا موضوع پر فراہم کردیں۔ اِشَارَتُہٗ حُکْمٌ وَطَاعَتُہٗ غُنْمٌ کے پیش نظر۔ اور اس لئے بھی کہ بہت ممکن ہے کہ مطالعۂ سیرت میری سیرت سازی میں بنیادی کردار فراہم کرے۔ یہ کام شروع کردیا اور چند دنوں کی محنت کے بعد جیسا کچھ ہوا حاضرِ خدمت ہے۔ اس بات کی خوشی ہے کہ اس مسودہ کا ایک ایک حرف عم محترم حضرت مولانا نے پڑھا ہے۔ کچھ حذف واضافہ بھی کیا ہے اور بہت سی جگہ مشورے دیکر نئی چیزیں بڑھانے کا بھی حکم دیا جس سے کتاب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کی وقعت میں یقیناً اضافہ ہوا ہے۔

میرے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ یہ مجموعہ اور صحیفۂ زندگی طباعت کے مرحلے سے گذر کر منظرِ عام پر آئے گا۔ جبکہ اس سیرت کے موضوع پر وہ افراد ہی قلم اٹھاتے ہیں جنکی عمر بھی پختہ اور قلم و کردار بھی پختہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ مولیٰ کی شانِ کریمی اور عم محترم کی خورد نوازی کی مثال ہے۔

مطالعۂ سیرت کے دوران میں نے خیال رکھا ہے کہ واقعات کی ترتیب زمانی سلیقہ کے ساتھ پیش کی جائے تاکہ کسی شخص کو بھی سنہ وار تفصیل معلوم کرنے میں دشواری پیش نہ آئے۔ اور اسی سن کی نت نئی معلومات واقعاتِ متفرقہ کے ذیل میں بیان کردیں۔ جو حضرات پہلے مسلمان نہیں ہوئے تھے، اور وہ بعد میں داخلِ اسلام ہوگئے، حاشیہ میں انکی تفصیل بھی لکھدی تاکہ ان کا حال معلوم ہوسکے۔ کتابوں سے جو اقوال محقق معلوم ہوئے ہیں وہی لکھے ہیں باقی مختصراً انکی تفصیل حاشیہ میں بھی لکھدی ہے۔ اہل تحقیق حاشیہ سے مراجعت کرکے مطولات سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

مطالعۂ سیرت کی بنیادی اور کلیدی معلومات فراہم کردی گئی ہیں۔ حق تعالےٰ شانہٗ اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے اور اس ذاتِ گرامی (علیہِ الفُ الفُ تحیۃٍ) سے مناسبت پیدا فرمادے تاکہ انکی شفاعت سے بہرہ ور ہوسکوں

میں رسمی طور پر نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے ان سبھی حضرات، اساتذۂ کرام، احباب و مخلصین کا شکر گذار ہوں جنھوں نے کسی طرح بھی اس کام میں تعاون کیا ہے۔ خصوصاً حضرت مولانا محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی ناظم جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور جنھوں نے قدم قدم پر حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور تقریظی کلمات لکھ کر اس کتاب کو سندِ جواز فراہم کی۔ اور کرم فرما حضرت مولانا جمیل احمد صاحب مدظلہ استاذ حدیث وقف دارالعلوم دیوبند نے اپنی رہنمائی میں اس کی اشاعت کا پروگرام بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو ان کے شایانِ شان اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

محمد حبیب اللہ قاسمی مدرس جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم
چھٹمل پور، سہارنپور ۔ ۲/ ۳/ ۱۴۱۶ھ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# ابتدائی معلومات

سوال :۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک ۔ کتنے سال کا فاصلہ ہے ؟

جواب :۔ ۵۱۴۹ سال کا فاصلہ ہے[۱]

سوال :۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کون سے رسول آئے ؟

جواب :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے[۲]

---

[۱] عالمی تاریخ ص ۲۲ [۲] حضرت عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین طویل زمانہ "زمانۂ فترت" کہلاتا ہے ۔ اس دوران کوئی نبی تشریف لائے یا نہیں ۔ اس کے بارے میں مختلف آرار ملتی ہیں بعض مؤرخین لکھتے ہیں کہ زمانۂ فترت میں ایک نبی مبعوث ہوئے جن کا نام خالد ابن سنان عیسیٰ ہے ۔ طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے ، قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ خَالِدُ بْنِ سَنَانٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَہَا ثَوْبَہٗ وَقَالَ بِنْتُ نَبِیٍّ ضَیَّعَہٗ قَوْمُہٗ ـــــ بعض اربابِ تاریخ وتفسیر کے نزدیک حنظلہ بن صفوان علیہ السلام بھی زمانۂ فترت کے نبی ہیں جو اصحاب الرأس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:۔ حضرت عیسیٰ ؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کتنا وقفہ گذرا ؟
جواب:۔ ۶۰۰ سال کا۔ (سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۲۲ پر ۵۴۰ سال کا قول بھی منقول ہے)

# ظہورِ قدسی

سوال:۔ ولادتِ نبوی ؐ کی عربی، انگریزی تاریخ اور دن بتایئے ؟
جواب:۔ ۲۰ ر اپریل ۵۷۱ء اور صحیح قول کے مطابق ربیع الاول کی ۹ ر تاریخ[1] کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ دن پیر کا تھا۔
سوال:۔ واقعہ اصحابِ فیل کب پیش آیا اور کس طرح ؟
جواب:۔ ابرھہ نامی یمن کے گورنر نے دارالسلطنت صنعاء میں ایک کلیسا تعمیر کرایا تھا اس نے یہ سوچ کر کہ اس کلیسا کو کعبۃ اللہ کی حیثیت حاصل ہو جائے۔ خانۂ کعبہ

---

(حاشیہ بقیہ ص ۸) ......

کی طرف بھیجے گئے تھے۔

علامہ بیضاوی رہ نے تبعاً لصاحب الکشاف فترت میں چار انبیاء کے مبعوث ہونے کا ذکر کیا ہے۔ جن میں ایک یعنی خالد بن سنان عربی ہیں اور بقیہ تین بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ مگر صحیح اور راجح بات یہی ہے کہ زمانہ فترت میں کوئی نبی نہیں آیا۔ احادیث صحیحہ اس پر شاہد ہیں۔ فَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ، اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ وَالْاَنْبِیَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ۔ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ نَبِیٌّ۔) اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ۔ (ماخوذ از اتمام التکمیل لمافی انوار التنزیل ج ۲ ص ۲۱۶)

[1] تاریخ ولادت میں مؤرخین کے دوسرے اقوال بھی ہیں۔ علامہ طبری اور ابن خلدون نے ۱۲ ر اور ابو الفداء نے ۱۰ ر تاریخ نقل کی ہے۔ مگر تاریخ دول العرب والاسلام میں محمد طلعت عرب نے ۹ تاریخ کو ہی صحیح قرار دیا ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کو منہدم کرنے کا ارادہ کیا۔ بالآخر ابرہہ ۵۷۱ء میں ۶۰ ہزار فوج اور ۱۲ ہاتھی یا بعض کے قول کے مطابق ۹ ہاتھی لیکر خانہ کعبہ پر حملہ آور ہوا۔ جب قریب پہونچا تو اللہ تعالیٰ نے چڑیوں کے ذریعہ اسکے سارے لشکر کو ہلاک کر دیا، تاریخ میں اس سال کو عام الفیل کا نام دیا جاتا ہے[۱] یہ واقعہ ولادت نبوی سے ۵۰ یوم یا ۵۵ یوم قبل پیش آیا۔ علامہ سہیلی نے پہلا قول اور علامہ دمیاطی نے دوسرا قول اختیار فرمایا ہے۔

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کیا تھا اور کس نے رکھا ؟

جواب :- محمد، احمد آپ کے نام تھے۔ دادا عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد اور والدہ مکرمہ نے احمد رکھا[۲]

سوال :- محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پیدا ہوئے، اور کس وقت ؟

جواب :- مکہ معظمہ میں آپ کی ولادت ابوطالب کے مکان میں صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے ہوئی۔

## نسب نامہ

سوال :- آپ کے والد مکرم اور والدہ محترمہ کا کیا نام تھا ؟

جواب :- والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تھا۔

سوال :- آپ کا دادھیالی سلسلۂ نسب بیان کرو ؟

جواب :- محمدؐ ابن عبداللہؓ بن عبدالمطلبؒ بن ہاشمؒ بن عبدمنافؒ بن قصیؒ۔

---

[۱] تفہیم القرآن پارہ عم۔ [۲] حدیث میں ہے کہ زمین پر میرا نام محمد اور آسمان پر میرا نام احمد ہے۔ محمد توریت میں اور احمد نام انجیل میں ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بن کِلاب، بن مُرّہ. بن کعب، بن لُوَی، بن غالب، بن فہر، بن مالک، بن نضر، بن کنانہ، بن خزیمہ، بن مُدرکہ، بن الیاس، بن مُضر، بن نزار، بن مَعَد بن عدنان [1]

سوال :۔ آپؐ کی دادی اور نانی کا نام بتائیے ؟

جواب :۔ دادی کا نام فاطمہ اور نانی کا نام بَرّہ تھا۔

سوال :۔ آپؐ کا ننہالی سلسلۂ نسب کیا تھا؟

جواب :۔ محمد بن آمنہ، بنت وہب، بن عبد مناف، بن زہرہ، بن کلاب، بن مُرّہ [2]

سوال :۔ آپؐ کے کنبہ [3] کا کیا نام اور قبیلہ [4] کا کیا نام تھا ؟

جواب :۔ آپؐ کے کنبہ کو "بنو ہاشم" اور قبیلہ کو "قریش" کہا جاتا ہے۔

سوال :۔ آپؐ کے چچا اور پھوپھیوں کی تعداد بتائیے ؟

جواب :۔ نو [5] یا بارہ [6] چچا تھے اور چھ پھوپھیاں۔

سوال :۔ آپؐ کی پھوپھیوں کے نام بتائیے ؟

جواب :۔ صفیہؓ، عاتکہؓ، برّہؓ، اروٰیؓ، امیمہؓ، بیضاء [7]

سوال :۔ آپؐ کے چچاؤں میں سے کس کس نے اسلام قبول کیا ؟

جواب :۔ حضرت عباس اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہمانے۔ ( مدارج النبوۃ )

---

له عدنان تک سلسلۂ نسب کے بارے میں حافظ ابو عمر یوسف بن عبداللہ المعروف با بن عبد البر العمری نے کتاب الاستیعاب میں نقل کیا ہے ھذا ما لم یختلف فیہ اَحدٌ من الناس (اس شجرے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں) اسلئے راقم الحروف نے اسی پر اکتفا کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام تک آپ کا شجرۂ نسب تاریخ طبری. طبقات ابن سعد میں دیکھا جا سکتا ہے ٢ه آگے پدری سلسلۂ نسب کے مطابق ہی ہے ٣ه گھرانہ ٤ه برادری ٥ه ماخوذ سیرت ابن ہشام ٦ه مدارج النبوت قسط ١٢ ص ٥ ۔ بحوالہ مواہب لدنیہ منقول ہے کہ حضور کے بارہ چچا تھے۔ ٧ه ان کا نام ام حکیم بھی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# عقیقہ و ختنہ

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ کس نے کیا اور کب کیا ؟

جواب :- عبدالمطلب نے ولادت کے ساتویں روز آپؐ کا عقیقہ فرمایا اور قریش کی دعوت کی۔[1]

سوال :- محمد صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے تھے یا غیر مختون ؟

جواب :- اس بارے میں تین قول ہیں (۱) مختون پیدا ہوئے تھے[2] (۲) ولادت کے ساتویں روز عبدالمطلب نے ختنہ کرائی (۳) حضرت حلیمہ سعدیہ کے یہاں ختنہ ہوئی۔

# رضاعت و حضانت

سوال :- والدہ ماجدہ نے آپ کو کتنے دن دودھ پلایا ؟

جواب :- دو یا تین دن۔ (سیرۃ النبی ج ۱ ص۱۷۲) سات دن (مدارج النبوت ص۲۹ قسط ۶)

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کس کا دودھ پیا، ترتیب سے بتائیے۔ ؟

جواب :- پہلے اپنی والدہ ماجدہ کا۔ پھر کچھ دن ثویبہ کا اور اس کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا۔

سوال :- آپؐ نے مستقل طور پر اپنی والدہ کا دودھ کیوں نہیں پیا ؟

---

[1] خصائص کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۵۳

[2] اس قول کی تائید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ہوتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے عبدالمطلب کو دیکھ کر تعجب ہوا، اور کہا میرے اس بیٹے کی شان بڑی ہوگی۔ طبقات ابن سعد ج ۱ ص۶۶ قسم اول میں یہ روایت منقول ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ اس لئے کہ عرب کا دستور تھا کہ وہ دودھ پلانے والی عورتوں کے سپرد کرکے بچہ کو اچھی آب وہوا کے مقام پر بھیج دیا کرتے تھے۔ آپؐ کو بھی اسی دستور کے مطابق باہر بھیجا گیا[1]

سوال :۔ حضرت حلیمہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں ؟

جواب :۔ قبیلہ ہوازن سے جو فصاحت و بلاغت میں مشہور ہے[2]

سوال :۔ حضرت حلیمہ کے اسلام لانے کے بارے میں محققینِ اسلام کا کیا خیال ہے ؟

جواب :۔ یہ خیال ہے کہ وہ مسلمان ہو گئی تھیں[3]

سوال :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی باپ (حضرت حلیمہ کے شوہر کا کیا نام تھا مسلمان ہوئے یا نہیں ؟

جواب :۔ آپؐ کے رضاعی باپ کا نام حارث ابن عبدالعزیٰ تھا۔ وہ مسلمان ہو گئے تھے۔[4]

سوال :۔ آپؐ کے رضاعی بھائی بہن حلیمہ کے تعلق سے چار تھے انکے نام بتایئے؟

جواب :۔ عبداللہ، حذیفہ، انیسہ، شیماء،

سوال :۔ ثُوَیبَہ کے تعلق سے آپ کے ایک چچا بھی رضاعی بھائی بن گئے تھے ان کا نام بتایئے ؟

جواب :۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ۔

---

[1] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۴۲ [2] اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم افصح العرب تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سب میں فصیح تر ہوں۔ کیونکہ میں قریش کے خاندان سے ہوں اور میری زبان بنی سعد کی زبان ہے :: بنی سعد ہوازن ہی کے قبیلہ کو کہتے ہیں۔ سیرت النبی بحوالہ طبقات ابن سعد۔ [3] ابن ابی خیثمہ ابن جوزی علامہ ابن حجر نے انکے اسلام لانیکی تصریح کی ہے۔ حافظ مغلطائی نے انکے اسلام پر ایک مستقل رسالہ بھی لکھا۔ زرقانی ج ۱ ص ۱۶۶ [4] اصابہ فی احوال الصحابہ ج ۱ ص ۲۹۳

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:- حضرت حلیمہ رضؓ کے یہاں آپ ﷺ کتنے برس رہے؟

جواب:- اس میں اختلاف ہے۔ ۴ برس، ۵ برس، ابن اسحاق نے وثوق کے ساتھ ۶ برس لکھا ہے[1]

سوال:- ثویبہ نے آپ کو آزادی کی حالت میں دودھ پلایا یا غلامی کی حالت میں، اور مسلمان ہوئی یا نہیں؟

جواب:- آزادی کی حالت میں دودھ پلایا۔ ان کے اسلام کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ بعض محدثین نے انھیں صحابیات میں شمار کیا ہے[2]

## برکاتِ دُرِّ یتیم

سوال:- حضرت حلیمہ رضؓ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یہاں لیکر گئیں تو کن کن برکات کا مشاہدہ کیا؟

جواب:- (۱) دُبلی اور لاغر سواری تیز رفتار ہوگئی۔ (۲) وہ اونٹنی جو ایک قطرہ دودھ کا نہ دیتی تھی اس نے اتنا دودھ دینا شروع کر دیا کہ سب سیراب ہو جاتے۔ (۳) حضرت حلیمہ کی پستانوں سے اس قدر دودھ اترنے لگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا رضاعی بھائی اچھی طرح سیراب ہو جاتے۔ (۴) بنی سعد کی سرزمین میں بہت قحط تھا، بکریاں چراگاہ سے بھوکی لوٹتیں مگر حضرت حلیمہ کی بکریاں پیٹ بھری اور دودھ سے لبریز آتیں۔ اور دوسری بکریوں کے تھنوں میں ایک قطرہ دودھ کا نہ ہوتا ——— سیرۃ المصطفےٰ جلد ۱ ص ۲۷

---

[1] سیرۃ النبی ج ۳ ص ۱۷۱ [2] مدارج النبوۃ قسط ۶ ص ۶۹۔ فتح الباری ج ۹ ص ۱۲۱ کتاب النکاح میں ثویبہ کو صحابیہ بتانے والوں میں حافظ ابو منذہ کا نام لیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# شقِّ صدر

سوال :- حضرت حلیمہ رضؓ کے یہاں رہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق صدر ہوا اس کی کیفیت بتائیے ؟

جواب :- آپؐ جنگل میں بکریاں چرانے گئے ہوئے تھے، رضاعی بھائی بھی ساتھ میں تھے کہ دو فرشتے جبرئیل، میکائیل سفید پوش انسانوں کی شکل میں سونے کا طشت برف سے بھرا ہوا لیکر نمودار ہوئے اور آپؐ کا سینۂ مبارک چاک کر کے قلبِ اطہر کو نکالا اور اس کو چاک کیا. اس میں سے دو ٹکڑے نکالے جو جمے ہوئے خون کے تھے اور کہا کہ یہ شیطان کا حصہ ہے. پھر قلب کو طشت میں رکھ کر برف سے دھویا. بعد ازاں قلب کو اس کی جگہ رکھ کر سینہ پر ٹانکے لگا دئے[1] اور دونوں شانوں کے درمیان ایک مہر لگادی[2]

سوال :- شق صدر کُل کتنی مرتبہ ہوا. تفصیل سے بتائیے ؟

جواب :- کل چار مرتبہ ہوا. (۱) زمانۂ طفولیت میں جبکہ آپ چار سال کے تھے. (۲) دس[3] سال کی عمر میں (۳) نبوت کے وقت (۴) واقعہ معراج کے وقت[4]

---

[1] حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ و شکم مبارک پر اس جوڑ کے نقش ونشان کو سیدھی لکیر کی طرح دیکھتے تھے. مدارج النبوۃ قسط ۶ ص۴۳ [2] فتح الباری جلد ۶ ص۴۰۹ [3] صاحب مدارج النبوت نے چھ سال کی بھی ایک روایت نقل کی ہے.

[4] حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی رحؒ نے فرمایا کہ یہ چار مرتبہ کا شق صدر روایاتِ صحیحہ اور احادیث معتبرہ سے ثابت ہے. بعض روایات میں پانچویں مرتبہ کا ذکر بھی ہے جو کہ بیس سال کی عمر میں ہوا. مگر یہ روایت باجماع محدثین ثابت اور معتبر نہیں. سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص۷۸.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# مہرِ نبوّت

سوال :- مہر نبوت کب لگائی گئی ؟

جواب :- اس کے بارے میں دو قول ہیں (۱) ابتدائے ولادت سے تھی (۲) پہلی مرتبہ جب شق صدر ہوا اس کے بعد لگائی گئی۔ پہلا قول زیادہ صحیح اور راجح ہے [۱]

سوال :- مہر نبوت کس نے لگائی تھی اور اس پر کیا لکھا ہوا تھا ؟

جواب :- جنت کے دربان رضوان نے مہر نبوت لگائی تھی اور اس پر لکھا ہوا تھا، سِرْ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ۔ بعض کا قول ہے کہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ ———— خصائلِ نبوی ص۱۶ شرف المکالمہ ص۲۰

سوال :- کیا آپؐ کی وفات کے بعد بھی یہ مہر باقی رہی تھی یا ختم ہوگئی تھی ؟

جواب :- حضرت اسماء رضؓ فرماتی ہیں کہ آپ کی وفات کے بعد مہر نبوت ختم ہوگئی تھی اسی وجہ سے مجھے آپ کی وفات کا یقین ہوگیا تھا ——— خصائلِ نبوی ص۱۶

سوال :- مہر نبوت کس جگہ تھی اور اس کی شکل کیا تھی ؟

جواب :- دونوں شانوں کے درمیان میں تھی۔ کبوتر کے انڈے کی طرح سرخ گوشت کا ٹکڑا تھا [۲]

---

[۱] وجہ ترجیح اور دونوں اقوال میں تطبیق سیرۃ المصطفٰی ج ۱ ص۸۵ پر نقل کی گئی ہے۔ حبیب اللہ قاسمی نوگانوی

[۲] صحیح مسلم و شمائل ترمذی میں جابر ابن سمرہ رضؓ کی روایت ہے : رَاَیْتُ الْخَاتَمَ بَیْنَ کَتِفَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُدَّۃً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَیْضَۃِ الْحَمَامَۃِ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# والدین کا انتقال

سوال :- حضرت آمنہ نے کہاں وفات پائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اس وقت کیا تھی ؟

جواب :- ابواء[1] گاؤں میں وفات پائی۔ آپکی عمر اسوقت چھ سال تھی[2]۔

سوال :- ابواء گاؤں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ شریف کون لیکر آیا تھا ؟

جواب :- آپ کی باندی اُمِ ایمن ساتھ تھیں وہ ہی انکو مکہ لیکر آئیں۔

سوال :- آپؐ کے والد محترم نے کب وفات پائی ؟

جواب :- ولادتِ رسولؐ سے ۲ ماہ قبل وفات پائی۔

سوال :- حضرت عبداللہ نے کہاں وفات پائی اور کتنی عمر ہوئی ؟

جواب :- مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ انکی عمر علی اختلاف الاقوال ۳۰، ۲۵، ۲۸، ۲۴ یا ۱۸ سال کی ہوئی۔ مشہور ۲۴ سال ہے[3]

# کفالت عبدالمطلب

سوال :- والدہ محترمہ کی وفات کے بعد آپکی پرورش کس نے کی ؟

جواب :- آپ کے دادا عبدالمطلب نے پرورش فرمائی۔

---

[1] مکہ و مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے جو جحفہ سے ۲۳ میل پر واقع ہے۔

[2] اثمار التکمیل ج ۲ ص ۱۸۹ پر چار سال کی عمر بھی لکھی ہے۔

[3] حافظ علائیؒ اور علامہ عسقلانی نے ۱۸ سال کی عمر کو صحیح بتایا ہے اور علامہ سیوطی نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ سیرۃ المصطفٰے ج ۱ ص ۶۲ بحوالہ زرقانی ج ۱ ص ۱۰۹۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ حضرت عبدالمطلب کی کتنی عمر ہوئی۔ انکی وفات کے وقت حضورؐ کی عمر کیا تھی؟
جواب :۔ بیاسی برس کی عمر پائی[1] اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اس وقت آٹھ سال دو ماہ دس دن تھی۔

# کفالتِ ابو طالب

سوال :۔ دادا کی وفات کے بعد پرورش کی ذمہ داری کس کے سپرد ہوئی ؟
جواب :۔ آپؐ کے چچا ابو طالب کے سپرد ہوئی۔

# شام کا پہلا سفر اور راہب سے ملاقات

سوال :۔ جب آپ نے شام کا پہلا سفر فرمایا تو آپؐ کی عمر کیا تھی اور رفیقِ سفر کون تھے؟
جواب :۔ بارہ برس کی عمر میں سفر فرمایا۔ ابوطالب ساتھ تھے۔ (زادالمعاد)
سوال :۔ اس سفر میں عیسائی راہب سے ملاقات کس جگہ ہوئی راہب کا نام کیا تھا؟
جواب :۔ جگہ کا نام بُصریٰ تھا۔ راہب کا نام جرجیس تھا۔ بُحَیرا سے مشہور تھا۔
سوال :۔ عیسائی راہب نے آپ کے متعلق کیا فرمایا اور اس پر کیا عمل ہوا؟
جواب :۔ فرمایا یہ وہی نبی برحق ہے جس کو اللہ تعالیٰ پورے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ آپ اس کو وہاں نہ لے جائیے۔ یہ سنکر ابوطالب نے آپکو بُصریٰ ہی سے واپس کر دیا۔[2]

---

[1] ۸۵، ۹۵، ۱۱۰، ۱۲۰، ۱۴۰ کے بھی اقوال ہیں۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۸۔

[2] اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں نے پوچھا تم نے کیسے پہچانا کہ یہ نبی ہیں؟ اس نے کہا جب تم لوگ پہاڑ سے اترے تو سارے درخت اور پتھر سجدہ کے لئے جھک گئے۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۱۷۸

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# فجار کی لڑائی

سوال :- زمانۂ نبوت سے قبل آپ نے کسی لڑائی میں شرکت فرمائی یا نہیں ؟

جواب :- شرکت فرمائی۔ حربِ فجار میں، مگر قتال نہیں فرمایا۔

سوال :- یہ لڑائی کس کے مابین تھی ؟

جواب :- قبیلۂ قریش اور قبیلۂ قیس کے درمیان تھی۔

سوال :- اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کتنی تھی ؟

جواب :- محمد ابن اسحاق کا قول بیس سال کا ہے۔ ابن ہشام چودہ یا پندرہ سال کی عمر بتاتے ہیں[۱]۔

# حلف الفضول میں شرکت

سوال :- حلف الفضول کی وضاحت فرمائیے ؟

جواب :- عرب میں مدتوں سے لڑائی جاری تھی۔ ظلم و تشدد عام تھا۔ مظلوموں کی حمایت اور امن عام کی غرض سے فضل ابن فضالہ، فضل ابن وداعہ اور فضیل بن حارث نے ایک معاہدہ تیار کیا تھا[۲]۔ چونکہ ان کے ناموں میں فضل کا لفظ ہے اس واسطے اس معاہدہ کو عربی میں حلف الفضول کہتے ہیں۔

سوال :- کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس معاہدہ میں شریک ہوئے ؟

جواب :- جی ہاں شریک ہوئے۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے اگر اس معاہدہ کے مقابلہ میں مجھے سرخ اونٹ (عرب کی قیمتی شئے) بھی دئے جاتے تو میں قبول نہ کرتا۔

---

[۱] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۹۴

[۲] یہ معاہدہ ختم ہو چکا تھا بعد میں خاندان ہاشم، زہرہ اور تیم نے عبداللہ ابن جدعان کے گھر میں جمع ہو کر اس کی تجدید کی۔ اس مجلس میں حضور بھی شریک تھے۔ طبقات ج ۱ ص ۸۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور آج زمانۂ اسلام میں بھی اس قسم کا معاہدہ ہو تو ضرور شرکت کردوں گا۔ ماخوذ سیرۃ النبی ج ۱ ص۱۸۳۔

# شام کا دوسرا سفر

سوال :۔ شام کا دوسرا سفر آپ نے کس کے ساتھ فرمایا اور کتنی عمر میں۔

جواب :۔ حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ[1] کے ساتھ سفر کیا جبکہ آپ کی عمر پچیس سال کی تھی۔

سوال :۔ اس سفر میں کس جگہ اور کس راہب سے ملاقات ہوئی ؟

جواب :۔ بصریٰ مقام پر نسطورا راہب سے ملاقات ہوئی۔

سوال :۔ اس سفر کی غرض تبلیغِ اسلام تھی یا کچھ اور ؟

جواب :۔ تبلیغِ اسلام غرض نہیں تھی۔ بلکہ حضرت خدیجہ رض کا مال لے کر تجارت کی غرض سے شام کا سفر فرمایا تھا۔

سوال :۔ تجارتی اعتبار سے اس سفر کا کیا نتیجہ رہا ؟

جواب :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس مرتبہ مال میں حضرت خدیجہ رض کو اس قدر نفع ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا نہ ہوا تھا۔ حضرت خدیجہ نے معاوضہ بھی متعینہ مقدار سے زیادہ دیا[2]

# رشتۂ ازدواج

سوال :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا نکاح کس سے فرمایا اور کب ؟

---

[1] میسرہ بعثت نبوی سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ اسلئے مسلمان بھی نہیں ہوئے حافظ ابن حجر نے اصابہ میں لکھا ہے کہ کسی صحیح روایت سے اب تک میسرہ کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوا۔ زرقانی ج ۱ ص۱۹۸

[2] الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص۹۱، عیون الاثر ج ۱ ص۴۹۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ حضرت خدیجہ سے ۲۵ برس کی عمر میں ۔
سوال :۔ حضرت خدیجہ کا یہ کونسا نکاح تھا، اور کیا عمر تھی ؟
جواب :۔ یہ تیسرا نکاح تھا۔ اس وقت آپؓ کی عمر ۴۰ سال تھی ۔
سوال :۔ یہ نکاح کس نے پڑھایا اور مہر کیا مقرر ہوا ؟
جواب :۔ ابو طالب نے نکاح پڑھایا۔ مہر پانچ سو درہم مقرر ہوا [۱]
سوال :۔ حضرت خدیجہ کی حیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سے نکاح فرمایا ؟
جواب :۔ کسی سے آپ نے نکاح نہیں فرمایا۔
سوال :۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کیا تھی ؟
جواب :۔ تقریباً پچاس برس کی ۔ گویا جوانی کا بیشتر حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ادھیڑ اور بیوہ خاتون کے ساتھ ہی گذارا ۔

## تعمیر کعبہ [۲] اور تحکیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سوال :۔ قریش نے جب خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا عمر تھی ؟
جواب :۔ ۳۵ سال تھی ۔

---

[۱] سیرۃ المصطفیٰ ج ا ص۱۱۲ ۔ بعض کا قول ہے کہ مہر بیس اونٹ مقرر ہوا ۔ حضرت خدیجہ کے بارے میں مفصل معلومات ازواج مطہرات کے بیان میں آئینگی انشاءاللہ

[۲] تعمیر کعبہ کتنی مرتبہ ہوئی ۔ اس میں مؤرخین کی رائیں الگ الگ ہیں ۔ حضرت مولانا ادریس صاحب رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ کعبہ کی تعمیر پانچ مرتبہ ہوئی ۔ پہلی بار حضرت آدم علیہ السلام نے اسکی تعمیر فرمائی ۔ پھر طوفانِ نوح میں انہدام کے بعد دوسری بار حضرت ابراہیم (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ حجر اسود کو نصب کرنے کے بارے میں جب قریش میں زبردست اختلاف ہوا۔ تلواریں میان سے نکل آئیں تو مناسب رائے کس نے دی تھی اور کیا رائے تھی ؟

جواب :۔ قریش کے معمر اور سن رسیدہ آدمی ابوامیہ ابن مغیرہ مخزومی نے رائے دی۔ فرمایا کہ کل صبح کو جو شخص سب سے پہلے مسجد حرام کے دروازے سے داخل ہو اس کو حَکَم بنا کر فیصلہ کرالو۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے پہلے آنے والوں میں تھے۔

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وحضرت اسماعیل علیہما السلام نے تعمیر فرمائی۔ تیسری بار قریش نے بعثتِ نبوی سے پانچ سال قبل خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ کیونکہ آگ لگنے اور سیلاب کی وجہ سے بیت اللہ کی دیواریں کمزور اور بوسیدہ ہوگئی تھیں۔ اور نشیب میں ہونے کی وجہ سے بارش کا تمام پانی اندر بھر جاتا تھا۔ چوتھی بار حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ۶۴ھ میں اپنے زمانہ خلافت میں کعبۃ اللہ کو شہید کرکے از سرِ نو تعمیر فرمائی۔ پانچویں بار عراق کے گورنر حجاج ابن یوسف ثقفی نے بیت اللہ کی تعمیر کرائی۔

اسکے علاوہ دیگر اربابِ سیر و تاریخ نے اس سے زیادہ کی تعداد بیان فرمائی ہے۔ یہ چار شعر زیادتی تعداد کی دلیل ہیں۔

بَنَى الْبَيْتَ خَلْقٌ وَبَيْتُ الْإِلٰهِ ۔۔۔ مُبْدِئُ الدَّهْرِ مِنْ سَابِقٍ يُكْرَمُ

مَلَائِكَةٌ، اٰدَمُ، وَوَلَدُهُ ۔۔۔ خَلِيْلٌ، عَمَالِقَةٌ، جُرْهُمُ

قُصِيٌّ، قُرَيْشٌ وَنَجْلُ الزُّبَيْرِ ۔۔۔ وَحَجَّاجٌ بَعْدَهُمْ يُعْلَمُ

وَسُلْطَانُنَا الْمَلِكُ الْمُرْتَجٰى ۔۔۔ مُرَادُ هُوَ الْمَاجِدُ الْأَعْظَمُ

ہم اختصار کے پیشِ نظر اشعار پر اکتفا کرتے ہیں۔ تفصیل مرأۃ الحرمین جلد ۱ ص ۲۶۸ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ آپؐ نے وہ کیا طریقہ اختیار فرمایا۔ جس کی وجہ سے تمام قبیلے والے خوش ہو گئے۔ اور لڑائی نہ ہو سکی ؟

جواب :۔ آپؐ نے ایک چادر منگائی اور حجر اسود کو اس میں رکھ کر فرمایا کہ ہر قبیلہ کا سردار اس چادر کو پکڑ لے۔ تاکہ کوئی قبیلہ اس شرف سے محروم نہ رہے۔ سب نے مل کر چادر اٹھائی۔ جب اس مقام پر پہونچ گئے جہاں اس کو رکھنا تھا تو آپؐ نے بذات خود حجر اسود کو اٹھا کر اسکی جگہ نصب کر دیا۔ اس فیصلہ سے سب راضی ہو گئے [1]

# آفتابِ رسالت کا طلوع

سوال :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت سے قبل کیا حالات تھے۔ روشنی ڈالئے ؟

جواب :۔ آپ کو بعثت سے سات برس قبل ایک روشنی اور چمک نظر آنے لگی تھی [2] بعثت کا زمانہ جوں جوں قریب آتا گیا۔ مزاج اقدس میں خلوت گزینی بڑھتی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پانی اور ستو لے کر غارِ حراء میں چلے جاتے اور ذکر و فکر، تحمید و تقدیس اور عبادت میں مشغول رہتے۔ جب توشہ ختم ہو جاتا تو گھر تشریف لاتے اور پھر واپس چلے جاتے۔ جب زمانۂ نبوت قریب آ پہونچا تو رویائے صادقہ دکھائی دینے لگے۔ یہ خواب ایسے سچے ہوتے تھے کہ جو کچھ خواب میں دیکھتے بیداری میں ویسا ہی ظہور ہوتا [3]

---

[1] تاریخ طبری ج ۲ صفحہ ۲۰۱، روض الانف ج ۱ صفحہ ۱۲۷ [2] صحیحین عن ابن عباس رضؓ

[3] مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۳ بروایت صحیحین عن عائشہ رضؓ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ بعثت نبوی کی تاریخ اور دن بتائیے ؟

جواب :۔ ۹ ربیع الاول بروز پیر[1]

سوال :۔ کتنی عمر میں آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا ؟

جواب :۔ جب چالیس سال ایک یوم کی عمر ہوئی[2]

سوال :۔ سب سے پہلے وحی کہاں نازل ہوئی اور کیا آیت اتری ؟

جواب :۔ غار حرا[3] میں سب سے پہلے وحی نازل ہوئی :۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ، خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ، اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ، عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۔

سوال :۔ بار نبوت سے گھبرائے ہوئے جب آپ گھر تشریف لائے تو کس نے تسلی دی اور کس کے پاس لے جایا گیا ؟

جواب :۔ آپکی غم گسار بیوی حضرت خدیجہ نے تسلی دی[4] اور ورقہ ابن نوفل کے

---

[1] زاد المعاد ص۱۸ پر ۸ ربیع الاول لکھی ہے ۔ مگر دوشنبہ پر سب کا اتفاق ہے ۔ [2] صحیح بخاری میں ابن عباس اور انس ابن مالک کی روایت سے یہی ثابت ہوتا ہے ۔ زرقانی ج ۱ ص۲۰۷ نیز بخاری باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ابن عباس کی روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی تھی ۔ محمد ابن اسحاق کا قول ہے کہ ۱۷ رمضان میں آپکو خلعتِ نبوت عطا ہوا ۔ اس حساب سے وقت نبوت آپکی عمر ۴۰ سال ۶ ماہ تھی حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اسی قول کو راجح اور صحیح قرار دیا ہے ، فتح الباری ج ۱۲ ص۳۱۳

[3] جبلِ نور کے دامن میں یہ غار مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔

[4] حضرت خدیجہؓ نے فرمایا آپ ہرگز نہ گھبرائیے ، خدا کی قسم اللہ آپکو کبھی رسوا نہیں کریگا ، آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں ، ہمیشہ سچ بولتے ہیں ، اقربا ، یتیموں ، ناداروں کی خبر گیری کرتے ہیں مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں ۔

صحیحین عن عائشہ مشکوٰۃ شریف ص۵۲۱

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پاس لے گئیں [1]

سوال :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے رازِ نبوت کس کے سامنے پیش کیا؟

جواب :۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش فرمایا۔

سوال :۔ ورقہ ابن نوفل نے جب آپ کا حال سنا تو جواب میں کیا فرمایا ؟

جواب :۔ اس نے کہا، یہ وہی ناموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر اترتا تھا۔ کاش میں اس وقت زندہ رہوں جب تمھاری قوم تم کو وطن سے نکال دیگی۔ آپؐ نے فرمایا کیا میری قوم مجھے نکالے گی۔ ورقہ نے کہا۔ یہ معاملہ سب کے ساتھ ہوتا آیا ہے، اگر میں اس وقت زندہ رہا تو میں آپ کی پُرزور حمایت کروں گا۔ مگر کچھ دن گذرنے پر ورقہ کا انتقال ہوگیا۔ (بخاری و مسلم)

# وضو اور نماز کا آغاز

سوال :۔ بعثت نبوی کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کس فرض کی جانب توجہ دلائی اور کسطرح۔ ؟

جواب :۔ جبرئیلؑ نے سب سے پہلے وضو فرمایا۔ اور دو رکعت نماز پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقتدار فرمائی۔ بس یہیں سے وضو اور نماز کا آغاز ہوگیا [2]

---

[1] سلیمان تیمی اور موسیٰ ابن عقبہ نے اپنی کتاب المغازی میں ذکر کیا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ سے پہلے عدّاس کے پاس لے گئیں۔ عدّاس عتبہ ابن ربیعہ کے غلام شہر نینوا کے باشندے تھے مذہب نصرانی تھا بعد میں مشرف باسلام ہوئے۔ الاصابہ فی احوال الصحابہ ج ۲ صـ۲۶۶ ترجمہ عدّاس۔

[2] الاصابہ فی احوال الصحابہ ج ۴ صـ۲۸۱

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# تبلیغِ اِسلام کا آغاز

سوال:۔ آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کا آغاز کس طرح کیا ؟

جواب:۔ پوشیدہ طریقہ سے۔

سوال:۔ سب سے پہلے اسلام لانے والے کون ہیں[1] ؟

جواب:۔ آزاد مردوں میں حضرت ابوبکرؓ، عورتوں میں حضرت خدیجہ رضؓ، بچوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضؓ سب سے پہلے اسلام لائے[2]

سوال:۔ پوشیدہ طور پر اسلام کی تبلیغ کتنے برس تک جاری رہی ؟

جواب:۔ تین برس تک جاری رہی۔

سوال:۔ ان تین سالوں میں کتنے افراد مشرف باسلام ہوئے ؟

جواب:۔ تیس ۳۰ افراد مسلمان ہوئے۔

# دارِ ارقم

سوال:۔ شروع میں مسلمان اسلامی تعلیمات حاصل کرنے اور باہمی مشورہ کے لئے کہاں جمع ہوتے تھے ؟

جواب:۔ دار ارقم میں۔

---

[1] یہ سوال حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کیا گیا تو آپ نے وہی جواب دیا جو ہم نے نقل کیا ہے۔ البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۲۹۔

[2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۱۵۵ پر ورقہ ابن نوفل کو بھی سابقین اولین میں شمار کیا گیا ہے باندیوں میں حضرت ام ایمن پہلے مسلمان ہوئیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ دارِ ارقم کیا ہے ؟

جواب :۔ کوہ صفا پر حضرت ارقم[1] رضی اللہ عنہ کا مکان تھا. حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے تک رسول اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام وہیں جمع ہوتے تھے.

# علانیہ تبلیغ کا حکم

سوال :۔ کھلم کھلا اسلام کی تبلیغ کا حکم کیسے دیا گیا ؟

جواب :۔ آیت نازل ہوئی، فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (سورۃ الحجر آیت (۹۴)) آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اسے صاف صاف کہدیجئے اور مشرکین کی پروا نہ کیجئے۔[2]

سوال :۔ رشتہ داروں کی تبلیغ کے لئے کونسی آیت اتری، اور آپؐ نے کیا طریقہ اپنایا؟

جواب :۔ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (سورۃ الشعراء ۲۱۴) آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو کفر و شرک سے ڈرائیے. آپ نے ایک روز سب کو کھانے پر جمع کیا. یہ سب بنی ہاشم تھے. تقریباً چالیس آدمی تھے. اس روز ابولہب کی بکواس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بات کرنے کا موقع نہ ملا. دوسرے روز پھر دعوت کی کھانے سے فراغت کے بعد آپؐ نے دعوت اسلام پیش کی اور فرمایا کہ میرا ساتھ کون دیگا ؟

سارا مجمع خاموش رہا. صرف حضرت علی رضؓ نے ساتھ دینے کا وعدہ فرمایا ——
(رحمۃ للعالمین ج ۱ ص۵۲).

---

[1] حضرت ارقم رضؓ ساتویں یا دسویں مسلمان ہیں. حضرت معاویہ رضؓ کے زمانۂ خلافت میں ۵۵ھ میں وفات پائی. اصابہ ج ۱ ص۲۸ [2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۱۶۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ علانیہ تبلیغ کے لئے آپؐ نے کیا طریقہ اختیار فرمایا ؟
جواب :۔ آپؐ صفا پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے اور سب قبیلوں کو نام بنام پکار کر اسلام کی دعوت پیش کی. عرب میں یہی طریقہ تھا مجمع کو اکٹھا کرنے اور اپنی بات پیش کرنے کا. آپؐ نے یہی طریقہ اپنایا۔
سوال :۔ اس موقعہ پر آپ نے سب کے سامنے کیا فرمایا ؟
جواب :۔ آپ نے ایک جامع تقریر فرمائی تمہید بیان کرتے ہوئے فرمایا. بتاؤ! اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے. کیا تم میری بات کو سچ مانوگے. سب نے بیک زبان ہو کر کہا. کہ ہاں آپ تو صادق وامین ہیں. پھر آپ نے فرمایا کہ میں تمھیں کل کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں !
سوال :۔ اس دعوت کو اس وقت کسی نے مانا یا نہیں ؟
جواب :۔ کسی نے نہیں مانا. سب غصہ ہو کر چلے گئے۔
سوال :۔ کوہِ صفا کی تقریر کے موقع پر ابو لہب نے کن الفاظ سے داعئ اعظمؐ کی توہین کی اور خدا کی طرف سے اس کا کیا جواب ملا ؟
جواب :۔ ابو لہب نے کہا :۔ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا ۔ تیری بربادی ہو کیا تو نے اسی لئے ہم کو جمع کیا تھا. اس کے جواب میں تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ الخ نازل ہوئی [1]

# اِسلام کے خلاف سازشیں

سوال :۔ اشاعتِ اسلام کو روکنے کے لئے قریش نے کیا کیا تدبیریں اختیار کیں ؟

---

[1] تفہیم القرآن پارہ ۳۰ ص ۴۶۷. بخاری و مسلم اور ترمذی میں یہ بھی روایت ہے کہ ابو لہب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنے کے لئے ایک پتھر بھی اٹھایا تھا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑانا، طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا کرنا، لوگوں میں آپ کو شاعر، جادوگر اور صابی مشہور کرنا، علی الاعلان آپ پر آوازیں کسنا، نئے لوگوں کو ملاقات نہ کرنے دینا وغیرہ، یہ سب باتیں اسلام کے چراغ کو بجھانے کے لئے تھیں۔

سوال :- کفار مکہ داعیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا معاملہ کرتے تھے؟

جواب :- آپ کے راستے میں کانٹے بچھاتے، بدزبانی کرتے، نماز پڑھتے ہوئے جسم مبارک پر نجاست ڈال دیتے۔ راستہ چلتے آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکتے۔ آپ کو پتھر مارتے دھمکیاں دیتے تھے۔

سوال :- خانۂ کعبہ میں نماز کی حالت میں آپؐ کے اوپر اونٹ کی اوجھ کس نے ڈالی اور کس نے اتاری؟

جواب :- دشمنِ رسول عُقبہ ابن ابی معیط نے ڈالی تھی اور آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضؓ نے اتاری [1]

سوال :- رؤسائے قریش نے اشاعتِ اسلام سے تنگ آکر ابو طالب کو کہا تھا کہ اپنے بھتیجے کو اس کام سے روکو، تو ابو طالب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کہا اور آپؐ نے کیا جواب دیا؟

جواب :- ابو طالب نے حالات کا رخ دیکھتے ہوئے مختصر لفظوں میں یہ بات کہی۔ "جانِ عم! میرے اوپر اتنا بوجھ نہ ڈال کہ میں اٹھا نہ سکوں۔" اس بات کو سنکر دُرِّ یتیم کا دل بھر آیا۔ آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب بہ پڑا۔ اور

---

[1] صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضؓ کی روایت میں یہ دردانگیز واقعہ مذکور ہے۔ تفصیل دیکھو الرحیق المختوم اردو ص۱۲۵ حضرت فاطمہ رضؓ کی عمر اس وقت چار یا پنج سال کی تھی۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۲۰۷

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فرمایا، خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے
میں چاند لاکر رکھدیں تب بھی میں اپنے فرض سے باز نہ آؤں گا۔ خدا
یا تو اس کام کو پورا کرے گا یا میں خود اس پر نثار ہو جاؤں گا[1]

سوال :۔ کیا مذکورہ تدبیروں کے علاوہ بھی کفار نے کوئی ایسی تدبیر اپنائی جس سے
اشاعتِ اسلام پر زد پڑے۔؟

جواب :۔ جی ہاں۔ صحابۂ کرام یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو طرح طرح کی
تکلیفیں دینا، تاکہ خود یہ اسلام سے پھر جائیں اور دوسرے اسلام کو قبول
نہ کریں۔

سوال :۔ صحابہ کرام کو اسلام لانے کے جرم میں کیا سزائیں دی جاتی تھیں؟

جواب :۔ (۱) گردن میں رسی ڈال کر لڑکوں کے ہاتھ میں دی جاتی وہ مکہ کی
پہاڑیوں میں انھیں گھسیٹتے پھرتے۔
(۲) مکہ کی گرم ریت پر انھیں لٹایا جاتا، گرم گرم پتھر انکی چھاتیوں پر رکھا جاتا۔
(۳) مشکیں باندھ کر لکڑیوں سے پیٹا جاتا۔ (۴) دھوپ میں بٹھایا جاتا۔
(۵) بھوکا رکھا جاتا (۶) سلگتے انگاروں پر لٹایا جاتا۔ حتیٰ کہ چربی پگھل کر
ان پر گرتی اور وہ ٹھنڈے پڑ جاتے۔
(۷) گائے اور اونٹ کے کچے چمڑوں میں لپیٹ کر دھوپ میں پھینک دیا جاتا۔
(۸) بے رحم ہو کر مارا جاتا کہ پورا بدن لہولہان ہو جاتا۔ اور جو بھی ممکن صورت
ہوتی تھی، اسی صورت سے عذاب دینے میں تامل نہ کیا جاتا[2]

---

[1] سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۲۱ بحوالہ سیرت ابن ہشام۔ آگے روایت میں یہ بھی ہے کہ ابو طالب آپکی بات سے بہت متاثر
ہوئے اور فرمایا جا! کوئی شخص ترا بال بیکا نہیں کرسکتا۔ [2] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۵۵۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ کن کن صحابہ کو زیادہ تکلیفیں دی گئیں ؟

جواب :۔ حضرت بلال، حضرت عمار، حضرت یاسر، حضرت ابوفکیہہ، حضرت خباب ابن ارت، حضرت عثمان ابن عفان، حضرت مصعب ابن عمیر، حضرت صہیب ابن سنان، حضرت سمیہ، حضرت لبینہ، حضرت زنیرہ، حضرت نہدیہ حضرت ام عبیس وغیرہ حضرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو زیادہ تکلیفیں دی گئیں[1]

سوال :۔ بتائیے کہ کوئی صحابی اتنی سخت تکالیف کے باوجود ایمان سے بھی پھرا یا نہیں ؟

جواب :۔ ایمان سے کوئی نہیں پھرا۔ بلکہ ان کا ایمان اور تیز تر ہوا۔

## حضرت حمزہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا اسلام

سوال :۔ حضرت حمزہ رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کس سن میں مشرف باسلام ہوئے ؟

جواب :۔ ۶ نبوی میں دونوں حضرات اسلام لائے[2]

سوال :۔ ان میں سے پہلے کون اسلام لائے۔ اور درمیان میں فاصلہ کتنے دن کا رہا ؟

جواب :۔ حضرت حمزہ رضؓ پہلے اسلام لائے۔ تین دن بعد حضرت عمر فاروق رضؓ اسلام لائے[3]۔

---

[1] ماخوذ فتح الباری، طبقات، سیرت ابن ہشام ودیگر کتب تاریخ

[2] مشہور قول یہی ہے۔ علامہ ابن جوزی نے اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ مگر حافظ ابن حجرؒ اصابہ میں رقم طراز ہیں کہ حضرت حمزہؓ ۲ نبوی میں اسلام لائے۔ زرقانی ج ۱ ص ۱۵۶ اسلام فاروق رضؓ کے سلسلہ میں بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ ۵ نبوی میں اسلام لائے۔ زرقانی ج ۱ ص ۲۷۲ [3] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۶۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

## سوال: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرو؟

جواب:۔ ایک مرتبہ ابوجہل علیہ اللعنۃ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت گالیاں دیں، آپکو ستایا عبداللہ بن جُدعان کی باندی نے یہ سارا واقعہ دیکھا۔ حسب معمول حضرت حمزہ شکار سے واپس آرہے تھے۔ راستہ میں یہ باندی ملی اور کہنے لگی، کاش تم پہلے آکر دیکھتے کہ ابوجہل نے تمھارے بھتیجے کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پھر تفصیل بتاکر کہنے لگی "افسوس کہ بنو ہاشم کے اس یتیم کی حمایت میں کوئی ہاتھ بلند نہیں ہوتا۔" یہ سنکر حضرت حمزہ رض کا جگر چھلنی ہوکر رہ گیا۔ جوشِ غضب میں خانۂ کعبہ میں پہونچے اور کمان اس زور سے ابوجہل کے سر پہ ماری کہ وہ لہولہان ہوگیا۔ اور فرمایا۔ "تم محمدؐ کو گالیاں دیتے ہو، تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ میرا دین بھی وہی ہے جو محمدؐ کا دین ہے۔"

جذبات میں انھوں نے یہ بات کہہ تو دی، مگر مضطرب و پریشان ہوئے کہ آخر اپنا آبائی مذہب کیونکر چھوڑ دوں۔ رات بھر سوچتے رہے اور دعا کی[1] اَللّٰھم ان کان رُشدًا فاجعل تصدیقہ فی قلبی والا فاجعل لی مما وقعتُ فیہ مخرجًا۔ اے اللہ اگر یہ ہدایت ہے تو اس کی تصدیق میرے دل میں ڈال دے، ورنہ اس سے نکلنے کی کوئی صورت پیدا فرما۔ آپکی یہ دعا قبول ہوئی اور تمام خیالاتِ باطلہ قلب سے نکل گئے۔ صبح کو خدمتِ نبوی میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے۔ بعض کتب سیرت میں یہ بات بھی ہے کہ حضرت حمزہ رض ابوجہل کو سزا دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا، "بھتیجے تمھیں خوشی ہوگی کہ میں نے ابوجہل سے بدلہ لے لیا ہے۔" آپؐ نے فرمایا: میں ایسی

---

[1] مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۹۳

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ ہاں تم مسلمان ہو جاؤ تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ حمزہ اسی وقت مسلمان ہو گئے۔

سوال :- حضرت عمرؓ کے اسلام کا حقیقی سبب کیا ہے ؟

جواب :- اصلی اور حقیقی سبب تو ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ، اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّۃً اے اللہ خاص طور پر عمر بن خطاب سے اسلام کو قوت نصیب فرما۔

سوال :- عمر فاروق کے اسلام لانے کا ظاہری سبب کیا ہوا ؟

جواب :- حضرت عمر ابتدائے اسلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت مخالف اور دینِ اسلام کے زبردست دشمن تھے۔ ابوجہل نے اعلان کیا کہ جو شخص داعیِ اسلام کا خاتمہ کر دے اسکو سو اونٹ انعام میں دونگا۔ حضرت عمر جوشِ غضب میں ننگی تلوار لیکر نکل پڑے۔ راستہ میں ایک صحابی سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے ان کا رخ موڑ دیا۔ بہن بہنوئی کے مسلمان ہونے کی اطلاع دی۔ ان کے گھر پہنچے۔ مار پٹائی ہوئی۔ جبر و تشدد سے کام لیا گیا۔ مگر طٰہٰ کی آیات اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ نے دل کی دنیا بدل دی۔ اور اپنے کفر کا خاتمہ کرنے کے لئے خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے۔ نبوت کی پرجلال نگاہ جب ان پر پڑی تو اپنی قلبی کیفیت کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔ فوراً کہا ایمان کی چنگاری نے میرے کفر کو خاکستر کر دیا ہے۔ اب میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ ان کے اسلام کی خوشی میں داعی اعظم ؐ اور دارِ ارقم میں موجود صحابۂ کرام رضؓ نے اس قدر زور سے تکبیر کہی کہ صفا کی پہاڑیاں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

گونج اٹھیں[1]

سوال:۔ راستہ میں جس صحابی سے ملاقات ہوئی تھی ان کا نام بتائیے؟

جواب:۔ نعیم ابن عبداللہ نحّام عدوی سے ملاقات ہوئی[2]

سوال:۔ حضرت عمر رضؓ کے بہن بہنوئی کو کون صحابی قرآن کریم کی تعلیم دے رہے تھے؟

جواب:۔ حضرت خباب ابن الارت رضؓ

سوال:۔ حضرت عمر رضؓ نے ایک شخص کو اسلام کی اطلاع دی تھی تاکہ وہ اس بات کا ڈھول پیٹ سکے۔ اس کا نام بتائیے؟

جواب:۔ جمیل ابن معمر جمحی[3] (یہ بات کا شہرہ کرنے میں بڑا ماہر تھا۔)

## معجزہ شق القمر

سوال:۔ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ کب پیش آیا؟

جواب:۔ ہجرت سے تقریباً پانچ سال قبل پیش آیا۔ (سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۳۶)

سوال:۔ اس معجزہ کا مطالبہ کن لوگوں نے کیا تھا؟

جواب:۔ رؤسائے مکہ نے جن میں ولید ابن مغیرہ، ابوجہل، عاص ابن وائل، عاص بن ہاشم، اسود بن عبد یغوث وغیرہ پیش پیش تھے۔

سوال:۔ اس معجزے کی کیفیت کیا ہوئی؟

---

[1] ماخوذ عیون الاثر جلد ۱۔ طبقات ابن سعد ج ۳ وغیرہ۔

[2] یہ ابن اسحاق کی روایت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی زہرہ کے کسی آدمی سے ملاقات ہوئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق بنی مخزوم کے کسی آدمی سے ملاقات ہوئی۔ دیکھئے مختصر سیرۃ الرسول از شیخ عبداللہ ص ۱۰۲، ۱۰۳

[3] دیکھئے الرحیق المختوم اردو ص ۱۶۴

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- رات کا وقت تھا، چودھویں کا چاند نکلا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت مبارک سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا۔ اسی وقت چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک ٹکڑا جبلِ ابی قبیس پر تھا اور دوسرا ٹکڑا جبلِ قیقعان پر تھا۔

سوال :- یہ کیفیت کتنی دیر تک رہی ؟

جواب :- عصر و مغرب کے درمیان جتنا وقفہ ہوتا ہے اتنی دیر چاند اسی طرح رہا اور پھر اپنی اصلی حالت پر آ گیا [۱]

# معجزہ ردِ شمس

سوال :- سورج واپس آنے کا واقعہ کس طرح ہوا ؟

جواب :- حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا کی روایت ہے [۲] کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے قریب مقام صہبا میں قیام فرما تھے اور سر مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گود میں تھا۔ حضرت علی رضؓ نے ابھی عصر کی نماز ادا نہیں فرمائی تھی۔ اتنے میں وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے علی، کیا نماز عصر پڑھ چکے ؟ فرمایا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت دست بدعا ہوئے اور فرمایا اے اللہ ! علی تیرے رسول کی اطاعت میں تھا، آفتاب کو واپس فرما تاکہ نماز عصر اپنے وقت پر ادا کر سکے حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ آفتاب غروب کے بعد لوٹ آیا اور اس کی شعاعیں زمین اور پہاڑوں پر پڑیں۔

---

[۱] ماخوذ البدایہ والنہایۃ لابن کثیر۔ [۲] ابن جوزی اور ابن تیمیہ نے اس روایت کو موضوع بتایا ہے۔ مگر امام طحاوی رح اور علامہ زرقانی نے اس حدیث کا صحیح اور مستند ہونا ثابت کیا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض ج ۳ صلا تا ص۱۳

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- معجزہ ردِ شمس کب پیش آیا ؟
جواب :- ۷ھ میں غزوہ خیبر سے واپسی میں [1]

## معجزہِ حبسِ شمس

سوال :- سورج کے رُک جانے کا واقعہ کب پیش آیا اور کہاں ؟
جواب :- معراج سے واپسی پر مکہ مکرمہ میں یہ واقعہ ہوا۔ (۱۲ نبوی میں)
سوال :- اس واقعہ کی مختصر وضاحت کیجئے ؟
جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے واپس ہوئے۔ اور قریش کے سامنے تمام واقعات پیش کئے تو قریش نے کچھ غیبی معلومات دریافت کیں۔ اور آپؐ سے اس قافلہ کا حال پوچھا جو بغرض تجارت شام گیا ہوا تھا۔ اور اس کے آنے کے متعلق بھی سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قافلہ بدھ کے روز مکہ میں داخل ہوگا۔ جب بدھ کے دن شام ہونے لگی وقت اخیر ہوا اور قافلہ نہ پہونچا تو کفار نے شور مچانا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو اسی جگہ روک دیا حتی کہ شام کا قافلہ مکہ مکرمہ پہونچ گیا [2]

## ہجرت حبشہ اولیٰ

سوال :- زمانۂ نبوت میں کتنی ہجرتیں ہوئیں۔ نام بتائیے ؟

---

[1] اس واقعہ کا ذکر ترتیب میں ہجرت کے بعد ہوتا۔ مگر شق قمر کی مناسبت سے اس مقام پر ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوا۔ "حبیب اللہ قاسمی"

[2] حضرت مولانا ادریس صاحب رحؒ نے زرقانی ج ۵ صـ ۱۱۸ کے حوالہ سے لکھا کہ اس واقعہ کی روایت محدثین کے نزدیک معتبر نہیں۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ صـ ۲۴۴

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- تین ہجرتیں ہوئیں (۱) ہجرت حبشۂ اولیٰ (۲) ہجرتِ حبشہ ثانیہ (۳) ہجرت مدینہ۔

سوال :- ہجرت حبشہ اولیٰ نبوت کے کون سے سال ہوئی اور کتنے لوگوں نے ہجرت فرمائی ؟

جواب :- ماہ رجب ۵ھ نبوی میں ہوئی۔ اور پندرہ[1] یا سولہ[2] آدمیوں نے ہجرت فرمائی جن میں ۱۱ مرد اور پانچ عورتیں یا ۱۲ مرد اور ۴ عورتیں تھیں۔

سوال :- اس ہجرت میں قافلہ کے سردار کون تھے ؟

جواب :- حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ[3]

سوال :- حبشہ کے بادشاہ کا نام اور لقب و مذہب بتائیے ؟

جواب :- نام اصحمہ، لقب نجاشی، مذہب عیسائی تھا۔

سوال :- قریش نے مسلمانوں کو حبشہ سے نکلوانے کے لئے نجاشی کے پاس دو آدمی بھیجے تھے نام بتائیے ؟

جواب :- عبداللہ ابن ربیعہ، عمرو ابن العاص۔

سوال :- نجاشی کے دربار میں اسلام کی حقانیت کے لئے پُرجوش تقریر کس نے فرمائی ؟

جواب :- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے۔

سوال :- شاہ حبشہ نے مسلمانوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ؟

---

[1] سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۳۵۔ (شبلی نعمانی) [2] الرحیق المختوم اردو ص ۱۴۳

[3] ان کے ہمراہ حضرت رقیہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھیں۔ ان کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " حضرت لوط و ابراہیم علیہما السلام کے بعد یہ پہلا جوڑا ہے جس نے راہِ خدا میں ہجرت فرمائی۔ زاد المعاد ج ۱ ص ۲۴

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب:۔ ان کی عزت فرمائی اور انکو بہترین ٹھکانہ دیا۔

سوال:۔ یہ مہاجرین حبشہ سے کب واپس ہوئے اور کیوں ؟

جواب:۔ تین ماہ بعد، ماہ شوال میں واپس ہوئے۔ کیونکہ خبر مشہور ہوگئی تھی کہ مکہ کے کافر مسلمان ہوگئے۔

سوال:۔ کیا یہ خبر صحیح تھی ؟

جواب:۔ نہیں۔

## ہجرتِ حبشہ ثانیہ

سوال:۔ حبش کی جانب دوبارہ ہجرت کس سن میں ہوئی اور کتنے آدمیوں نے ہجرت فرمائی ؟۔

جواب:۔ ۵ نبوی میں یہ ہجرت ہوئی اور سو سے زائد آدمیوں نے ہجرت فرمائی[۱]

سوال:۔ حضرت ابوبکر صدیق رض بھی ہجرتِ حبشہ کے لئے نکل گئے تھے۔ پھر کیوں نہ جاسکے۔؟

جواب:۔ ابن الدغنہ جو قبیلہ قارہ کا سردار تھا۔ اس نے آپ کو پناہ دی تھی، اس لئے آپ مکہ میں ہی رک گئے[۲]

سوال:۔ نجاشی شاہ حبشہ کے ایمان کے بارے میں مؤرخین کیا لکھتے ہیں ؟

جواب:۔ کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ نجاشی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر سے متاثر ہوکر ایمان لے آیا تھا[۳]

---

[۱] جس میں بقول علامہ منصور پوری رح ۸۳ مرد تھے اور اٹھارہ عورتیں۔ علامہ ابن ہشام رح نے تفصیل کے ساتھ ۸۶ مردوں اور ۱۷ عورتوں کے اسمار گرامی ذکر کئے ہیں۔ سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۱۱۱ تا ج ۱ ص ۱۱۴

[۲] سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۴۴ [۳] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۴۸ تا ص ۲۵۸ پر تفصیل ملاحظہ ہو۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# خاندانِ نبوت کا مکمل بائیکاٹ

سوال :۔ شعبِ ابی طالب میں داعیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کا کتنے عرصہ تک محاصرہ رہا ؟

جواب :۔ تین برس تک محاصرہ رہا ۔

سوال :۔ یہ محاصرہ یا بائیکاٹ کس نوعیت کا تھا اور کیوں ؟

جواب :۔ اسلام اور داعیٔ اسلام کے خلاف جب کوئی تدبیر اور حربہ کامیاب نہ ہوا تو مشرکین نے ایک ایسی راہ تجویز کی جو اب تک کی تمام ظالمانہ کارروائیوں سے زیادہ سنگین تھی۔ وادی محصّب میں جمع ہوکر انہوں نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف یہ معاہدہ کیا کہ نہ ان سے شادی کریں گے نہ خرید وفروخت کرینگے نہ ان سے میل جول رکھیں گے، نہ ان کے گھروں میں جائیں گے نہ ان کے ساتھ کسی طرح کی مروت کا برتاؤ کریں گے۔ جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو العیاذ باللہ قتل کے لئے ہمارے حوالہ نہ کردیں۔

سوال :۔ اس معاہدہ کو تحریری شکل کس نے دی ؟

جواب :۔ منصور ابن عکرمہ بن عامر بن ہاشم نے یہ معاہدہ لکھا[1]

سوال :۔ یہ معاہدہ لکھ کر کہاں رکھا گیا ؟

جواب :۔ خانۂ کعبہ کے اندر لٹکایا گیا۔ تاکہ اس کی خلاف ورزی نہ ہوسکے۔

سوال :۔ یہ بائیکاٹ صرف مسلمانوں کے لئے تھا یا اوروں کے لئے بھی ؟

---

[1] حضرت مولانا محمد ادریس صاحبؒ نے یہی نام ذکر کیا ہے۔ بعض مؤرخین نے نضر ابن حارث کو کاتب بتایا۔ مولانا صفی الرحمٰن صاحب مبارکپوری نے وثوق کے ساتھ لکھا کہ، معاہدہ لکھنے والا بغیض ابن عامر بن ہاشم تھا رسول اللہؐ نے بددعا فرمائی تو اس کا ہاتھ شل ہوگیا تھا، لکھ نہیں سکتا تھا۔ الرحیق المختوم اردو ص۱۷۲ بحوالہ زاد المعاد ج۲ ص۴۶

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ جی ہاں. بنو ہاشم اور بنو مطلب کے سارے افراد خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر سب کے لئے تھا. پورے خاندان میں صرف ابو لہب نے قریش کا ساتھ دیا باقی سبھی لوگ مجبور ہو کر شعبِ ابی طالب میں محبوس ہو گئے. [1]

سوال :۔ یہ بائیکاٹ کب شروع ہوا اور کب ختم ہوا ؟

جواب :۔ ماہ محرم ۷ نبوی میں شروع ہوا اور محرم ۱۰ نبوی میں ختم ہوا۔

سوال :۔ محصورین نے یہ طویل زمانہ کیسے گذارا ؟

جواب :۔ بڑی مصیبت میں یہ دن کٹے. کیکر کے پتے اور سوکھے چمڑے کھا کھا کر بھوک کو دباتے. فاقہ کشی کا یہ عالم تھا کہ روتے اور بلکتے بچوں اور عورتوں کی آوازیں باہر سنائی پڑتیں۔ سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ میں بھوکا تھا، میرا پیر ایک تر چیز پر پڑا، میں اسے اٹھا کر نگل گیا. اب تک معلوم نہیں وہ شے کیا تھی. غرضیکہ اس حصار میں مسلمانوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

سوال :۔ محاصرۂ نبوی کو ختم کرنے کی کن لوگوں نے کوششیں کیں ؟

جواب :۔ پانچ افراد آگے بڑھے۔ ہشام ابنؓ عمرو۔ زہیرؓ ابن ابی امیہ۔ مطعم بن عدی۔ ابو البختری۔ زمعہؓ بن الاسود [2]

سوال :۔ ان حضرات کی کوششوں کے علاوہ کوئی اور تائید غیبی ہوئی ہو تو بتائیے ؟

جواب :۔ جو صحیفہ خانۂ کعبہ میں لٹکایا گیا تھا۔ اللہ کے بھیجے ہوئے کیڑوں نے اس کو چٹ کر دیا صرف باسمک اللھم جو تحریر کے شروع میں لکھا جاتا تھا،

---

[1] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۶۴

[2] ایضاً ج ۱ ص ۲۶۶ علامہ شبلیؒ نے سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۴۴ پر ایک چھٹا نام عدی بن قیس کا بھی ذکر کیا ہے. ان میں اول الذکر دو آدمی پہل کرنے والے تھے۔ یہ دونوں حضرات فتح مکہ کے موقع پر شرف بالاسلام ہوئے۔ الاصابہ فی احوال الصحابہ ج ۳ ص ۶۰۵ باب ہشام ج ۱ ص ۵۵۲ باب زہیر.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باقی رہا۔ یہ دیکھ کر اور حوصلہ بڑھا۔ اور مطعم بن عدی نے صحیفہ کو چاک کر دیا۔ اور تمام حضرات شعب ابی طالب سے نکل آئے۔

# غم کا سال

سوال :۔ سرکار دو جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے غم کا سال کون سے سال کو فرمایا، اور کیوں ؟

جواب :۔ سنہ۱۰ نبوی کو عام الحزن (غم کا سال) فرمایا۔ اس وجہ سے کہ اس سال آپ کے غمگسار و ہمدرد چچا ابو طالب اور آپکی غمخوار بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا۔ اور پے در پے آلام و مصائب سے بھی اسی سال آپکو دو چار ہونا پڑا۔

سوال :۔ ابو طالب نے کتنی عمر پائی اور کس ماہ میں وفات ہوئی ؟

جواب :۔ ۸۵ برس کی عمر پائی[1] اور ماہ رمضان یا شوال میں وفات ہوئی[2]

سوال :۔ کیا ابو طالب حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے تھے ۔ ؟

---

[1] ایک قول اسّی برس کا بھی ہے۔ مگر کتبِ سیر میں اس کی صراحت ہے کہ ابو طالب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ۳۵ برس بڑے تھے، اور وفاتِ ابو طالب کے وقت آپؐ کی عمر پچاس برس تھی۔ اس حساب سے ابو طالب کی کل عمر ۸۵ برس ہوتی ہے۔

[2] ابو طالب کی وفات کس مہینہ میں ہوئی اس میں اختلاف ہے۔ مذکورہ قول مولانا ادریس صاحب رح نے زرقانی ج ا ص۲۹۱ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ ایک اور قول ماہ رجب کا بھی ہے۔ اس قول کو الرحیق المختوم اردو ص۱۸۱ پر وجہ ترجیح کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب:۔ نہیں [1]

سوال:۔ ابوطالب کو دفن کیا گیا یا کفار کی طرح سپردِ نار کیا گیا۔

---

[1] یہ اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے۔ آیات واحادیث سے یہی مترشح ہوتا ہے بخاری ومسلم میں یہ روایت ہے کہ جب ابوطالب مرنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمایا:۔ چچا جان! تم ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دو، تاکہ مجھے خدا کے سامنے تمہاری سفارش کرنیکی دلیل ملجائے ابوجہل اور عبداللہ ابن امیہ جو اسوقت وہاں موجود تھے۔ انھوں نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کی ملت کو چھوڑتے ہو؟ ابوطالب نے لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کردیا اور آخری کلمہ جو اُن کی زبان سے نکلا وہ تھا عَلٰی مِلَّۃِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں برابر ابوطالب کیلئے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک اس سے منع نہ کردیا جاؤں۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْٓا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ٥ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کے لئے درست نہیں کہ مشرکین کیلئے دعائے مغفرت کریں اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جبکہ ان پر واضح ہوچکا ہے کہ وہ لوگ جہنمی ہیں۔ اور یہ آیت بھی نازل ہوئی اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے۔ اس تفصیلی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ابوطالب کفر پر ہی مرے۔ مگر اس کے برخلاف ابن اسحاق کی ایک روایت ہے کہ مرتے وقت ابوطالب کے ہونٹ ہل رہے تھے حضرت عباس نے کان لگا کر سنا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوطالب وہی کہہ رہے ہیں جو آپنے کہا تھا۔

اس روایت کو لے کر علامہ شبلی رح نے لکھا کہ ابوطالب کے اسلام کے متعلق اختلاف ہے۔ لیکن اربابِ سیر نے ان کی اس بات پر اتفاق نہیں کیا۔ حتیٰ کہ حضرت مولانا ادریس صاحب رح نے اس کی سخت تردید کی —— دیکھیے سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۷۱ تا ص ۲۷۴۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ روایت سے پتہ چلتا ہے کہ انکو دفن کیا گیا [۱]

سوال :۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کس مہینہ میں وفات پائی اور کتنی عمر ہوئی۔؟

جواب :۔ ماہ رمضان میں وفات پائی اور ۶۵ برس کی عمر پائی [۲]

سوال :۔ ابوطالب اور حضرت خدیجہ کی وفات کے درمیان کتنے دن کا فاصلہ ہے اور پہلے کس کی وفات ہوئی ؟

جواب :۔ پہلے ابوطالب کی وفات ہوئی۔ پھر تین دن یا پانچ دن بعد حضرت خدیجہ کی وفات ہوئی۔ [۳]

سوال :۔ حضرت خدیجہ کو کہاں دفن کیا گیا اور قبر میں کس نے اتارا۔؟

جواب :۔ مقام حجون میں دفن کیا گیا۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر میں اُتارا۔

سوال :۔ حضرت خدیجہ کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی یا نہیں ؟

جواب :۔ نہیں پڑھی گئی۔ کیونکہ ابھی نماز جنازہ کا حکم نہیں آیا تھا (سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۴۹)

# طائف کا سفر

سوال :۔ اسلام کی تبلیغ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا سفر کب فرمایا ؟

---

[۱] ابوداؤ اور نسائی میں روایت ہے کہ جب ابوطالب مرگئے تو حضرت علی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کا گمراہ چچا مرگیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ دفن کرآؤ۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا وہ تو مشرک مرا ہے، فرمایا۔ ہاں، دفن کرآؤ۔ فتح الباری ج ، ص ۱۴۸

[۲] رمضان میں وفات کی صراحت تلقیح الفہوم ص پر کی گئی ہے۔

[۳] اگر ماہ رجب میں ابوطالب کی وفات مان لی جائے تو دونوں کی وفات کے درمیان دو ماہ کا فاصلہ ہو گا۔ جیسا کہ مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری نے اختیار فرمایا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ اخیر شوال سنہ ۱۰ نبوی میں[1]۔

سوال :۔ طائف کے سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کون تھے ؟

جواب :۔ حضرت زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے۔

سوال :۔ طائف مکہ سے کتنی دور ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سفر کیسے طے کیا ؟

جواب :۔ مکہ سے طائف تقریباً ساٹھ میل دور ہے۔ اتنی لمبی مسافت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدل طے فرمائی[2]۔

سوال :۔ طائف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں تین سرداروں سے گفتگو فرمائی تھی انکے نام بتائیے، نیز وہ کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے ؟

جواب :۔ نام یہ ہیں :۔ عبد یالیل، مسعود، حبیب[3] قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال :۔ اہل طائف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا سلوک فرمایا ؟

جواب :۔ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مانی۔ بلکہ اوباش لڑکوں کو شہ دیکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پتھر برسائے گئے۔ حفیظ جالندہری نے ترجمانی فرمائی ہے :۔

وہ ابر لطف جس کے سائے کو گلشن ترستے تھے
یہاں طائف میں اس کے جسم پر پتھر برستے تھے

سوال :۔ اہل طائف کے ظلم وتشدد سے تنگ آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

---

[1] سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص ۲۷۲ پر اس کی صراحت کی گئی ہے اور مولانا صفی الرحمان مبارکپوری نے اسکو راجح بتایا [2] الرحیق المختوم اردو ص ۱۹۹ [3] یہ تینوں آپس میں بھائی بھائی تھے۔ انکے باپ کا نام عمرو ابن عمیر ثقفی تھا۔ ایضا ص ۱۹۹۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باغ میں پناہ لی تھی، یہ باغ کس کا تھا؟

جواب :- عتبہ اور شیبہ کا یہ باغ تھا[1] یہ دونوں ربیعہ کے بیٹے تھے۔

سوال :- ان دونوں نے غلام کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انگور کے خوشے پیش کئے تھے۔ اس غلام کا نام بتائیے۔ ؟

جواب :- اس کا نام عداس تھا۔ نینویٰ کا باشندہ تھا۔ مذہباً نصرانی تھا[2]

سوال :- طائف سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادیٔ نخلہ[3] میں قیام فرمایا تھا وہاں کیا واقعہ پیش آیا ؟

جواب :- سات جن[4] تشریف لائے اور قرآن پاک کی آیات سنکر مشرف بہ اسلام ہوئے[5]

سوال :- طائف سے لوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کس کی پناہ میں تشریف لائے تھے۔ ؟

---

[1] علامہ شبلی رح نے صرف عتبہ ابن ربیعہ کا باغ بتایا ہے مگر سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۲۷۵ پر شیبہ کے نام کی بھی صراحت ہے۔

[2] یہ مسلمان ہوگئے تھے۔ عداس سے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو ہوئی تو اس نے اشہد انک عبداللہ ورسولہ" کہا تھا۔ حافظ عسقلانی رح نے اصابہ فی احوال الصحابہ ج ۲ ص۲۶۶ ترجمہ عداس میں اس شہادت کا ذکر کیا ہے۔ تفصیل کے لئے کتب مطولہ کی مراجعت کیجئے۔

[3] یہاں دو جگہیں قیام کے لائق ہیں ایک السیل الکبیر دوسری زیمہ کیونکہ دونوں ہی جگہ عمدہ ہیں مگر کسی سیرت کی کتاب سے معلوم نہ ہو سکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کس جگہ قیام فرمایا۔

[4] سات کے عدد کی تصریح مولانا ادریس صاحبؒ نے کی ہے سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۲۸۰

[5] ابتداءً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنات کی آمد کا علم نہ ہوا تھا۔ مگر جب سورۂ احقاف کی آیات ۲۹ تا ۳۲ نازل ہوئی، وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ الخ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ مطعم بن عدی کی پناہ میں۔

سوال :۔ اس موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کس کو پناہ دینے کا پیغام بھیجا تھا؟ اور کس نے اس پیغام کو قبول کیا ؟

جواب :۔ اَخنَسُ بن شَرِیق ، سُہیل بن عمرو اور مُطعم بن عدی کو پیغام بھیجا۔ اخنس اور سہیل نے معذرت کر دی اور مطعم نے پیغام کو قبول کیا[1] اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی۔

سوال :۔ مکہ مکرمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے کب تشریف لائے ؟

جواب :۔ ایک ماہ بعد ذی قعدہ سنہ ۱۰ نبوی میں واپس تشریف لائے۔

# قبائل کو دعوتِ اسلام

سوال :۔ طائف سے واپس آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعتِ اسلام کی کیا صورت اختیار فرمائی ؟

جواب :۔ چونکہ موسمِ حج قریب تھا۔ دور و نزدیک سے لوگ حج کی ادائیگی کے لئے آرہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موقع کو غنیمت سمجھا اور ایک ایک قبیلہ کے پاس جاکر اسلام کی دعوت پیش کی۔

سوال :۔ جن قبائل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت پیش فرمائی ان کے نام بتائیے ؟

---

[1] زاد المعاد ج ۲ ص ۴۶ ۔ مطعم کے اسی احسان کی بنا پر بدر کے قیدیوں کے بارے میں آپ نے فرمایا: "لو کان المطعم بن عدی حیًا ثم کلّمنی فی ھٰؤلاء النتنی لترکتھم لہٗ" اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان بدبودار لوگوں کے بارے میں گفتگو کرتا تو میں اسکی خاطر ان سب کو چھوڑ دیتا۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۷۳

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- بنو عامر ابن صعصعہ[1]، محارب بن خصفہ، بنو فزارہ، بنو غسان، بنو مرہ، بنو حنیفہ، بنو عبس، بنو نصر، بنو البکار، بنو کلب، بنو حارث، بنو عذرہ، بنو حضارمہ، بنو سلیم کو حسبِ بیان امام زہری دعوتِ اسلام پیش کی گئی۔ مگر ان میں سے کسی نے اسلام قبول نہ کیا[2]

سوال :- محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح قبائل کو دعوت دی اسی طرح افراد کو بھی اسلام کی طرف بلایا جس کے نتیجہ میں موسم حج کے بعد[3] ہی کچھ حضرات اسلام لے آئے تھے ان کے نام کیا ہیں؟

جواب :- سُوید بن صامت رضؓ، اِیَاس بن معاذ، ابوذر غفاری، طفیل بن عمرو دَوْسی ضِمَاد اَزْدِی رضی اللہ عنہم اجمعین[4]

# واقعۂ معراج

سوال :- واقعۂ معراج کی تاریخ اور سن کیا ہے؟

جواب :- ۲۷ رجب ۱۱ نبوی میں معراج ہوئی[5]

---

[1] یہاں یہ بھی وضاحت ضروری ہے کہ ان سارے قبائل کو ایک ہی سال یا ایک ہی موسمِ حج میں اسلام کی دعوت نہیں دی گئی بلکہ نبوت کے چوتھے سال سے ہجرتِ مدینہ تک تقریباً دس سالہ مدت کے دوران دی گئی تھی۔ دیکھئے الرحیق المختوم ص۲۰۵

[2] مختصر السیرۃ للشیخ عبداللہ ص۱۴۹ [3] یعنی اوائل ۱۱ نبوی میں۔

[4] انکی مختصر روداد رحمۃ للعالمین ج ۱ ص۶۸ تا ص۷۵ پر منقول ہے۔

[5] معراج کب ہوئی؟ اس کے بارے میں اربابِ سیر کے مختلف اقوال ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

## سوال :۔ یہ معراج جسمانی تھی یا روحانی۔

## جواب :۔ جسمانی تھی۔[1]

## سوال :۔ شب معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں قیام فرما تھے ؟ پھر آپ کو کہاں کہاں لے جایا گیا۔ ؟

## جواب :۔ حضرت امّ ہانی کے مکان میں آرام فرما تھے۔ پہلے مسجد حرام میں لیجایا گیا۔

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ ) جنکو تفصیل کے ساتھ فتح الباری باب المعراج میں ذکر کیا گیا ہے۔ علامہ منصور پوری رہ نے رحمۃ للعالمین ج ۱ ص۷ پر سنہ نبوی ذکر کیا ہے۔ اس کے برخلاف ہم نے ۱۱ سنہ نبوی کا ذکر کیا ہے کیونکہ روایات کی روشنی میں زیادہ قرین قیاس یہی ہے۔ روایات سے ثابت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نماز پنجگانہ کی فرضیت سے پہلے ہو گئی تھی اور یہ امر بھی مسلم ہے کہ نماز کی فرضیت شب معراج میں ہوئی۔ مطلب یہ ہوا کہ حضرت خدیجہ رض کی وفات معراج سے پہلے ہوئی۔ اور پہلے بیان کیا جا چکا کہ حضرت خدیجہ کی وفات ماہ رمضان سنہ نبوی میں ہوئی تھی۔ لہذا معراج کا واقعہ سنہ نبوی ماہ رمضان کے بعد کا ہوگا۔ نیز حافظ ابن قیم نے زاد المعاد میں طائف کا واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھا کہ " اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور طائف کا واقعہ اواخر سنہ نبوی کا ہے۔ لہذا انکی بیان کردہ عبارت سے پتہ چلا کہ معراج سنہ نبوی کے بعد ۱۱ سنہ نبوی میں ہوئی۔ اور ماہ رجب کو اس واسطے اختیار کیا کہ ربیع الاول، ربیع الآخر، رجب، رمضان، شوال علی اختلاف الاقوال میں ماہ رجب زیادہ مشہور ہے۔ ہذا ما تیسر لی بعد الدراسۃ المراجعۃ من سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۲۸۸ والرحیق المختوم ص۲۱۹ واللہ اعلم بالصواب

[1] تمام صحابہ تابعین، سلف صالحین کا یہی عقیدہ ہے۔ صرف دو تین صحابہ کا قول ہے کہ یہ سیر روحانی تھی۔ علامہ ابن قیم نے زاد المعاد ص۲ پر روحانی قول کی نسبت حضرت عائشہ رض امیر معاویہ رض اور حسن بصری کی طرف کی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وہاں سے بیت المقدس، وہاں سے آسمانوں کو پار کرتے ہوئے سدرۃ المنتہی پر لے جایا گیا۔

سوال:۔ معراج کس سواری کے ذریعہ ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی میں کون تھے؟

جواب:۔ براق کے ذریعے۔ جو ایک بہشتی جانور خچر سے کچھ چھوٹا اور حمار سے کچھ بڑا سفید رنگ برق رفتار تھا۔ حضرت جبرئیل اور میکائیل آپ کے ہمرکاب تھے۔

سوال:۔ بیت المقدس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟

جواب:۔ نماز پڑھائی اور تمام انبیاء نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی۔

سوال:۔ آسمانوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کن کن انبیاء علیہم السلام سے ملاقات ہوئی؟

جواب:۔ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰؑ اور عیسےٰؑ دونوں سے، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے، چوتھے پر حضرت ادریسؑ سے، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام سے، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی۔

سوال:۔ معراج کا ثبوت قرآن کریم کی کس آیت سے ہے؟

جواب:۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی [1] الخ

سوال:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے کیا تحفہ لیکر آئے؟

جواب:۔ پانچ فرض نمازوں کا تحفہ جو ثواب میں پچاس نمازوں کا درجہ رکھتی ہیں۔

---

[1] سورۂ بنی اسرائیل آیت (۱) پارہ ۱۵۔ ترجمہ:۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنے خاص بندے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک راتوں رات لے گیا۔ جن کو گھیر رکھا ہے ہماری برکتوں نے تاکہ اسکو اپنی قدرتوں کے نمونے دکھائیں۔ وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا۔ (ترجمہ شیخ الہند)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# مدینہ منوّرہ میں اسلام کا آغاز

سوال :۔ مدینہ منورہ میں اسلام کی ابتدا رکس سن سے ہوئی ؟

جواب :۔ ۱۱ھ نبوی سے ہوئی۔

سوال :۔ اس سال مدینہ کے کتنے لوگ مشرف باسلام اور کس قبیلہ سے تعلق رکھنے والے تھے ؟

جواب :۔ چھ آدمی اسلام لائے [1]۔ یہ سب قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال :۔ مدینہ منورہ کے ان سعادت منداشخاص کے نام بھی بتائیے ؟

جواب :۔ (۱) اسعد بن زُرارہ رضؓ (۲) عون بن حارث رضؓ (۳) رافع بن مالک بن عجلان رضؓ (۴) قطبہ بن عامر رضؓ (۵) عقبہ ابن عامر رضؓ (۶) جابر [2] بن عبداللہ بن رئاب رضی اللہ عنہم

سوال :۔ اسلام کے بعد ان حضرات نے کیا خدمت انجام دی ؟

جواب :۔ مدینہ منورہ میں گھر گھر اسلام کا پیغام پہنچایا۔ چنانچہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا ہوگیا۔

---

[1] بعض مصنفین نے ان کے قبول اسلام کے واقعہ کو بیعتِ عقبہ اُولیٰ کے عنوان سے بیان کیا ہے۔ مگر جب کتب سیر میں پڑھا جاتا ہے کہ بیعتِ عقبہ اُولیٰ میں ۱۲ آدمی مشرف بہ اسلام ہوئے تو ناظرین کتب کے لئے پریشانی بڑھ جاتی ہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی رح نے اسکی عقدہ کشائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ درحقیقت ان چھ افراد کے قبول اسلام کا واقعہ بیعت عقبہ اولیٰ کے عنوان کے تحت نہیں بلکہ اس کا عنوان " ابتدائے اسلام انصار" ہونا چاہئے۔ تب کوئی اختلافی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۲۶۲ حاشیہ ۲

[2] جابر کے نام سے جو صحابی مشہور ہیں وہ جابر بن عبداللہ بن حرام رضؓ ہیں ( زرقانی ج ۱ ص ۳۱۱ )

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# بیعت عقبہ[1] اولیٰ

سوال :۔ بیعتِ عقبہ اُولیٰ کب ہوئی اور کتنے آدمیوں نے بیعت کی ؟ :۔

جواب :۔ ذی الحجہ سنہ ۱۲ نبوی میں یہ بیعت ہوئی اور بارہ آدمیوں نے کی ۔

سوال :۔ یہ بارہ آدمی کس کس قبیلہ کے تھے ۔ تفصیل سے بتائیے ؟

جواب :۔ دس قبیلہ اُوس کے تھے اور دو قبیلہ خزرج کے[2]

سوال :۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ بارہ آدمی پہلی ہی مرتبہ بیعت کے لئے حاضر ہوئے یا ان میں وہ حضرات بھی تھے جو ایک سال قبل بیعت کر چکے تھے ؟

جواب :۔ ان میں صرف سات آدمی پہلی مرتبہ حاضر ہوئے ۔ باقی پانچ جابر ابن عبداللہ کو چھوڑ کر ان چھ میں سے تھے جو ایک سال قبل بیعت کر چکے تھے[3]

---

[1] عَقَبَہ (ع ، ق ، ب کے زبر کے ساتھ) پہاڑ کی گھاٹی کو کہتے ہیں ۔ مکہ سے منیٰ جاتے آتے ہوئے منیٰ کے مغربی کنارے پر ایک تنگ پہاڑی راستے سے گذرنا پڑتا تھا ۔ اسی گذرگاہ کو عَقَبَہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ موسم حج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لینے کے لئے اس گھاٹی کو منتخب کیا تھا ۔ اسی مناسبت سے اسکو بیعتِ عَقَبَہ کہتے ہیں ۔ اب یہاں پہاڑ کاٹ کر کشادہ سڑکیں بنادی گئی ہیں ۔ [2] الرحیق المختوم ص ۲۲۹

[3] پہلے چھ افراد کے نام گذشتہ صفحہ ۵۰ میں بیان کردئے گئے ہیں ۔ پہلی مرتبہ آنے والے افراد کے نام یہ ہیں :۔ (۱) معاذ بن الحارث (۲) ذکوان بن عبدالقیس (۳) عبادہ بن صامت (۴) یزید بن ثعلبہ (۵) عباس بن عبادہ (۶) ابوالہیثم مالک ، ابن تیہان (۷) عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہم سیرۃ المصطفیٰ ج ص ۳۲۲ ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- جب یہ لوگ مدینہ منورہ واپس ہوئے تو ان کے ساتھ اسلامی تعلیم دینے کیلئے کن کو روانہ فرمایا ؟

جواب :- حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔

سوال :- یہ دونوں حضرات کس کے یہاں قیام پذیر ہوئے ؟

جواب :- حضرت اسعد بن زُرارہ رضؓ کے یہاں قیام فرمایا۔

# جمعہ کا قیام

سوال :- مدینہ منورہ میں جمعہ کا قیام کس نے کیا اور کب ؟

جواب :- ۱۲ نبوی میں اسعد بن زرارہ نے، مدینہ میں سب سے پہلے جمعہ پڑھایا۔[1]

سوال :- حضرت مُصعب بن عمیر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کب واپس ہوئے۔ ؟

جواب :- نبوت کے تیرھویں سال ایامِ حج کے قریب میں لوٹے۔

# بیعتِ عقبہ ثانیہ

سوال :- بیعتِ عقبہ ثانیہ نبوت کے کونسے سال ہوئی ؟

جواب :- نبوت کے تیرہویں سال یہ بیعت ہوئی۔

سوال :- یہ بیعت کتنے لوگوں نے کی ؟

جواب :- ستر[2] سے زائد آدمیوں نے بیعت فرمائی۔

---

[1] الاصابہ ج ۱ ص۳۴ ترجمہ اسعد بن زرارہ [2] تعداد میں اختلاف ہے ۷۲، ۷۳، ۷۵ کے اقوال سیرت کے ماخذ میں ملتے ہیں۔ حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی رقم طراز ہیں کہ مسلمانوں کی تعداد مشہور قول کی بنا پر پچھتر ۷۵ تھی جنہیں تہتر ۷۳ مرد اور دو عورتیں تھیں بسیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۳۲ علامہ ابن جوزی نے اپنی کتاب تلقیح الفہوم ص۲۱۵ پر بیعت کرنے والوں کے نام اٹھاسی ۸۸ ذکر کئے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# بارہ نقیب

سوال :- بیعت کے بعد انھیں میں سے بارہ نقیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتخب فرمائے تھے تاکہ وہ حواریین عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اپنی قوم کے کفیل ہوں۔ بتائیے یہ انتخاب کس کے اشارہ سے ہوا ؟

جواب :- حضرت جبرئیل علیہ السلام کے اشارہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بارہ حضرات منتخب فرمائے [1]

سوال :- نُقَبار کے اسمائے گرامی کیا ہیں ؟

جواب :- (۱) اسعد بن زُرارہ (۲) عبداللہ بن رواحہ (۳) سعد بن ربیع (۴) رافع بن مالک (۵) ابو جابر عبداللہ ابن عمرو (۶) براء بن معرور (۷) سعد بن عبادہ (۸) مُنذِر بن عمرو (۹) عُبادہ بن صامت (۱۰) اُسَید بن حُضَیر (۱۱) سعد بن خیثمہ (۱۲) رِفاعہ بن عبدالمنذر [2] رضی اللہ عنہم

سوال :- یہ بارہ حضرات کس کس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے ؟

جواب :- اول الذکر ۹ افراد قبیلہ خزرج کے تھے اور باقی تین قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے۔

---

[1] زرقانی ج ۱ ص ۳۱۷ ——— [2] بعض اہل علم نے رفاعہ کے بجائے ابوالہیثم تیہان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۳۴۴۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# "ہجرتِ مدینہ"

## ۱ھ ہجری

سوال :۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کیا تھی ؟

جواب :۔ ۵۳ سال تھی۔

سوال :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے کیوں نکلنا پڑا ؟

جواب :۔ پے در پے آلام و مصائب کی انتہا ہو گئی۔ حتیٰ کہ دارالندوہ میں مکہ کے سرداروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا فیصلہ کر لیا (العیاذ باللہ) تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ہجرت کا حکم لیکر تشریف لائے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلنے پر مجبور ہوئے [۱]

سوال :۔ قتلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ میں کتنے سردارانِ قریش شریک تھے اور کون کون ؟

جواب :۔ چودہ سردار تھے جنکے نام یہ ہیں :۔

(۱) ابوجہل (۲) جبیر بن مطعم (۳) طعیمہ بن عدی (۴) حارث بن عامر (۵) شیبہ بن ربیعہ (۶) عتبہ بن ربیعہ (۷) ابوسفیان بن حرب (۸) نضر بن حارث (۹) ابوالبختری بن ہشام (۱۰) زمعہ بن اسود (۱۱) حکیم بن حزام (۱۲) نبیہ بن الحجاج (۱۳) منبہ بن الحجاج (۱۴) امیہ بن خلف [۲]

---

[۱] تفصیل دیکھئے صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۵۲ باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

[۲] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۸۴ ان میں سے گیارہ سردار جنگِ بدر میں مارے گئے اور باقی مسلمان ہو گئے تھے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ قتل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز کس نے پیش کی تھی ؟

جواب :۔ دشمنِ رسول ابوجہل علیہ اللعنہ نے ۔

سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرتِ مدینہ کے لئے گھر سے کب نکلے ؟

جواب :۔ ۶۲۲ء ، ۲۷ صفر ۱۴ نبوی کی درمیانی رات کو جو جمعہ کی رات ہوتی ہے [۱]

سوال :۔ ہجرت کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستر مبارک پر کس کو لٹایا اور کیوں ؟

جواب :۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لٹایا ۔ تاکہ وہ امانتیں جو اہل مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رکھا کرتے تھے ان کو واپس کر دیں ۔

سوال :۔ مکہ سے نکل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں قیام فرمایا اور کتنے دن ؟

جواب :۔ غار ثور [۲] میں قیام فرمایا اور تین دن ( جمعہ ، بار ، اتوار ) یہاں گذارے ۔

سوال :۔ سفر ہجرت کے ساتھی کون ہیں ؟

جواب :۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۔

سوال :۔ غار ثور کے قیام کے دوران شکم سیری کا کیا بندوبست تھا ؟

---

[۱] یہ تاریخ علامہ سلیمان منصورپوری کی رقم کردہ تحقیقات کی روشنی میں متعین کی گئی ہے ۔ رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۳۶۷ ۔ اور صفر کا یہ مہینہ ۱۴ نبوی میں تبھی ہو سکتا ہے جبکہ سن نبوی کا آغاز ماہ محرم سے مانا جائے ۔ اور اگر سن نبوی کا آغاز اسی مہینہ سے مانا جائے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا یعنی ربیع الاول ۔ تو صفر کا یہ مہینہ ۱۳ نبوی میں ہوگا ۔ مورخین نے دونوں طریقے اختیار کئے ہیں ۔ یہاں سن کا آغاز محرم سے مانا گیا ہے ۔

[۲] ثور پہاڑ ، مکہ کے جنوب میں تقریباً پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے (الرحیق المختوم اردو ص ۲۵۸)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فُہیرہ[1] رات میں بکریاں لیکر پہنچتے تھے اور دونوں حضرات پیٹ بھر دودھ پی لیتے تھے۔ تین دن تک یہی معمول رہا۔

سوال :- غارِ ثور میں قریش کے مشوروں اور خبروں کی اطلاع کون دیتے تھے؟

جواب :- حضرت ابوبکر رضؓ کے بیٹے عبداللہ[2]

سوال :- سفر ہجرت میں راستہ بتانے کے لئے اُجرت پر کس کو مقرر کیا تھا؟

جواب :- عبداللہ ابن اُرَیقِط[3] کو مقرر کیا تھا۔

سوال :- مکہ مکرمہ چھوڑتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی طرف اشارہ کرکے کیا فرمایا؟

جواب :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروایت ابن عباس رضؓ یہ فرمایا[4]۔ مَا اَطْیَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَیَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مَا سَكَنْتُ غَیْرَكِ تو کیا ہی پاکیزہ شہر ہے اور مجھ کو بڑا ہی محبوب ہے اگر میری قوم مجھ کو نہ نکالتی تو میں دوسری جگہ سکونت اختیار نہ کرتا۔

---

[1] عامر بن فہیرہ سابقین اولین میں سے ہیں غزوۂ بدر و اُحد میں شریک ہوئے اور سریۂ بیر معونہ میں شہید ہوئے انکی لاش آسمان پر اٹھائی گئی پھر زمین پر رکھ دی گئی۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۳۸۴ حاشیہ ۲

[2] یہ اسلام لا چکے تھے۔ اپنے والد کے زمانۂ خلافت میں ابا جان سے پہلے وفات پائی۔ الاصابہ ج ۲ ص ۲۸۳

[3] واقدی نے ان کا مسلمان ہونا بیان کیا ہے۔ مگر علامہ سہیلی علامہ نووی فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی سندِ صحیح سے عبداللہ ابن اُریقط کا اسلام لانا معلوم نہیں ہوا یہی صحیح ہے (اصابہ ج ۲ ص ۲۷۴ زرقانی ج ۱ ص ۳۳۹)

[4] زرقانی ج ۱ ص ۳۲۸۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# غار سے روانگی

سوال :۔ غار سے روانگی کب ہوئی اور کس طرح ؟

جواب :۔ یکم ربیع الاول[1] سنہ ۱ھ بروز دوشنبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام عامر بن فُہیرہ رضؓ دو اونٹنیاں لے کر حاضر ہوئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر سوار ہو کر روانگی فرمائی۔

سوال :۔ جس اونٹنی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اس کا نام کیا تھا ؟

جواب :۔ "قَصواء" تھا۔ یہ واقدی کی روایت ہے[2]

سوال :۔ اس سفر میں کل کتنے آدمی تھے، اور کون کون ؟

جواب :۔ چار آدمی تھے[3]۔ (۱) محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۳) عامر بن فُہیرہ، جو خدمت کے لئے ساتھ تھے (۴) عبداللہ بن اُرَیقِط، یہ راستہ بتانے کے لئے تھا۔

---

[1] اکثر کا اتفاق ہے کہ روانگی دوشنبہ کے دن ہوئی۔ مگر تاریخ کونسی تھی اس کے بارے میں بعض اہل سیر لکھتے ہیں کہ ربیع الاول کی ۴ تاریخ تھی۔ یہ تاریخ ان حضرات کے قول کے مطابق ہے جو مکہ سے روانگی کی تاریخ یکم ربیع الاول بتاتے ہیں۔ مگر ہم نے ماقبل میں علامہ منصور پوری کی تحقیق کے مطابق خروجِ مکہ کی جو تاریخ نقل کی ہے اسکے حساب سے غار سے روانگی کی تاریخ یکم ربیع الاول ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

[2] محمد ابن اسحاق کی روایت ہے کہ اس کا نام جدعا تھا۔ زرقانی ج ۱ ص ۳۲۷

[3] مدارج النبوۃ قسط ۶ ص ۱۳۲ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مزید یہ بھی فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضؓ سوار ہوئے۔ اور ایک پر عامرؓ اور عبداللہ بن اُرَیقِط دونوں سوار ہوئے۔ مگر زرقانی ج ۱ ص ۳۴۰ پر مرقوم ہے کہ عبداللہ بن اُرَیقِط اپنے تیسرے اونٹ پر سوار تھا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- اس موقع پر سو اونٹوں کے لالچ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے کون نکلا ؟

جواب :- سُراقہ ابن[1] مالک بن جُعْشُم نکلا۔ یہ بنو مُدْلج کا ایک فرد تھا۔

سوال :- تلاشی کے سلسلہ میں سُراقہ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ؟

جواب :- جب سُراقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا فرمائی تو اس کا گھوڑا گھٹنوں تک یا پیٹ تک دھنس گیا۔ اس کو یقین ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے ایسا ہوا۔ اس نے معافی مانگی اور تعاقب نہ کرنے کا عہد کیا۔ تب اسے نجات ملی۔

## قُبَا[2] میں تشریف آوری

سوال :- مدینہ پہونچنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ قیام فرمایا؟

جواب :- مقامِ قُبَا میں

سوال :- قبا میں داخلہ کا دن اور تاریخ کیا تھی ؟

---

[1] سُراقہ بعد میں اسلام لے آئے تھے۔ حدیث میں ہے کہ آپ نے سراقہ سے فرمایا تھا: "كيف بك اذا لبست سوار كسرىٰ" اسوقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو کسریٰ کے کنگن پہنے گا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں آپ کی یہ پیشین گوئی ثابت ہوئی۔ ایران فتح ہوا۔ کسریٰ کے کنگن فاروق اعظم رض کے قدموں میں ڈالے گئے تو آپ نے سراقہ کو بلا کر کنگن پہنائے۔ الاستیعاب لابن عبد البر ج ۲ صـ ۱۲۰ ، زرقانی ج ۱ صـ ۳۴۸ ۔

[2] قبا مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک بالائی آبادی ہے جسکو عالیہ بھی کہتے ہیں۔ سیرۃ النبی ج ۱ صـ ۲۷۵

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- ۸ ربیع الاول ۱ھ بروز دوشنبہ[1]

سوال :- قباء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کے یہاں قیام فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہاں ؟

جواب :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عمرو بن عوف کے سردار کلثوم بن ہدم کے یہاں[2] قیام فرمایا اور حضرت ابوبکر رضؓ حبیب بن اساف کے مکان میں ٹھہرے[3]

سوال :- یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کام انجام دیا ؟

جواب :- ایک مسجد تعمیر فرمائی جس کا نام مسجدِ قُبا ء ہے۔ اسی کا نام مسجدِ تقویٰ بھی ہے۔

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء میں کتنے روز قیام فرمایا ؟

جواب :- صرف چار دن قیام فرمایا[4]

سوال :- جس جگہ مسجد قبا تعمیر ہوئی یہ کس کی زمین تھی اور کیسی تھی ؟

جواب :- حضرت کلثوم رضؓ کی زمین تھی۔ یہاں کھجوریں سکھائی جاتی تھیں[5]

سوال :- اس مسجد کے بارے میں قرآن کریم میں کونسی آیت نازل ہوئی۔

---

[1] مولانا صفی الرحمن مبارکپوری نے اسی کو اختیار فرمایا۔ دیکھئے الرحیق المختوم ص۲۴۸ مگر علامہ ابن قیم رحؒ نے ربیع الاول کی ۱۲ر تاریخ نقل کی۔ زاد المعاد ج ۱ ص۲۵

[2] ایک قول یہ ہے کہ سعد بن خیثمہ کے یہاں قیام فرمایا۔ الرحیق المختوم ص۲۴۹۔

[3] سیرۃ المصطفٰے ج ۱ ص۲۹۷

[4] اکثر مؤرخین نے یہی مدت بیان کی ہے۔ علامہ ابن ہشام نے بروایت ابن اسحاق اسکو نقل کیا ہے۔ اور علامہ منصور پوری رحؒ نے بھی اسی کو اختیار فرمایا۔ دیکھئے سیرت ابن ہشام ج ۱ ص۴۹۴ رحمۃ للعالمین ج ۱ ص۹۱ لیکن صحیح بخاری ج ۱ ص۵۶ کی روایت میں قیام چودہ رات بتایا گیا علامہ ابن قیم نے اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ زاد المعاد ج ۲ ص۵۴، ص۵۵

[5] سیرت النبی ج ۱ ص۲۷۶۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ[1]

سوال :- حضرت علی رضؓ مکہ میں کتنے روز ٹھہرے اور امانتیں واپس کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں ملے ؟

جواب :- تین روز قیام کیا اور پیدل مدینہ کی راہ لی۔ مقامِ قبا میں آئے۔ چونکہ نبی صلعم ابھی یہیں تشریف فرما تھے۔ اس لئے یہیں ملاقات ہوئی۔

سوال :- حضرت علی رضؓ نے قباء میں کس کے یہاں قیام فرمایا ؟

جواب :- حضرت کلثوم بن ہدم کے یہاں قیام فرمایا[2] (یہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مقیم تھے)

# قباء سے روانگی اور نماز جمعہ

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم قباء سے کس روز روانہ ہوئے ؟

جواب :- جمعہ کے روز روانہ ہوئے[3]

سوال :- پھر جمعہ کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں پڑھی ؟

جواب :- مدینہ کے راستے میں محلہ بنی سالم واقع ہے جب وہاں پہنچے تو جمعہ کی نماز کا وقت ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہیں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ بھی دیا[4]

سوال :- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی سب سے پہلی مسجد کونسی ہے اور آپ

---

[1] سورۂ توبہ آیت ۱۰۸ [2] الرحیق المختوم ص ۲۷۰ بحوالہ زاد المعاد ج ۲ ص ۵۴

[3] جمعہ کے دن پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے۔ رہا تاریخ کا معاملہ تو علامہ منصور پوری رحؒ نے ۱۲ ربیع الاول نقل کی ہے رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۹۱ لیکن قباء میں مدتِ قیام کے اختلاف کی بنیاد پر تاریخ کا اختلاف بھی ضروری ہے۔ [4] اکثر اربابِ سیر نے یہ خطبہ نقل کیا ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا جمعہ کہاں پڑھایا؟

جواب :- سب سے پہلی مسجد مسجد قباء ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا جمعہ بنی سالم کی مسجد میں پڑھایا[1]

سوال :- اس موقع پر جمعہ میں کتنے آدمی شریک تھے؟

جواب :- کُل سو آدمی تھے[2]

## سوئے یثرب

سوال :- مدینہ کا نام پہلے یثرب تھا۔ مدینۃ الرسول کب ہوا؟

جواب :- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مدینۃ الرسول نام پڑا مختصراً مدینہ ہوگیا۔

سوال :- مدینہ میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف کس کو حاصل ہوا؟

جواب :- حضرت ابو ایوب[3] انصاری رضی اللہ عنہ کو۔

سوال :- حضرت ابو ایوبؓ کے مکان میں کتنے ماہ قیام فرمایا اور پھر کہاں منتقل ہوئے؟

جواب :- سات[4] ماہ تک یہیں قیام فرمایا۔ اور پھر اپنے ان حجروں میں منتقل ہوگئے جو

---

[1] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۹۱ [2] ایضاً

[3] ابو ایوب کا نام خالد ہے۔ اصابہ فی احوال الصحابہ میں اسی نام سے ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہیں یہ بھی بیان ہے کہ مدینہ کا ہر آدمی متمنی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں قیام فرمائیں مگر آپ نے فرمایا کہ ناقہ کو چھوڑ دو یہ مامور ہے۔ اونٹنی ابو ایوب کے مکان پر ٹھہری۔ اسلئے آپ وہاں قیام پذیر ہوئے۔ ابو ایوب، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال بنو نجار کے خاندان سے تھے۔ صحیح مسلم باب الہجرت کی روایت سے ... چلتا ہے کہ ابو ایوب کے یہاں اترنا اسی قرابت کی وجہ سے تھا۔ حاشیہ سیرت النبی ج ۱ ص ۲۶۹۔

[4] سیرت النبی ج ۱ ص ۲۶۹ مولانا محمد میاں صاحب نے بحوالہ زاد المعاد ج ۱ ص ۲۵ ایک ماہ کی مدت بتائی ہے (تاریخ الاسلام حصہ دوم ص ۳۳)

امہات المومنین کے لئے بنائے گئے تھے۔

سوال :- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ پہونچے تو اہلِ مدینہ کی خواتین جوشِ مسرت میں کیا گیت گا رہی تھیں ؟

جواب :-

| | |
|---|---|
| طَلَعَ[1] الْبَدْرُ عَلَيْنَا | اُن پہاڑوں سے جو ہیں سُوئے جنوب |
| مِنْ ثَنِيَّاتِ[2] الْوَدَاعِ | چودھویں کا چاند ہے ہم پر چڑھا |
| وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا | کیسا عمدہ دین اور تعلیم ہے |
| مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ | شکر واجب ہے ہمیں اللہ کا |
| اَيُّهَا الْمَبْعُوثُ فِيْنَا | ہے اطاعت فرض تیرے حکم کی |
| جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ | بھیجنے والا ہے تیرا کبریا[3] |

سوال :- انصار کی جن لڑکیوں نے یہ ترانہ سنجی کی ہے کونسی تھیں ؟

جواب :- یہ وہی لڑکیاں ہیں جنھوں نے ۱۱، ۱۲، ۱۳ نبوی میں مکہ معظمہ پہونچ کر اسلام قبول کیا تھا۔ یا وہ ہیں جو حضرت مُصعب بن عُمیرؓ کی تعلیم سے مدینہ میں ہی مسلمان ہوئیں[4]

سوال :- ان صحابی کا نام بتائیے جنھوں نے سب سے پہلے مکہ سے مدینہ ہجرت کی ؟

---

[1] بعض روایات میں "طَلَعَ" کے بجائے "اَشْرَقَ" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ معنی میں کوئی فرق نہیں۔

[2] "ثَنِيَّات" جمع ہے۔ اس کا واحد "ثَنِيَّة" ہے، ٹیلے کو کہتے ہیں۔ سفرِ ہجرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثنیۃ البول، ثنیۃ الجابر، ثنیۃ مروان سے عبور فرمایا تھا۔ ثنیۃ وداع مدینہ کے قریب ایک ٹیلہ ہے اہل مدینہ دوستوں کو یہاں تک چھوڑنے آتے تھے۔ وداع کے معنی رخصتی کے ہیں۔ اس وجہ سے اس ٹیلہ کا نام ثنیۃ الوداع ہو گیا۔ [3] اشعار کا یہ ترجمہ علامہ منصور پوری نے کیا ہے۔ رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۹۵ [4] ایضاً۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- سب سے پہلے مدینہ پہونچنے والے حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی ہیں[۱]

سوال :- مدینہ کی وہ کونسی مسجد ہے جس میں سب سے پہلے قرآن کریم پڑھا گیا ؟

جواب بنو زُریق کی مسجد ہے[۲]

# "سنہ ہجری کا آغاز"

سوال :- سنہ ہجری کی ابتدا کب سے ہوئی ہے ؟

جواب :- ۱۴ نبوی میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت فرمائی تھی اسی سال کے ماہ محرم[۳] سے سنہ ہجری کی ابتدا ہوئی ہے.

سوال :- کیا اسی وقت سنہ ہجری کا تعین ہو گیا تھا ؟

جواب :- نہیں. بلکہ ہجرت کے سترہویں سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابۂ کرام کے مشورہ سے سنہ ہجری کا تعین فرمایا[۴]

# مدینۂ طیبہ

سوال :- مدینہ منورہ کہاں ہے ؟ مکہ سے کتنی دور پڑتا ہے ؟ اس کا نام پہلے کیا تھا ؟

جواب :- ملکِ عرب کا ایک شہر ہے. مکہ سے شمال کی جانب تقریباً ڈھائی سو میل

---

[۱] الرحیق المختوم ص۲۴۵ ۔ والد کا نام سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۳۵۲ پر ہے.

[۲] تاریخ الاسلام درسی دوم ص۲۵ بحوالہ زاد المعاد.

[۳] قیاس کے مطابق ربیع الاول سے ابتداء ہونی چاہیئے تھی. کیونکہ اسی ماہ میں آپؐ مدینہ میں رونق افروز ہوئے مگر محرم سے اسلئے ابتداء ہوئی کہ آپؐ ہجرت کا ارادہ محرم ہی سے فرما چکے تھے. فتح الباری ج ۷ ص۲۰۹ ، باب التاریخ

[۴] ایضاً

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کے فاصلہ پر ہے پہلے اس کا نام یثرب تھا[1]

سوال :- ہجرت کے وقت مدینہ میں مدِ مقابل کون لوگ تھے ؟

جواب :- مشرک ۔ یہودی ۔

سوال :- مشرکوں کے خاندان کے نام بتائیے ؟

جواب :- دو خاندان تھے ۔ ایک کا نام اَوس ، دوسرے کا خزرج تھا ۔

سوال :- یہودیوں کے بڑے بڑے قبیلے کیا کیا تھے ؟

جواب :- مدینہ کے یہودیوں کے تین بڑے قبیلے تھے ۔ (۱) بنو نُضیر (۲) بنو قینقاع (۳) بنو قُریظہ ۔

سوال :- اسلام پھیل جانے کے بعد مدینہ میں کتنے فرقے ہو گئے ؟

جواب :- تین فرقے ہوئے ۔ مسلمان ، یہودی ، منافق ۔

سوال :- زمانۂ نبوی میں ان منافقوں کا سردار کون تھا ؟

جواب :- عبداللہ ابن اُبی بن سلُول ۔

## رشتۂ مواخات

سوال :- رشتۂ مواخات کا کیا مطلب ہے ؟

جواب :- جن صحابۂ کرام نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تھی ۔ مدینہ میں ان کا کوئی سہارا نہ تھا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بالغ نظری سے انصار و مہاجرین کے مابین بھائی چارہ[2] قائم کرایا ۔ تاکہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کا مددگار اور مصیبت

---

[1] کتب سابقہ میں مدینہ منورہ کا نام "سلع" ہے ۔ کتاب یسعیاہ ۴۲ باب ۱۱ ۔

[2] ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا اس کے بعد وہ حقیقی بھائی بنکر رہے ۔ حتیٰ کہ ایک دوسرے کے وارث بھی ہوتے تھے ۔ مگر یہ وراثت کا طریقہ اس وقت تک جاری رہا جب تک نسبی رشتہ کی بنا پر میراث تقسیم ہونے کا حکم قرآن پاک میں نازل نہ ہوا ۔ زاد المعاد ج ۱ ص ۳۰۵ فتح الباری ج ۷ ص ۲۱۰ ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کے وقت ایک دوسرے کا غمگسار ہو۔ اور مہاجرین و انصار مدینہ میں بھائی بھائی بنکر رہیں۔ اسی کو رشتۂ مواخات کہتے ہیں۔

سوال :۔ یہ رشتہ کب ہوا اور کہاں ہوا ؟

جواب :۔ ہجرت کے پانچ ماہ بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مکان میں ہوا۔

سوال :۔ رشتۂ مواخات کتنے صحابہ کے مابین قائم کیا گیا ؟

جواب :۔ پینتالیس ۴۵ مہاجرین اور پینتالیس ۴۵ انصار کے مابین[1]

## مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر

سوال :۔ سب سے پہلے مسجد نبوی کی تعمیر کب ہوئی اور کس نے کی ؟

جواب :۔ سنہ ۱ ہجری میں ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کی۔

سوال :۔ مسجد کی تعمیر کے لئے کونسی جگہ منتخب کی گئی، اور وہ جگہ کس کی تھی ؟

جواب :۔ مدینہ پہنچتے ہی جس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھی تھی اسی کو منتخب کیا گیا۔ اس کے مالک دو یتیم بچے سہیل اور سہل تھے[2]

سوال :۔ یہ زمین کتنی قیمت سے لی گئی اور قیمت کس نے ادا کی ؟

جواب :۔ دس دینار میں خریدی گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قیمت ادا کی[3]

---

[1] کون کس کا بھائی بنا۔ اس کی پوری تفصیل سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص ۴۲۶ تا ص ۴۲۹ پر ملاحظہ کیجئے

[2] سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص ۴۲۵۔

[3] فتح الباری ج ۷ ص ۱۹۲۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# واقعاتِ متفرقہ سنہ ۱ھ

سوال :- سنہ ۱ھ میں اور کیا واقعات پیش آئے ان پر ایک نظر ڈالیئے ؟

جواب :- (۱) اذان کا حکم اور اس کی ابتداء اسی سنہ میں ہوئی۔

(۲) مدینہ پہونچنے کے آٹھ ماہ بعد ماہِ شوال میں حضرت عائشہ رضؓ کی رخصتی ہوئی[۱]۔

(۳) مسلمانوں میں سے کلثوم بن ہدم رضؓ۔ اسعد بن زرارہ رضؓ نے انتقال فرمایا۔

(۴) مشرکین میں سے ولید بن مغیرہ، اور عاص بن وائل دو سرداروں نے انتقال کیا۔

(۵) حضرت عثمان غنی رضؓ نے جنت کے عوض "بیر رومہ" خرید کر تمام مسلمانوں کے لئے وقف کیا[۲]۔

(۶) اسی سال ظہر، عصر، عشاء کی چار چار رکعتیں ہوگئیں پہلے دو دو تھیں[۳]۔

سوال :- سنہ ۱ ہجری میں مشہور لوگوں میں سے کون اسلام لائے۔ ؟

جواب :- عبداللہ بن سلام رضؓ، میمون بن یامین رضؓ اور سلمان فارسی رضؓ اسلام لائے[۴]۔

سوال :- سنہ ۱ھ میں کتنے غزوے ہوئے اور کتنے دستے بھیجے گئے۔ ؟

جواب :- غزوہ کوئی نہیں ہوا۔ تین دستے (سریے) بھیجے گئے۔ سریہ سیف البحر، سریۂ رابغ، سریہ ضرار[۵]۔

---

[۱] حضرت عائشہ رضؓ سے ہجرت سے قبل نکاح ہو چکا تھا۔ اس وقت انکی عمر چھ یا سات سال تھی۔ رخصتی کے وقت ۹ سال عمر تھی۔ بعض کا قول ہے کہ ہجرت کے اٹھارہ ماہ بعد سنہ ۲ھ میں حضرت عائشہ سے خلوت فرمائی سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص ۳۵۹

[۲] تاریخ طبری ج ۶ ص ۲۷۲ [۳] عبداللہ بن زبیر کی ولادت بھی اسی سال ہوئی تھی سیرت النبی ج ۱ ص ۲۹۸

[۴] ان حضرات کے اسلام لانے کی تفصیل کیلئے دیکھئے البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۲۱۰ تا ص ۲۱۲۔ فتح الباری ج ۷ ص ۱۱۳ طبقات ابن سعد ج ۴ ص ۵۲

[۵] یہ سرایا علے الترتیب رمضان، شوال، ذیقعدہ میں بھیجے گئے بالترتیب ان کا نام سریۂ حمزہ، سریہ عبیدہ بن الحارث، سریہ سعد بن ابی وقاص بھی ہے۔ رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۸۶ نیز سریہ ضرار کا نام سریہ خرار مولانا صفی الرحمان نے بتایا ہے الرحیق المختوم ص ۳۰۲۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# مدینہ کے یہود سے معاہدہ

سوال :۔ سنہ ۱ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم یہود سے معاہدہ کیا تھا۔ اسکی اہم دفعات کیا تھیں؟

جواب :۔ (۱) دونوں فریقوں کو مذہبی آزادی ہوگی۔ یعنی یہود اپنے دین پر عمل کرینگے اور مسلمان اپنے دین پر (۲) بوقتِ جنگ یہود کو جان و مال سے مسلمانوں کا ساتھ دینا ہوگا۔ مسلمانوں کے خلاف مدد کی اجازت نہ ہوگی۔ (۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دشمن اگر مدینہ پر حملہ کرے تو یہود پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد لازم ہوگی۔ (۴) مسلمان اگر کسی سے صلح کرینگے تو یہود کو بھی اس صلح میں شریک رہنا ہوگا۔ (۵) جو طاقت اس معاہدے کے کسی فریق سے جنگ کریگی، سب اس طاقت کے خلاف آپس میں تعاون کریں گے۔ (۶) اس معاہدے کے سارے شرکا پر مدینہ میں ہنگامہ آرائی اور قتل و خونریزی حرام ہوگا۔ (۷) کوئی آپسی جھگڑا یا باہمی اختلاف پیش آجائے تو اس کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے[1]

سوال :۔ یہ معاہدہ ہجرت کے کتنے ماہ بعد ہوا؟

جواب :۔ ہجرت سے پانچ ماہ بعد[2]

سوال :۔ اس معاہدے کا کیا مقصد تھا؟

جواب :۔ مقصد یہ تھا کہ ساری انسانیت امن و سلامتی کی سعادتوں سے بہرہ ور ہو۔ مدینہ اور اس کے گرد و پیش کا علاقہ ایک دفاقی وحدت میں منظم ہوجائے اور مسلمان یہود کے فتنہ و فساد سے محفوظ رہ سکیں۔

---

[1] معاہدہ کی پوری تفصیل البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۲۲۴ میں مذکور ہے۔

[2] تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۳۹۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# ۲ھ ہجری

سوال:۔ اسلامی تعلیمات کے لئے مسجد نبوی کے برابر میں صُفّہ نبوی کب قائم ہوا؟
جواب:۔ تحویل قبلہ کے بعد ۲ھ میں۔
سوال:۔ تحویل قبلہ کب ہوئی، اور پہلے کس طرف رُخ کر کے نماز پڑھی جاتی تھی؟
جواب:۔ شعبان ۲ھ میں تحویل قبلہ کا حکم آیا[1] پہلے بیت المقدس کی طرف نماز میں رُخ کیا جاتا تھا[2]

# غزوات و سرایا

سوال:۔ غزوہ اور سریہ میں کیا فرق ہے؟
جواب:۔ ہر وہ فوجی مہم جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس موجود رہے ہوں اس کا نام غزوہ ہے۔ اور وہ فوجی مہم جس میں آپ خود تشریف

---

[1] قرآن کریم کی یہ آیت اُتری:۔ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بس آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔ تحویل قبلہ کے اسرار و حِکم کی تفصیل پارہ سیقول آیت ۱۴۲-۱۴۴ کے تحت کتب تفاسیر میں دیکھیئے۔

[2] جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں رہے اس وقت تک بھی قبلہ بیت المقدس تھا مگر طریقہ یہ تھا کہ رُخ اس طرح رہے کہ بیت اللہ بھی سامنے رہے۔ مکہ میں یہ طریقہ ممکن تھا۔ مدینہ میں آکر یہ صورت نہ ہوسکی کہ دونوں قبلوں کو جمع فرما سکیں اسلئے بحکم الٰہی سولہ یا سترہ ماہ تک صرف بیت المقدس ہی کی طرف رخ رہا۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۶۱

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نہ لے گئے ہوں، اسے سریہ کہتے ہیں [1]

سوال :- کل کتنے غزوے ہوئے ؟

جواب :- ۲۷، ۲۴، ۲۱، ۱۹ علیٰ اختلافِ الاقوال [2]

سوال :- سرایا کی تعداد کیا ہے ؟

جواب :- سرایا کی تعداد میں ۴۰، ۳۵، ۴۸، ۴۸ اور ۵۶ کی روایات ہیں [3]

سوال :- وہ فوجی مہمیں جن میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریک تھے کیا ان سب میں قتل وقتال ہوا ؟ یا کچھ میں . اور ان کے نام کیا ہیں .

جواب :- سب میں قتل وقتال نہیں ہوا . بلکہ صرف ۹ جنگوں میں ہوا انکے نام یہ ہیں .

(۱) بدر کی پہلی لڑائی (۲) بدر کی دوسری لڑائی (۳) جنگِ احد

---

[1] علامہ منصور پوری رح نے لکھا ہے کہ ہر وہ نقل وحرکت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہو اس کا نام غزوہ ہے اور وہ نقل وحرکت جو کسی مسلمان نے کی ہو اس کا نام سریہ ہے . رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۸۵

[2] مولانا ادریس صاحب رح نے یہ اقوال اس طرح نقل کئے ہیں . موسیٰ بن عقبہ، محمد ابن اسحاق، واقدی، ابن سعد، ابن جوزی نے غزوات کی تعداد ستائیس ۲۷ بتائی ہے . سعید بن المسیب سے چوبیس ۲۴، جابر ابن عبداللہ سے اکیس ۲۱ اور زید بن ارقم سے انیس ۱۹ کی تعداد مروی ہے . اختلاف کی وجہ ہے کہ بعض علماء نے چند غزوات کو قریب قریب ہونے کی وجہ سے ایک غزوہ شمار کیا . اسلئے انکے یہاں غزوات کی تعداد کم رہی . یہ بھی ممکن ہے کہ بعض علماء کو بعض غزوات کا علم نہ ہوا ہو . سیرۃ المصطفیٰ جلد ۱ ص ۵۱۵ . اس کے برخلاف علامہ منصور پوری رح نے غزوات وسرایا کا جو نقشہ پیش کیا ہے ان میں غزوات کی تعداد ۲۷ اور سرایا کی تعداد ۵۵ ہوتی ہے . دیکھئے رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۸۵ تا ص ۲۰۲ .

[3] یہ روایات علی ترتیب البیان ابن سعد، ابن عبد البر، محمد ابن اسحاق، واقدی اور ابن جوزی کی ہیں تفصیل مطلوب ہو تو زرقانی ج ۱ ص ۳۸۸ کی مراجعت کریں .

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۴) جنگِ احزاب (۵) جنگ بنی قریظہ (۶) جنگ بنی مصطلق (۷) جنگ خیبر (۸) جنگ حنین، (۹) جنگ طائف۔

سوال :۔ اسلام میں سب سے پہلا سریہ کونسا ہے ؟

جواب :۔ سریۂ حمزہ [1]

سوال :۔ اسلام میں سب سے پہلا غزوہ کونسا ہے ؟

جواب :۔ غزوۂ اَبواء یا وَدّان ہے [2]

سوال :۔ اسلام میں سب سے پہلا تیر کس نے چلایا، اور کس سریہ میں ؟

جواب :۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ نے چلایا۔ سریۂ عبیدہ بن حارث میں [3]

سوال :۔ اسلام میں سب سے پہلے کس دستہ نے مال غنیمت حاصل کیا۔ ؟

جواب :۔ عبداللہ بن جحش کے دستہ نے [4]

## غزوۂ ابواء [5] یا وَدّان

---

[1] اس کا نام سیف البحر بھی ہے ۱ھ کے واقعات میں اسی نام سے اس سریہ کا ذکر آیا ہے [2] ایک ہی غزوہ کے دو نام ہیں۔ وَدّان "و" کا زبر "د" مشدد۔ مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے اور اَبواء ودان کے قریب ہی ایک دوسرے مقام کا نام ہے۔ [3] سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص۵۱۶ اس سریہ کا نام سریۂ رابغ بھی ہے ۱ھ کے واقعات میں اسی نام سے اس کا ذکر آیا ہے [4] اس کا نام سریۂ نخلہ بھی ہے کیونکہ یہ دستہ نخلہ مقام پر بھیجا گیا تھا۔ الرحیق المختوم ص۳۱۰

[5] اس مختصر کتابچہ میں اس کی تو گنجائش نہیں کہ تمام غزوات و سرایا پر تفصیلی بحث کی جائے مگر ہمارا ارادہ ہے کہ ان فوجی مہمات کے بارے میں قدرے معلومات فراہم کریں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:۔ غزوۂ ابوا کس سنہ میں ہوا۔ اس میں کتنے مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟

جواب:۔ صفر ۲ھ میں ہوا۔ ۶۰ ساٹھ یا ۷۰ ستر مسلم مہاجرین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

سوال:۔ اس کا مقصد کیا تھا اور مدینہ کے خلیفہ کون تھے اور نتیجہ کیا رہا؟

جواب:۔ قریش کے ایک قافلہ کو روکنا مقصد تھا۔ مدینہ میں سعد بن عبادہ رضؓ قائمقام تھے۔ کوئی معاملہ پیش نہ آیا۔ ۱۵ روز باہر گذار کر مدینے تشریف لے آئے۔

## غزوۂ بُواط

سوال:۔ یہ غزوہ کب ہوا۔ مسلم لشکر کی تعداد کتنی تھی اور مخالف کی کتنی؟

جواب:۔ ربیع الاول ۲ھ میں ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد ۲۰۰ دو سو اور مخالفین کی تعداد ۱۰۰ سو تھی۔

سوال:۔ یہ غزوہ کیوں ہوا اور نتیجہ کیا رہا؟

جواب:۔ امیہ بن خلف سمیت قریشی قافلہ سے ملنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بُواط تک تشریف لے گئے۔ کوئی معاملہ پیش نہ آیا۔

## غزوۂ سفوان یا بدر صغریٰ / بدر اولیٰ

سوال:۔ غزوۂ سفوان کب ہوا۔ مدینہ کا خلیفہ کون تھا؟

جواب:۔ ربیع الاول ۲ھ میں ہوا۔ حضرت سعد بن معاذ رضؓ مدینہ کے خلیفہ رہے۔

سوال:۔ اس غزوہ کی وجہ کیا ہوئی، اور سفوان نام کیوں پڑا، نتیجہ کیا رہا؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ کرز بن جابرؓ فہری نے مشرکین کی مختصر سی فوج کے ساتھ مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کیا تھا اور کچھ مویشی لوٹ لیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفوان تک جو بدر کے اطراف میں واقع ہے، ان کا تعاقب کیا۔ اس لئے غزوۂ سفوان نام پڑ گیا۔ مشرکین میں سے کوئی ہاتھ نہ لگا۔ ایسے ہی واپسی ہو گئی۔ [۲]

سوال :۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد کیا تھی ؟

جواب :۔ ستّر تھی۔

## غزوۂ ذوالعُشَیرہ [۳]

سوال :۔ غزوۂ ذوالعُشَیرہ کب ہوا؟ اسمیں مسلم فوج کس قدر تھی ؟

جواب :۔ جمادی الاولیٰ [۴] ۲ھ میں ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ سو یا دو سو تھی۔ [۵]

---

[۱] یہ رؤسائے قریش میں سے تھے بعد میں مشرف باسلام ہوئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شوال ۶ھ میں عُرَنیین کے تعاقب میں بیس سواروں کا دستہ روانہ فرمایا تو انھیں کو اس کا امیر بنایا تھا۔ یہ فتح مکہ میں شہید ہوئے۔ الاصابہ ج ۳ ص ۲۹

[۲] غزوات و سرایا کی تفصیلات میں ارباب سیر کے یہاں بہت سے اختلافات ملتے ہیں جیسا کہ غزوۂ سفوان کا وقوع مولانا ادریس صاحبؒ نے غزوۂ ذوالعشیرہ کے بعد مانا ہے جو جمادی الاولیٰ ۲ھ میں پیش آیا تھا۔ مگر راقم نے اختلافات سے بچنے کے لئے علامہ منصور پوریؒ اور مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری کی تحقیق پر اعتماد کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

[۳] "ع" کے پیش اور "ش" کے زبر کے ساتھ مکہ و مدینہ کے درمیان ینبوع کے اطراف میں ایک مقام کا نام ہے۔

[۴] علامہ منصور پوری نے جمادی الآخر کا مہینہ متعین کیا ہے۔ رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۸۶ مگر اس اختلاف کی وجہ غالباً یہ ہے کہ بقول ابن اسحاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہم پر جمادی الاول کے اواخر میں روانہ ہوئے اور جمادی الاخریٰ میں واپس تشریف لائے۔ دیکھئے الرحیق المختوم ص ۲۱۰

[۵] دو سو کی تعداد سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص ۱۹ پر مذکور ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- اس غزوہ کا کیا مقصد تھا۔ پھر نتیجہ کیا رہا۔؟

جواب :- قریش کا ایک تجارتی قافلہ جو ملک شام جا رہا تھا اور مکہ سے چل چکا تھا اس کو روکنا مقصد تھا۔ آپؐ اس کی طلب میں ذوالعُشیرہ تک پہونچے مگر وہ قافلہ آپ کے پہونچنے سے پہلے ہی نکل چکا تھا[۱]۔

سوال :- اس غزوے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عدمِ جنگ کا معاہدہ کس سے کیا تھا؟۔

جواب :- بنو مُدلِجؔ اور ان کے حلیف بنو ضَمرہ سے معاہدہ فرمایا۔

سوال :- اس غزوہ میں جھنڈا کس کے ہاتھ میں تھا اور مدینہ کے خلیفہ کون تھے؟۔

جواب :- حضرت حمزہ رضؓ علمبردار تھے اور مدینہ کے خلیفہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومیؓ تھے۔

## سَرِیۂ نخلہ[۲]

سوال :- یہ سریہ کب بھیجا گیا۔ اس مہم پر جانے والوں کی تعداد اور سردار کا نام بھی بتائیے؟۔

جواب :- رجب سنہ ۲ھ میں روانہ کیا گیا۔ عبداللہ بن جحش[۳] رضؓ کی سرکردگی میں ۱۲ مہاجرین کی تعداد روانہ ہوئی۔

سوال :- یہ دستہ کہاں بھیجا گیا تھا اور مقصد کیا تھا؟

جواب :- نخلہ مقام پر بھیجا گیا تھا ایک قریشی قافلہ کا مقابلہ مقصود تھا۔

---

[۱] پھر اسی قافلہ کو شام سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرفتار کرنا چاہا تھا تب بھی یہ قافلہ بچ نکلا اور جنگِ بدر پیش آگئی تھی۔

[۲] طائف اور مکہ کے درمیان میں ایک مقام کا نام ہے۔ اس واقعہ کا ذکر اس واسطے کیا جارہا ہے کہ حضرت عروہ بن زبیرؓ کی صراحت کے مطابق جنگ بدر کا سبب یہی واقعہ ہے دیکھئے سیرۃ النبی ج ا ص ۳۱۲۔

[۳] بعض کتابوں میں سردار کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس سریہ کا نام سریہ عبداللہ بن جحشؓ رکھا گیا ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ اس سریہ میں ایک کافر مارا گیا تھا اس کا نام اور مارنے والے کا نام بتائیے ؟

جواب :۔ مقتول کا نام عمرو بن الحضرمی تھا اور قاتل واقد بن عبداللہ سہمی رض تھے[1]

# غزوۂ بدر[2] کبریٰ

سوال :۔ غزوۂ بدر کا سبب اور پسِ منظر بتائیے ؟

جواب :۔ غزوۂ ذوالعُشَیرہ میں جس قافلہ کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خروج فرمایا تھا۔ اب رمضان سنہ ۲ھ میں وہی قافلہ شام سے واپس آرہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحکمِ خداوندی اس پر یلغار کرنے کی غرض سے صحابۂ کرام کے ساتھ روانہ ہوئے یا ان کی قوتِ بازو کا خاتمہ کرنے کی غرض سے نکلے۔ ادھر قافلہ کے سردار ابو سفیان کو آپؐ کے نکلنے کی اطلاع ملی، اس نے فوراً ضَمضَم ابن عمرو غفاری کو مکہ روانہ فرمایا۔ اس نے مکہ میں اعلان کیا کہ تمھارا قافلہ خطرے میں ہے، اس کی حفاظت کرو۔ چنانچہ مکہ کا ایک ایک فرد قافلہ کی حفاظت کے لئے آمادہ ہو گیا اور ایک ہزار کا لشکر پورے ساز و سامان کے ساتھ ابوجہل کی سربراہی میں روانہ ہو گیا۔ مقام جحفہ میں پہونچکر معلوم ہوا کہ ابو سفیان کا قافلہ صحیح سالم بچ نکلا ہے۔ لوگوں کی رائے ہوئی کہ واپس ہو جانا چاہیئے۔ مگر ابوجہل نے نہ مانا۔ اور انھوں نے لڑائی کی ٹھان لی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ صفرار

---

[1] سیرۃ المصطفےٰ ج ا ص ۲۱ا دیں قاتل و مقتول کا ذکر ہے۔ جبکہ اکثر کتابوں میں قاتل کا نام نہیں بتایا گیا۔

[2] بدر ایک کنوئیں کا نام ہے اس کے قریب گاؤں بھی بدر ہی کے نام سے موسوم ہے مدینہ سے تقریباً اسّی میل کے فاصلہ پر ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میں پہونچ کر اطلاع ملی کہ قریش کا مسلح قافلہ روانہ ہو چکا ہے۔ آپؐ نے صحابہ سے مشورہ فرمایا۔ سب نے دلیری اور شجاعت کا ثبوت پیش کیا۔ حتیٰ کہ لڑائی کا فیصلہ ہو گیا۔[۱]

سوال :- اس موقعہ پر مہاجرین میں سے کس کس نے دلیرانہ تقریریں فرمائیں ۔؟

جواب :- حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت مقدادؓ[۲] بن عمرو رضی اللہ عنہم نے فرمائیں۔

سوال :- انصار میں سے کس نے جاں نثارانہ تقریر فرمائی ؟

جواب :- انصار کے سردار حضرت سعد بن معاذ[۳] رضی اللہ عنہ نے ۔

سوال :- غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد اور کافروں کی تعداد کیا تھی ؟

جواب :- مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳[۴] اور کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی۔

سوال :- تین سو تیرہ میں مہاجرین کتنے تھے اور انصاری کتنے ؟

جواب :- بیاسی مہاجرین تھے اور باقی ۲۳۱ انصاری تھے۔ (قبیلہ اوس کے ۶۱، اور خزرج کے ۱۷۰ تھے[۵])

سوال :- اس غزوہ کے دوران مدینہ کے خلیفہ کون رہے ؟

جواب :- پہلے پہل حضرت ابن ام مکتوم رضؓ کو خلافت سونپی گئی۔ مگر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام روحا پہونچے تو حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر رضؓ کو مدینہ کا

---

[۱] کتبِ سیر کی مراجعت کے بعد اس پس منظر کی تعیین کی گئی۔ [۲] یہ نام مولانا صفی الرحمن مبارکپوری نے الرحیق المختوم ص۲۲۲ پر رقم فرمایا۔ مگر دوسرے اربابِ تاریخ نے مقداد بن اسود نام بتایا ہے۔

[۳] بعض روایات میں سعد بن معاذ کی جگہ سعد بن عبادہ کا نام لیا گیا ہے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بدر میں حاضر ہی نہیں ہوئے۔ تفصیل کے لئے زرقانی ج ا ص۴۱۲ کی مراجعت فرمائیں

[۴] ۳۱۴، ۳۱۷، ۳۱۵ کے اقوال بھی ہیں۔ دیکھئے فتح الباری ج ۷، ص۲۲۷ باب عدۃ اصحاب بدر۔

[۵] الرحیق المختوم ص۲۱۸۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

منتظم بناکر واپس کیا گیا [1]۔

سوال :- بدر کی لڑائی کس سنہ میں ہوئی مع تاریخ اور دن بتایئے۔

جواب :- ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ جمعہ کے دن لڑائی ہوئی [2]

سوال :- ابوجہل کس جنگ میں مارا گیا اور کس نے مارا ؟

جواب :- جنگِ بدر میں مارا گیا۔ معاذ اور معوذ یہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے [3] انھوں نے مارا۔

سوال :- بدر پہونچنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے قافلہ کی جستجو اور جاسوسی کے لئے کس کو بھیجا ؟

جواب :- طلحہ بن عبیداللہ رضؓ اور سعید بن زید رضؓ یا بُسَبَسْ رضؓ اور عدی رضؓ کو روانہ فرمایا [4]

سوال :- مقامِ بدر میں قریش نے پانی کے مقام پر قبضہ کر لیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں قیام فرمایا۔ اور وہاں خدا کی رحمت کس شکل سے نازل ہوئی ؟

جواب :- مسلمانوں کو قیام کے لئے ایک ریتلا میدان ملا جہاں پیر دھنسے جاتے تھے۔ اللہ نے بارانِ رحمت کا نزول فرمایا۔ تب وہی سکون کا باعث بن گیا۔

سوال :- بدر پہونچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے لئے ایک ٹیلہ پر چھپّر [5]

---

[1] الرحیق المختوم ص۳۱۸ [2] ایضاً ص۳۲۲ [3] صحیح بخاری کی روایت جو غزوہ بدر کے بیان میں مذکور ہے اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ معاذ اور معوذ ابنا عفراء ابوجہل کے قاتل تھے۔ مگر کتاب الجہاد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک معاذ بن عفراء دوسرے معاذ بن عمرو الجموح تھے۔ حافظ عسقلانی تعارض کو رفع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عفراء کے بیٹوں کے ساتھ معاذ بن عمر الجموح بھی شریک تھے۔ بلکہ انھوں نے ہی قتل میں زیادہ حصہ لیا۔ فتح الباری ج ۷، ص۲۳۰ وزرقانی ج ۱ ص۴۲۸ [4] اول الذکر دو ناموں کا ذکر مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری نے کیا ہے دیکھئے الرحیق المختوم ص۳۱۶ مگر مولانا ادریس صاحب نے بُسَبَسْ اور عدی کا ذکر فرمایا ہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۵۲۹ واللہ اعلم۔

[5] یہ چھپّر کھجور کی شاخوں کا تھا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باندھا گیا تھا اس کی رائے کس نے دی تھی اور پہرے داری کس نے کی؟

جواب:۔ حضرت سعد بن معاذ ہی کی رائے سے یہ چھپر بنایا گیا اور انھوں نے ہی پہرے داری کے فرائض انجام دئے[۱]

سوال:۔ جنگِ بدر میں جھنڈے کس کس کے پاس تھے؟

جواب:۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی رضہ کے پاس۔ انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو اور سب سے بڑا جھنڈا حضرت مصعب بن عُمیرؓ کے پاس تھا[۲]

سوال:۔ ابوجہل کا سر کاٹ کر خدمتِ نبویؐ میں کس نے حاضر کیا۔؟

جواب:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ نے[۳]

سوال:۔ جنگِ بدر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے تفصیل سے بتلائیے؟

جواب:۔ کُل چودہ مسلمان شہید ہوئے جن میں چھ مہاجر تھے اور آٹھ انصاری۔

(مدارج النبوت قسط ۷ ص۴۲)

سوال:۔ جنگِ بدر میں کفار کا کیا نقصان ہوا؟

جواب:۔ ان کے ستر آدمی مارے گئے اور ستر ہی قید ہوئے۔

سوال:۔ کفار کے اس آدمی کا نام بتائیے جو میدان بدر میں سب سے پہلے مارا گیا اور کس نے مارا؟

جواب:۔ اسود بن عبدالاسد مخزومی مارا گیا۔ حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب نے مارا[۴]۔

سوال:۔ قریش کے وہ تین آدمی کون ہیں جنھوں نے سب سے پہلے میدان میں نکل کر مسلمانوں کو مقابلہ کی دعوت دی تھی؟

---

[۱] طبقات بن سعد ج ۲ ص۹ [۲] الرحیق المختوم ص۳۱۸

[۳] اسی لئے ابوجہل کی تلوار ان کو دی گئی (ابوداؤد ج ۲ ص۳۶۳) [۴] الرحیق المختوم ص۳۲۵

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ عُتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عُتبہ ہیں۔

سوال :۔ انصار کے تین جوان اُن کے مقابلہ کے لئے نکلے اور رد کردئے گئے ان کے نام کیا کیا ہیں ؟

جواب :۔ عوف بن حارث۔ معوذ بن عفرا[۱]۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم۔

سوال :۔ انصار کے جوانوں کو جب قریش نے رد کردیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مقابلے کے لئے کس کس کو بھیجا تھا ؟

جواب :۔ عبیدہ بن حارث، حمزہ اور علی رضی اللہ عنہم کو[۲]

سوال :۔ انھوں نے کس کس سے مقابلہ کیا ؟ اور نتیجہ کیا ہوا۔

جواب :۔ عبیدہ بن حارث رضؓ نے عُتبہ بن ربیعہ سے اور حضرت حمزہ رضؓ نے شیبہ سے، حضرت علی رضؓ نے ولید سے مقابلہ کیا۔ اور تینوں کافر اسی وقت جہنم رسید ہوئے[۳]۔

سوال :۔ وہ کون سے صحابی ہیں جنھوں نے جنگِ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں شہادت پائی ؟

جواب :۔ حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ[۴]۔

سوال :۔ جنگِ بدر میں سب سے پہلے کون شہید ہوئے ؟

جواب :۔ مِہجَعُ حضرت عمر رضؓ کے غلام شہید ہوئے۔[۵]

---

[۱] عوف اور معوذ کے باپ کا نام حارث اور ماں کا نام عفرار ہے جو صحابیہ ہیں۔ ان صحابیہ کی ایک اور خصوصیت ہے جو کسی صحابیہ میں نہیں پائی جاتی۔ وہ یہ کہ عفرار کے سات بیٹے تھے عوف، معوذ، معاذ (یہ پہلے شوہر حارث سے تھے) ایاس، عاقل، خالد اور عامر (یہ دوسرے شوہر بکیر بن یالیل سے تھے) یہ ساتوں بیٹے غزوہ بدر میں شریک ہوئے یہ شرف کسی اور صحابیہ کو حاصل نہیں زرقانی ج ۱ صـ۴۱۶ [۲] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ صـ۵۴۸ [۳] اصح السیر صـ۱۲۱

[۴] البدایہ والنہایہ ج ۳ صـ۲۷۴۔ [۵] مِہجَع بکسر المیم وسکون الہاء وبفتح الجیم موسیٰ بن عقبہ کی روایت کے مطابق سب سے پہلے شہید ہوئے اصح السیر صـ۱۲۱۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- لڑائی کے دوران ایک صحابی کی تلوار ٹوٹ گئی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی شاخ ان کو دی تاکہ اس سے لڑیں مگر جونہی انھوں نے لکڑی کو حرکت دی تو وہ فوراً تلوار بن گئی تھی ان بزرگ صحابی کا نام کیا ہے؟

جواب :- حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ [1]

سوال :- جنگِ بدر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے اصحابؓ کی قلت اور دشمنوں کی کثرت کا جائزہ لیا تو آپؐ نے نہایت تضرع سے کیا دعا فرمائی؟

جواب :- اہم دعا یہ تھی :- اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِكْ ھٰذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ۔ اے اللہ! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج ہلاک ہو گئی تو پھر زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی۔ [2]

سوال :- بدر میں اہل اسلام کی مدد کے لئے اللہ نے کتنے فرشتے اتارے اور کس ترتیب سے؟

جواب :- نو ہزار فرشتے اتارے۔ پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار اور پھر پانچ ہزار [3]

سوال :- لشکرِ کفار کی امداد کے لئے ابلیس مع اپنے لشکر کے حاضر ہوا تھا اس کی کیفیت بتائیے؟

جواب :- ابلیس لعین سُراقہ بن مالک مُدلجی کی شکل میں حاضر ہوا اور اس کا لشکر بنو مُدلج کے مَردوں کی شکل میں تھا [4]

---

[1] ان کی تلوار کا نام عون رکھا گیا۔ یہ تلوار برابر انکے پاس رہی حضرت عکاشہ عہد صدیقی میں مرتدین کے خلاف جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے اسوقت بھی یہ تلوار ان کے پاس ہی تھی۔ الرحیق المختوم ص ۳۴۸

[2] دعا کے الفاظ روایات میں مختلف ہیں۔ مذکورہ الفاظ سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص ۵۵۲ پر منقول ہیں۔

[3] سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص ۵۵۳ اس قدر تعداد کا ثبوت قرآن کریم کی آیات سے ثابت ہے۔ تین ہزار اور پانچ ہزار کا ذکر آل عمران آیت ۱۲۴-۱۲۵ میں ہے۔ ایک ہزار کی تعداد سورۂ انفال کے شروع میں آیت ۹ میں بیان کی گئی ہے۔ [4] سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص ۵۵۶۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد وقتال کی ترغیب دی اور شہادت پر جنت کی بشارت سنائی تو ایک صحابی کھجور کھا رہے تھے اس کو پھینک کر میدان میں کود پڑے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے ان کا نام کیا ہے ؟

جواب :- حضرت عُمیرؓ بن حمام رضی اللہ عنہ [1]

سوال :- جنگِ بدر میں کس کو کامیابی ہوئی ؟

جواب :- مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی۔

سوال :- کافروں کی شکست کی خبر لیکر سب سے پہلے مکہ میں کون گیا تھا ؟

جواب :- حَیْسمان بن عبداللہ خُزاعی گیا تھا [2]

سوال :- مدینہ میں فتح کی بشارت سنانے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کس کو روانہ فرمایا ؟

جواب :- حضرت عبداللہ بن رواحہ رضؓ اور حضرت زید بن حارثہ رضؓ کو [3]

سوال :- حضرت عثمان غنی رضؓ جنگِ بدر میں کیوں شریک نہ ہوئے ؟

جواب :- اسلئے کہ ان کی بیوی حضرت رقیہ رضؓ سخت بیمار تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمار داری کا حکم فرمایا تھا [4]

سوال :- بدر کی لڑائی ختم ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے روز بدر میں

---

[1] سیرۃ المصطفیٰ جلد ۱ ص ۵۶۱ — [2] الرحیق المختوم ص ۳۵۰

[3] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۷۶ — [4] حضرت اُسامہ بن زید رضؓ بھی نگرانی کے لئے حضرت عثمان رضؓ کے شریک تھے۔ حضرت رقیہ رضؓ اسی زمانہ میں انتقال کر گئیں جب انکو دفن کیا جا رہا تھا اسی وقت حضرت زید بن حارثہ رضؓ فتح کی خوشخبری لیکر حاضر ہوئے۔ اصح السیر ص ۱۲۴ حضرت عثمان اگرچہ شریک جنگ نہ ہوئے مگر انکو مال غنیمت کا حصہ دیا گیا۔ دیکھئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۵۷۷

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قیام فرمایا؟

جواب :- تین دن قیام فرمایا۔

سوال :- بدر کے مقتولین کی لاشوں کو کہاں ڈالا گیا؟

جواب :- سرداران قریش جن کی تعداد چوبیس ۲۴ تھی انکو بدر کے ناپاک اور گندے کنویں میں ڈالا گیا اور باقی کو کسی اور جگہ پھینک دیا گیا۔[۱]

سوال :- جنگ بدر میں ان چودہ سرداروں کا کیا حشر ہوا جو ہجرت کے وقت دارالندوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا مشورہ کر رہے تھے؟

جواب :- ان میں سے گیارہ ۱۱ سردار بری طرح مار دیئے گئے اور باقی تین جو بچ رہے تھے بالآخر مسلمان ہو گئے تھے۔[۲]

# مال غنیمت کی تقسیم

سوال :- مال غنیمت کی تقسیم کہاں عمل میں آئی اور مال کس کی نگرانی میں تھا؟

جواب :- وادی صفراء میں مال غنیمت کو تقسیم کیا گیا۔ یہ مال عبداللہ بن کعب رضؓ کی نگرانی میں تھا۔[۳]

سوال :- اُن آٹھ صحابہ کے نام گنائیے جو شریک جنگ نہ ہونے کے باوجود بدریین میں شمار کئے جاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مال غنیمت کا حصہ بھی عنایت فرمایا۔

---

[۱] فتح الباری ج ۷ صـ۲۲۴ باب قتل ابی جہل [۲] رحمۃ للعالمین ج ا صـ۱۰۶ علامہ شبلی رح کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ تین بچنے والے حکیم بن حزام، ابوسفیان اور جبیر بن مطعم ہیں دیکھئے سیرۃ النبی ج ا صـ۳۲۹ [۳] الرحیق المختوم صـ۳۵۵۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :(۱) حضرت عثمان رضؓ (۲) حضرت طلحہ بن عبداللہ رضؓ (۳) سعید بن زید
(۴) ابولبابہ رضؓ (۵) عاصم بن عدی (۶) حارث بن حاطب
(۷) حارث بن الصمہ (۸) خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم [۱]

# اسیرانِ بدر

سوال :- بدر کے قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ؟
جواب :- دو دو چار چار کر کے صحابہ کے درمیان تقسیم کر دئے گئے اور انکو حسن سلوک کی وصیت کی گئی پھر فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا۔
سوال :- فدیہ کی کیا مقدار تھی ؟
جواب :- قیدیوں کی حیثیت کے مطابق ایک ہزار سے پانچہزار درہم تک تھی [۲]
سوال :- اسیرانِ بدر سے فدیہ لینے کی رائے کس نے دی تھی اور ان کے برخلاف قتل کرنے کی رائے کس نے دی ؟
جواب :- فدیہ کی رائے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے دی تھی۔ اور قتل کی رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے دی [۳]
سوال :- وہ کون صحابی ہیں جنھوں نے اسیرانِ بدر کو جلانے کی رائے دی تھی ؟
جواب :- حضرت عبداللہ بن رواحہ رضؓ [۴]

---

[۱] سیرت المصطفیٰ ج ۱ ص۵۸۲ بحوالہ ابن الاثیر ج ۲ ص۵۱
[۲] اور جنکے پاس کچھ نہ تھا ان کا فدیہ یہ مقرر ہوا کہ مدینہ کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھادیں
الرحیق المختوم ص۳۵۸ و سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۵۹۱ [۳] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۵۹۲ و ص۵۹۵ [۴] ایضاً

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- کچھ قیدی ایسے تھے جنکو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر فدیہ کے احسان کر کے چھوڑ دیا تھا ان کے نام کیا ہیں ؟

جواب :- ابو عزہ[1]، مطلب بن حنطب[2]، صیفی بن ابی رفاعہ۔

# غزوۂ قرقرۃ الکدر، یا غزوۂ بنی سُلیم

سوال :- غزوۂ بدر کے بعد سب سے پہلے کونسا غزوہ ہوا اور کب ؟

جواب :- غزوۂ قرقرۃ الکدر ہوا۔ ماہ شوال ۲ھ بدر سے واپسی کے صرف سات دن بعد ہوا[3]

سوال :- اس غزوہ میں کتنے مسلمان آپؐ کے ساتھ تھے ؟ اور مدینہ کا خلیفہ کون تھا ؟

جواب :- دو سو مسلمان ساتھ تھے۔ اور سباع بن عرفطہ یا ابن ام مکتوم مدینہ کے خلیفہ تھے[4]۔

سوال :- یہ غزوہ کیوں ہوا اور نتیجہ کیا رہا ؟

جواب :- خبر ملی تھی کہ قبیلہ غطفان کی شاخ بنو سُلیم کے لوگ مدینہ پر چڑھائی کی غرض سے جمع ہو رہے ہیں آپؐ نے انکے علاقہ میں دھاوا بول دیا۔ جب آپؐ مقام کدر[5] میں

---

[1] سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۳۱ ابو عزہ کو آئندہ جنگ احد میں قید اور قتل کیا گیا۔ حضرت محمدؐ کے داماد عمرو بن العاص کو بھی بلا فدیہ کے چھوڑا گیا۔ مگر اس کی وجہ یہ تھی کہ جو ہار انکے فدیہ کے لئے بھیجا گیا تھا وہ حضرت خدیجہؓ کا عطا کردہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے مشورہ سے واپس فرما دیا۔ اور عمرو بن العاص کو بلا فدیہ چھوڑ دیا۔ ماخوذ الرحیق المختوم ص ۳۵۹ [2] مُطلب بعد میں مشرف باسلام ہوئے۔ روض الانف ج ۲ ص ۱۰۶

[3] الرحیق المختوم ص ۳۶۵ علامہ منصور پوری رح نے اس غزوہ کا سن محرم ۳ھ بتایا ہے۔ رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۸۸۔

[4] الرحیق المختوم ص ۳۶۵ [5] کُدر دراصل مٹیلے رنگ کی ایک چڑیا ہوتی ہے مگر یہاں بنو سُلیم کا ایک چشمہ مراد ہے جو مکہ سے شام جانے والے راستہ پر نجد میں واقع ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پہونچے تو وہ سب پانچسو اونٹ چھوڑ کر بھاگ گئے جن پر مسلمانوں نے قبضہ کرلیا۔ تین دن وہاں قیام فرما کر بلا جدال و قتال واپسی ہوئی۔ مالِ غنیمت مجاہدین میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک غلام یسار نامی ہاتھ آیا تھا اس کو آپ نے آزاد کر دیا

# غزوہ بنی قَیْنُقَاع

سوال :۔ غزوۂ بنی قینقاع کی تاریخ مع سنہ اور دن بتلائیے۔

جواب :۔ ۱۵ شوال سنہ ۲ھ بروز شنبہ [1]

سوال :۔ بنی قینقاع کا مقابلہ کیوں کیا گیا اور کس طرح ؟

جواب :۔ یہودیوں سے آپ ؐ نے جو معاہدہ کیا تھا انھوں نے اس کو توڑ دیا۔ مدینہ میں بغاوت برپا کر دی اور جنگ پر آمادہ ہو گئے۔ آپ ؐ نے ان کی طرف خروج فرمایا مگر وہ قلعہ بند ہو گئے تو حضور ؐ نے انکے قلعہ کا محاصرہ فرمایا۔

سوال :۔ یہ محاصرہ کتنے دن جاری رہا اور پھر نتیجہ کیا ہوا ؟

جواب :۔ پندرہ روز جاری رہا (۱۵ شوال سے یکم ذی قعدہ تک) وہ لوگ مجبور ہو کر قلعہ سے اُتر آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مدینہ سے جلاوطن کر دیا [2]

سوال :۔ محاصرہ کے دوران علمبردار کون تھے اور مدینہ کے خلیفہ کون ؟

جواب :۔ حضرت حمزہ علمبردار تھے اور حضرت ابولُبابہ رضؓ مدینہ کے خلیفہ تھے۔

سوال :۔ اس موقعہ پر مال غنیمت جمع کرنے کا کام کس نے انجام دیا؟

جواب :۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے [3]

---

[1] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۶۲۹ مولانا مبارکپوری نے جمعہ کا دن بتایا ہے۔ الرحیق المختوم ص ۳۷۳

[2] رأس المنافقین عبداللہ بن اُبی کے اصرار اور الحاح وزاری کی وجہ سے ان کی جان بخشی کی مگر مدینہ میں نہ رہنے دیا۔ الرحیق المختوم ص ۳۷۳ [3] ایضاً ص ۳۷۴۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# غزوۂ سویق

سوال :۔ غزوۂ سویق کا سبب بتائیے ؟

جواب :۔ ابوسفیان نے بدر میں شکست کی خبر پا کر قسم کھائی تھی کہ جب تک مدینہ پر حملہ نہ کروں غسل نہ کرونگا۔ اس نے اپنی قسم پوری کرنے کی غرض سے مدینہ کے اطراف میں[1] مقام عُرَیض پر دوسو سواروں کے ساتھ حملہ کر دیا، وہاں کے درخت کاٹے اور جلائے اور ایک انصاری کو بھی قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر ملتے ہی اس کا تعاقب کیا۔ مگر وہ بھاگ گیا[2]۔

سوال :۔ یہ غزوہ کب ہوا اس میں مسلمانوں کی تعداد کیا تھی ؟

جواب :۔ ۵ ذالحجہ ۲ھ بروز اتوار ہوا۔ تعداد دوسو تھی[3]

سوال :۔ اس غزوہ کے دوران مدینہ کا منتظم کون رہا ؟

جواب :۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ[4]

# واقعاتِ متفرقہ ۲ھ

سوال :۔ مذکورہ واقعات کے علاوہ اس سال اور کیا واقعات پیش آئے

---

[1] براہ راست مدینہ پر حملہ کرنے کی اس کو ہمت نہ ہوئی۔

[2] بھاگتے ہوئے بوجھ کم کرنے کے لئے انھوں نے اپنے ستّو کے تھیلے ڈال دئے جو مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔ سَوِیق عربی زبان میں ستّو کو کہتے ہیں چونکہ مسلمانوں کو اس مہم میں ستو حاصل ہوا تھا اسلئے اس کا نام غزوۂ سویق رکھ دیا (ستو والا غزوہ) زرقانی ج ۱ ص ۴۵۸

[3] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۶۴۲۔

[4] الرحیق المختوم ص ۳۷۵

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ان کا مختصر خاکہ پیش کیجئے۔؟

جواب:- (۱) شعبان کے اخیر عشرے میں رمضان کے روزے فرض ہوئے۔

(۲) ماہ رمضان کے ختم ہونے میں دو دن باقی تھے کہ صدقہ فطر اور عید الفطر کا حکم آیا۔

(۳) بقرعید کی نماز واجب ہوئی۔

(۴) قربانی کا حکم بھی آیا۔

(۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا حکم اسی سال ہوا۔[۱]

(۶) زکوٰۃ فرض ہوئی[۲]

(۷) اسی سال ذی الحجہ یا محرم یا صفر میں حضرت فاطمۃ الزہراء کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(۸) جہاد و قتال کا حکم بھی ۲ھ میں آیا۔

(۹) ماہ شوال میں حضرت عبداللہ بن زبیر کی ولادت ہوئی۔

(۱۰) ماہ ذی الحجہ میں حضرت عثمان بن مظعونؓ کی وفات ہوئی[۳]

---

[۱] بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ درود شریف کا حکم شب معراج میں ہوا دیکھئے فتح الباری تفسیر سورۃ الاحزاب ج ۸ ص ۴۱۱

[۲] زکوٰۃ کی فرضیت کب ہوئی اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کا قول ۱ھ کا ہے امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ ہجرت سے پہلے فرض ہوئی جیسا کہ ہجرت حبشہ کے واقعے میں ام سلمہؓ کی حدیث میں ہے کہ جب نجاشی شاہِ حبشہ نے حضرت جعفرؓ سے سوال کیا کہ تمہارے نبی تم کو کس چیز کا حکم کرتے ہیں تو حضرت جعفرؓ نے یہ جواب دیا اِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ۔ کہ واقعی وہ نبی ہیں نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے۔ فتح الباری ج ۳ ص ۲۱۱

[۳] ان تمام کی تفصیلات مدارج النبوۃ، سیرۃ النبی، سیرۃ المصطفٰے وغیرہ میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:۔اس سال کل کتنے غزوے ہوئے ؟

جواب :۔ ہماری تحقیق کے مطابق کل آٹھ غزوے ہوئے۔ (ان کا ذکر ما قبل میں کر دیا گیا)

سوال :۔ ۲ھ میں کتنے دستے روانہ کئے گئے۔ ان کے نام ذکر کیجئے ؟

جواب :۔ چار دستے روانہ کیئے گئے۔

(۱) سریۂ نخلہ [1] (۲) سریۂ عمیر بن العدی۔

(۳) سریۂ سالم بن عمیر۔ (۴) سریۂ بنی سُلیم۔

— ÷ —

محمد حبیب اللہ قاسمی نوگانوی غفرلہٗ ولوالدیہ

---

[1] اس کو سریۂ عبداللہ بن جحش بھی کہتے ہیں۔

[2] ان چاروں سرایا کا ذکر علامہ منصور پوریؒ نے کیا ہے۔ رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۸۷، ۱۸۸۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# ۳ھ

## غزوۂ غطفان[1]، اس کا نام غزوۂ ذی اَمَر اور غزوۂ اَنمار بھی ہے

سوال :- غزوۂ غطفان کب ہوا۔ اس میں مسلم فوج کی تعداد کیا تھی ؟

جواب :- محرم ۳ھ میں ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد چار سو پچاس تھی[2]

سوال :- اس غزوہ کا کیا سبب بنا ؟

جواب :- خبر ملی تھی کہ قبیلہ غطفان کی شاخ بنو ثعلبہ اور بنو محارب کے لوگ بہت بڑی جمعیت کے ساتھ مدینہ پر چھاپہ مارنے کی غرض سے نجد میں جمع ہو رہے ہیں۔ اس وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر چڑھائی کر دی۔

سوال :- دشمن کی فوج کا سردار کون تھا ؟

جواب :- دُعثور بن حارث یا غورث بن حارث۔

سوال :- کیا دُعثور مسلمان ہو گیا تھا ؟

جواب :- جی ہاں مسلمان ہو گیا تھا[3]

---

[1] غطفان ایک قبیلہ کا نام ہے۔ اور ذی امر ایک چشمہ کا نام ہے۔ یہاں تک آپ ؐ اس غزوہ میں تشریف لے گئے تھے [2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۶۴۴۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ غزوہ ۱۲ ربیع الاول ۳ھ میں ہو مدارج النبوۃ قسط ۷ ص ۶۱ [3] دُعثور وہی شخص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا " من یمنعک منی " کہ آپ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ یہ اخلاق نبوی سے متاثر ہو کر اسلام لے آیا تھا۔ بعض مؤرخین نے دعثور کا واقعہ غزوۂ ذات الرقاع کے تحت بیان کیا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ دو واقعے الگ الگ ہوں۔ علامہ زرقانی فرماتے ہیں کہ محققین کی رائے یہی ہے کہ یہ دو قصے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ زرقانی ج ۲ ص ۱۶

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- اس غزوہ کا کیا نتیجہ رہا ؟

جواب :- لشکرِ اسلام کی خبر پا کر دشمن پہاڑوں میں چھپ گئے۔ بنو ثعلبہ کا ایک آدمی گرفتار ہوا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ اسلام پیش کرنے سے مسلمان ہو گیا۔

سوال :- بنو ثعلبہ کا گرفتار شدہ آدمی جو مسلمان ہو گیا تھا اس کا نام کیا ہے ؟

جواب :- اس کا نام جبّار ہے [1]

سوال :- اس غزوہ کے دوران مدینہ کے خلیفہ کون رہے ؟

جواب :- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ [2]

# "کعبُ بن اشرف کا قتل"

سوال :- کعب بن اشرف کون تھا ؟

جواب :- مدینہ میں ایک یہودی تھا۔ دشمنِ رسول تھا۔ اسلام اور داعی اسلام کے خلاف اشعار کہتا اور لوگوں کو بھڑکاتا تھا

سوال :- اس کو کس نے قتل کیا ؟

جواب :- محمد بن مسلم رضؓ نے

سوال :- محمد بن مسلم کے ساتھ اور کون تھے۔ اور یہ سب کس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے ؟

جواب :- عباد بن بشیر رضؓ ابو نائلہ رضؓ (دوسرا نام سلکان بن سلامہ) حارث بن اوس رضؓ اور ابو عبس بن جبر رضؓ ساتھ تھے [3] یہ سب قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال :- کعب بن اشرف کب قتل ہوا ؟

---

[1] الرحیق المختوم ص ۳۷۶ [2] ایضاً [3] الرحیق المختوم ص ۳۷۸

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- ۱۴ ربیع الاول کی شب ۳ھ میں [1]

## غزوہ بُحُران [2]

سوال :- غزوہ بحران کب ہوا۔ اور اس میں مسلم فوج کی تعداد کیا تھی ؟

جواب :- ماہ ربیع الثانی ۳ھ میں ہوا۔ فوج کی تعداد تین سو تھی۔

سوال :- اس غزوہ کا سبب کیا ہوا۔؟

جواب :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ مقام بحران پر بنی سُلیم [3] اسلام کی مخالفت پر جمع ہو رہے ہیں۔ اس لئے آپؐ فوج لیکر وہاں پہونچے [4]

سوال :- اس غزوہ کا کیا نتیجہ رہا اور آپ نے مقام بحران میں کتنی مدت قیام فرمایا ؟

جواب :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر سنتے ہی دشمن منتشر ہو گئے کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔ آپؐ نے وہاں دو ماہ قیام فرمایا۔ (ربیع الثانی، جمادی الاول [5])

سوال :- اس دوران مدینہ کے خلیفہ کون بنائے گئے ؟

جواب :- حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔

---

[1] فتح الباری ج ۷، ص ۲۵۹ [2] یہ حجاز کے اندر فرع کے اطراف میں ایک معدنیاتی مقام ہے۔

[3] اسی وجہ سے اسکو غزوہ بنی سُلیم بھی کہتے ہیں۔

[4] اس سبب کے برخلاف علامہ ابن ہشام نے یہ سبب ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے کسی قافلہ کی تلاش میں نکلے تھے ابن ہشام ج ۲ ص ۵۰ علامہ ابن قیم رح نے بھی ابن ہشام کی بات کو معتبر سمجھا ہے۔ زاد المعاد ج ۲ ص ۹۱

[5] الرحیق المختوم ص ۳۵۲ مولانا ادریس صاحب رح نے مدت قیام میں اختلاف بیان فرمایا۔ ایک قول کے مطابق دس شب، اور ایک قول کے مطابق ۱۶ جمادی الاول (ڈیڑھ ماہ) تک قیام فرمایا۔ ملاحظہ ہو سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص ۶۳۶

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# ابو رافع کا قتل

سوال :- ابو رافع کا تعارف کرائیے ؟

جواب :- ابو رافع ایک یہودی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور ایذاء رسانی میں کعب بن اشرف کا معین اور مددگار تھا۔ قلعہ خیبر میں رہتا تھا۔ ابو رافع اس کی کنیت تھی۔ اس کا نام عبد اللہ ابن ابی الحُقَیق تھا۔ اسکو سلام بن ابی الحقیق بھی کہتے تھے[1]

سوال :- اس کے قتل کے لئے کن کو روانہ فرمایا گیا تھا؟ اور ان کا قبیلہ کیا تھا ؟

جواب :- عبد اللہ بن عتیک، مسعود بن سنان، عبد اللہ بن اُنَیس، ابو قتادہ اور خزاعی بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو روانہ فرمایا گیا۔ ان کا قبیلہ خزرج تھا[2]۔

سوال :- ان میں سے کس نے ابو رافع کو قتل کیا ؟

جواب :- حضرت عبد اللہ بن عتیک رضؓ نے ۔

سوال :- اس کے قتل کی پوری تاریخ بتائیے۔ ؟

جواب :- نصف جمادی الثانیہ ۳ھ ۔[3]

---

[1] البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۱۳۷ ۔ [2] پہلے ذکر آچکا ہے کہ کعب بن اشرف کے قاتل قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے۔ تو قبیلہ خزرج کے لوگوں کو بھی رشک ہوا کہ ہم بھی کسی دشمن رسول کو قتل کرکے سعادت حاصل کریں۔ اس وجہ سے ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو رافع کے قتل کرنے کی اجازت چاہی۔ چنانچہ اجازت دیکر ان کو روانہ فرمایا گیا۔ فتح الباری ج ۷، ص ۲۶۲ ۔

[3] یہ امام طبری کا قول ہے۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ ابو رافع کا قتل ماہ رمضان ۶ھ میں ہوا۔ بعض کا قول ذی الحجہ ۵ھ یا ۴ھ کا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ رجب ۳ھ کا یہ واقعہ ہے۔ مگر امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابو رافع کا قتل کعب بن اشرف کے قتل کے بعد ہوا۔ فتح الباری ج ۷، ص ۲۶۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# غزوۂ احد

سوال :۔ اُحد کہاں ہے ؟ یہاں لڑائی کب ہوئی ؟

جواب :۔ اُحد ایک پہاڑ کا نام ہے۔ جو مدینہ منورہ کے شمالی جانب تقریباً دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کو اُحد اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ دوسرے پہاڑوں میں منفرد ہے۔

یہاں لڑائی سات شوال ۳ھ بروز شنبہ (صبح سے شام تک) ہوئی [۱]

الرحیق المختوم ص۲۹۷

سوال :۔ ۳ھ کی سب سے بڑی لڑائی کونسی ہے ؟

جواب :۔ اُحد کی لڑائی۔

سوال :۔ جنگِ احد میں اسلامی لشکر کے سردار اور کفار کے لشکر کے سردار کون تھے ؟

جواب :۔ اسلامی فوج کے سردار خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکرِ کفار کے سردار ابوسفیان تھے [۲]

سوال :۔ جنگِ احد کیوں ہوئی ؟

جواب :۔ معلوم ہو چکا ہے کہ جنگِ بدر میں کافروں کو بری طرح ہزیمت و شکست ہوئی تھی اور ان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے تھے۔ اس کے سبب ان کے دل میں غیظ و غضب کی آگ دہک رہی تھی اور جوشِ انتقام سے ہر شخص کا سینہ لبریز تھا۔ بالآخر انھوں نے میٹنگ کی اور مسلمانوں کے ساتھ ایک زبردست جنگ لڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ پھر مسلمانوں کو بھی جنگ کی

---

[۱] ۱۵؍ ۱۱؍ ۷؍ ۶؍ شوال دوشنبہ کے اقوال بھی کتب سیر میں مذکور ہیں۔ مدارج النبوت قسط ۷، ص

[۲] ابوسفیان بعد میں اسلام لے آئے تھے۔ زرقانی ج ۲ ص ۲۰

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تیاری کرنی پڑی۔

سوال :۔ اس جنگ کی میٹنگ میں سردارانِ قریش کے اہم اہم افراد کون تھے ؟

جواب :۔ ابوسفیانؓ بن حرب، عبداللہ بن ربیعہ، عکرمہؓ بن ابی جہل، حارثؓ بن ہشام حُویطب ؓبن عبدالعزیٰ، صفوانؓ بن امیہ پیش پیش تھے۔[1]

سوال :۔ اس میٹنگ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے پہونچائی اور کس کے ذریعے ؟

جواب :۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے قاصد کے ذریعہ خبر پہونچائی۔

سوال :۔ اس خبر کو سنکر آپؐ نے دو آدمی تحقیقات کے لئے روانہ فرمائے تھے ان کے نام کیا تھے اور انہوں نے آکر کیا اطلاع دی۔

جواب :۔ ان کے نام انس اور مونس ہیں۔ انہوں نے آکر بتایا کہ لشکر بالکل مدینہ کے قریب آگیا ہے۔

سوال :۔ اس کے بعد جنگ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے کیسا مشورہ فرمایا اور کیا طے پایا ؟

جواب :۔ مشورہ یہ تھا کہ جنگ مدینہ میں رہ کر لڑی جائے یا باہر نکل کر؟ صحابہ کرامؓ نے الگ الگ مشورے دئے۔ بالآخر یہ طے پایا کہ مدینہ سے باہر نکل کر جنگ کی جائے۔

سوال :۔ مدینہ میں رہ کر مقابلہ کرنے کی رائے کس نے دی اور مدینہ سے باہر جا کر جنگ کرنے پر کون مُصِر رہے ؟

---

[1] ان کی پیش قدمی اسلئے تھی کہ ان میں سے ہر ایک کا رشتہ دار جنگ بدر میں مارا گیا تھا چنانچہ ابوسفیان کا بیٹا حنظلہ، عبداللہ بن ربیعہ کے بھائی عتبہ اور شیبہ، عکرمہ کا باپ ابوجہل اور حارث کا بھائی ابوجہل اور صفوان کا باپ امیہ قتل ہوئے تھے۔ مگر بعد میں یہی پیش پیش رہنے والے مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ زرقانی ج ۲ ص ۲۰

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابرِ مہاجرین وانصار حتی کہ رأس المنافقین عبداللہ بن اُبی کی رائے یہی تھی کہ مدینہ میں رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ مگر بعض گرم جوش نوجوانوں نے اس پر اصرار کیا کہ مدینہ سے باہر مقابلہ کیا جائے تاکہ وہ لوگ ہمیں بزدل خیال نہ کریں۔

سوال :۔ ان گرم جوش حضرات میں جو سرِ فہرست تھے ان کے نام بتائیے ؟

جواب :۔ حضرت حمزہ رض، حضرت سعد بن عبادہ رض، حضرت نعمان بن مالک رض [۱]

سوال :۔ مخالف لشکر کی تعداد اور سامانِ جنگ کی وضاحت کیجئے ؟

جواب :۔ تین ہزار کا لشکر تھا۔ سامانِ جنگ میں سات سو زرہیں، دو سو گھوڑے، تین ہزار اونٹ اور پندرہ عورتیں تھیں [۲]۔

سوال :۔ قریش نے جذبۂ انتقام بڑھانے کے لئے کیا سامان فراہم کیا تھا ؟

جواب :۔ معزز گھرانوں کی پندرہ عورتوں کو ساتھ لیا تاکہ وہ غیرت وحمیت کو اپیل کرتی رہیں۔

سوال :۔ اسلامی لشکر کی تعداد اور کیفیت بیان کرو ؟

---

[۱] ان کے اصرار کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رائے ترک فرمادی۔ اور حجرۂ مبارکہ میں تشریف لے گئے۔ اور ہتھیار سے آراستہ ہو کر جب صحابۂ کرام کے سامنے تشریف لائے تو انھوں نے اپنے اصرار پر شرمندگی کا اظہار کیا اور اپنی بات واپس لینی چاہی۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ ہتھیار لگا کر اتار دے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرے۔ (صحابۂ کرام کو اپنے اصرار پر شرمندگی حضرت سعد بن معاذ اور اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہما کے اس احساس دلانے پر ہوئی کہ تم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف آپ کو مجبور کیا) سیرۃ المصطفیٰ ج ا ص ۶۶۱ [۲] یہی مشہور ہے مگر فتح الباری ج ۷ ص ۳۴۶ میں گھوڑوں کی تعداد ایکسو بتائی گئی ہے [۳] طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۲۵

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب:۔ مسلمان مع منافقین ایک ہزار تھے جن میں سے ایک سو زرہ پوش اور پچاس شہسوار تھے[1]

سوال:۔ جنگِ احد کے موقع پر عبداللہ بن اُبی منافق نے کیا غداری کی اور کیوں؟

جواب:۔ یہ تین سو آدمی لیکر لشکرِ اسلام کی معیت میں چلا تھا، مگر جب احد کے قریب مقام شوط میں لشکر پہونچا تو یہ ان کو لیکر واپس ہوا اور یہ وجہ بتائی کہ آپؐ نے میری رائے نہیں مانی[2]

سوال:۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام شیخان پر پہونچے تو لشکرِ اسلام کا جائزہ لیا اور جو کم سن تھے انکو واپس کردیا۔ مگر دو حضرات کو کم سن ہونے کے باوجود شریکِ جنگ کرلیا۔ انکے نام بتائیے۔ اور وجہ ذکر کیجئے۔؟

جواب:۔ ایک رافع بن خدیج۔ یہ انگوٹھوں کے بل تن کر کھڑے ہوگئے تاکہ دراز قامت معلوم ہو اور یہ بڑے تیرانداز تھے۔ دوسرے سَمُرہ بن جُندب رضؓ انھوں نے رافع کو پچھاڑ کر.... اپنی طاقت کی زیادتی کو ثابت کیا اس واسطے ان کو بھی اجازت مل گئی[3]

سوال:۔ اس جنگ میں جھنڈے کِس کِس کے پاس تھے؟

---

[1] پچاس گھوڑوں کی تعداد علامہ ابن قیم نے زاد المعاد ج ۲ صـ۹۲ میں بیان کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس کو فاش غلطی بتایا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد میں مسلمانوں کے پاس کوئی گھوڑا نہیں تھا۔ واقدی کا بیان ہے کہ صرف دو گھوڑے تھے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دوسرا ابو بُردہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ فتح الباری ج ۷ صـ۳۵۰ [2] یعنی مدینہ میں رہ کر جنگ کرنے کی رائے۔ لوٹنے کی جو وجہ اس منافق نے بتائی حقیقت میں یہ وجہ نہیں تھی ورنہ یہاں تک پہونچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ حقیقت یہ تھی کہ یہ اسوقت الگ ہوکر لشکرِ اسلام میں اضطراب اور کھلبلی مچانا چاہتا تھا۔ ملاحظہ ہو الرحیق المختوم صـ۲۹۳ [3] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ صـ۶۶۲-۶۶۳

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت مُصعب بن عُمیرؓ کے پاس۔ انصار کے قبیلہ اَوس کا جھنڈا حضرت اُسید بن حُضیرؓ کے پاس، اور قبیلۂ خزرج کا جھنڈا حضرت حباب بن مُنذِر رضؓ کے پاس تھا[1]

سوال :۔ لشکرِ کفار کا علمبردار کون تھا ؟

جواب :۔ طلحہ بن ابی طلحہ تھا[1]

سوال :۔ جبلِ اُحد کی پشت پر تیراندازوں کا ایک دستہ مقرر کیا گیا تھا ان کی تعداد کیا تھی اور افسر کون ؟

جواب :۔ پچاس تیرانداز تھے۔ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ انکے امیر تھے[2]

سوال :۔ اس جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار کس بہادر صحابی کو عطا فرمائی ؟

جواب :۔ حضرت ابو دُجانہ رضی اللہ عنہ کو[3]

سوال :۔ مشرکین میں سے سب سے پہلے کس نے حملہ کیا ؟

جواب :۔ ابو عامر[4] فاسق نے

سوال :۔ اس جنگ کا پہلا ایندھن کون بنا ؟ اور کس کے حملہ سے ؟

جواب :۔ مشرکین کا علمبردار طلحہ بن ابی طلحہ بنا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو ذبح کیا[5]

سوال :۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کس نے شہید کیا ؟

---

[1] الرحیق المختوم ص۳۹۱ [2] سیرۃ النبی ج ۱ ص۳۷۲ وسیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۶۶۸ [3] الاصابہ ج ۴ ص۵۹

[4] یہ زمانۂ جاہلیت میں قبیلہ اوس کا سردار تھا اور پارسائی کی وجہ سے راہب کہا جاتا تھا مگر اسلام کی ترقی کے حسد میں مدینہ سے مکہ چلا آیا اور وہاں اسلام کی بَرزور مخالفت کی آپؐ نے اسکا نام بجائے راہب کے فاسق رکھ دیا سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۶۶۵ [5] الرحیق المختوم ص۴۰۱

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ جُبیر بن مطعم کے غلام وحشی بن حرب نے ۃ

سوال :۔ غسیلُ الملائکہ ، کس کا لقب ہے اور کیوں ؟

جواب :۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا ہے ۔ اس لئے کہ ان کو ملائکہ نے غسل دیا کیونکہ بہ حالتِ جنابت ہی میں شہید ہو گئے تھے لہ

سوال :۔ جنگِ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی افواہ پھیل گئی تھی اس کی کیا وجہ ہے ؟

جواب :۔ حضرت مصعب بن عُمیر رضی اللہ عنہ جو صورت میں آپؐ کے مشابہ تھے شہید ہو گئے تھے ٢ہ

---

ۃ وحشی بن حرب فتح مکہ کے بعد مدینہ میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ ہو سکے تو تم میرے سامنے نہ آیا کرو ۔ کیونکہ تمھیں دیکھ کر چچا حمزہ رضؓ کا صدمہ تازہ ہو جاتا ہے ۔ اسلئے وحشیؓ آپؐ کے سامنے نہ آئے ۔ انھوں نے قتلِ حمزہ کی مکافات اس طرح کی کہ مسیلمہ کذاب کو اسی طرح ناف پر نیزہ مار کر قتل کیا جس طرح حضرت حمزہ کو ناف پر نیزہ مار کر قتل کیا تھا ۔

وحشی نے حضرت حمزہ رضؓ کو قتل کرنے میں اسلئے پیش قدمی کی تھی کہ ان کے آقا جبیر بن مطعم کا چچا طُعیمہ بن عدی جنگ بدر میں حضرت حمزہ رضؓ کے ہاتھ سے قتل ہوا تھا تو آقا نے ان سے کہا کہ اگر تو حمزہ کو قتل کردے تو تو آزاد ہے ۔ چنانچہ اسی آزادی کی خاطر انھوں نے حضرت حمزہ رضؓ کو جنگ احد میں شہید کردیا اور وحشی آزاد ہو گیا ۔ تفصیل دیکھئے فتح الباری ج ۷ ، ص ۲۸۴-۲۸۵ ۔

ادہر ہندہ بھی حضرت حمزہ رضؓ سے خار کھائے ہوئے تھی کیونکہ اس کا باپ عتبہ بھی حضرت حمزہ کے ہاتھ سے قتل ہوا تھا اس نے اس طرح انتقام لیا کہ آپ کا سینہ چاک کر کے آپ کا جگر مبارک نکالا اور چبایا لیکن حلق سے نہ اُتر سکا اسلئے اسکو اُگل دیا اور قتل کی خوشی میں وحشی کو اپنا زیور اتار کر دیا ۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۲۰

لہ روض الانف ج ۲ ص ۱۳۲  ٢ہ سیرۃ المصطفیٰ جلد ا ص ۶۷۷ ۔

سوال:۔ شہادت کی خبر کے بعد آپؐ کی حیات کی اطلاع کس نے دی؟

جواب:۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے (الرحیق المختوم ص۴۲۶)

سوال:۔ جنگِ احد میں فتح ہوا ہی چاہتی تھی تو یکبارگی لڑائی کا پانسہ کیوں کر پلٹ گیا؟

جواب:۔ پشت پر جو دستہ مقرر کیا گیا تھا اس نے ارشادِ نبوی کی تعمیل نہیں کی۔[۱]

سوال:۔ مسلمانوں ہی کے ہاتھ سے ایک مسلمان غلطی سے شہید ہو گئے تھے انکا نام بتائیے؟

جواب:۔ حضرت حذیفہ رضؓ کے والد حضرت یمان رضی اللہ عنہ۔[۲]

سوال:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دندانِ مبارک کس جنگ میں شہید ہوا اور کس طرح؟

جواب:۔ جنگِ احد میں۔ عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر پھینکا تھا۔[۳]

سوال:۔ کس کے حملہ سے خود کی کڑیاں چہرہ مقدسہ میں گھُسیں اور ان کو کس نے نکالا؟

جواب:۔ عبداللہ بن قَمیہ[۴] کے حملہ سے۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ نے انکو نکالا۔[۵]

سوال:۔ پتھر مار کر پیشانی مبارک کو کس نے زخمی کیا۔ اور اس سے نکلتا ہوا خون کس نے چوسا؟

جواب:۔ عبداللہ بن شہاب زہری[۶] نے زخمی کیا اور ابوسعید خدری کے والد مالک بن سنان رضؓ

---

[۱] ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ کسی بھی حالت میں تم اس جگہ کو نہ چھوڑنا۔ مگر انھوں نے سمجھا کہ فتح ہو گئی اسلئے مال غنیمت اکٹھا کرنے کے لئے وہاں سے ہٹ گئے۔ خالد بن ولید نے پیچھے سے ہی حملہ کر دیا جس سے مسلمان درمیان میں آ گئے۔ حضرت عبداللہ بن جبیرؓ بھی شہید ہو گئے۔

[۲] طبری ج ۳ ص۲۶ [۳] عُتبہ کے بھائی سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں جس قدر اپنے بھائی کے قتل کا حریص رہا اتنا کسی کے قتل کا کبھی حریص اور خواہشمند نہ ہوا۔ فتح الباری ج ۷ ص۲۸۱

[۴] قَمِیہ بر وزن برہمیم کا زیر اور یاء کے فتحہ کے ساتھ۔ چند روز گذرنے کے بعد اللہ نے اس پر ایک پہاڑی بکرا مسلط کیا جس نے ابن قمیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ فتح الباری ج ۷ ص۲۸۱ [۵] اصح السیر ص۱۳۱

[۶] یہ جنگِ احد میں کفار کے ساتھ آئے مگر بعد میں اسلام لے آئے اور مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ زرقانی ج ۲ ص۳۹

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نے خون چوسا۔

سوال:۔ جنگ میں ہونے والے حملوں کو حفاظتِ نبی کی خاطر اپنے ہاتھوں پر کس نے روکا؟۔

جواب:۔ حضرت طلحہ رضؓ نے روکا جس سے ان کا ہاتھ بھی شل ہوگیا۔[1]

سوال:۔ اس جنگ میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟ اور کافر کتنے مرے؟

جواب:۔ سترؓ مسلمان شہید ہوئے اور کافر ۲۲، ۲۳، یا ۳۰ مرے۔[2]

سوال:۔ احد کے دن کس صحابی نے ایک ہزار تیر چلائے؟

جواب:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ نے۔[3]

سوال:۔ اس جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سردارانِ قریش کے حق میں بددعا فرمائی تھی ان کے نام بتائیے؟

جواب:۔ صفوان بن امیہ، سُہیل بن عمرو، حارث بن ہشام۔[4]

سوال:۔ غزوۂ احد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور پانی پلانے کے فرائض کس نے انجام دیئے؟

جواب:۔ حضرت عائشہ رضؓ اور ام سُلیم، اور ایک روایت کے مطابق ابوسعید خدریؓ کی والدہ ام سُلیط رضی اللہ عنہن نے انجام دیئے۔[5]

سوال:۔ جنگِ اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جان دینے کی سعادت کس کو حاصل ہوئی؟

---

[1] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۱۱ [2] پہلے دو قول مولانا محمد میاں صاحب نے تاریخ الاسلام درس دوم میں نقل فرمائے۔ ۳۰ کی تعداد علامہ منصور پوری رہ نے بیان فرمائی رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۸۹

[3] زرقانی ج ۲ ص ۴۲ [4] حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ یہ تینوں فتح مکہ میں اسلام لے آئے شاید اسی وجہ سے اللہ نے انکے حق میں بددعا کرنے سے منع فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی "لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ" (آل عمران آیت ۱۲۸) فتح الباری ج، ص ۲۸۱ [5] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۸۰۰

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ کو[1]

سوال :۔ اُحد کے دن تیر لگنے کی وجہ سے ایک صحابی کی آنکھ کی پُتلی باہر نکل گئی تھی وہ کس طرح صحیح ہوئی ؟ اور وہ صحابی کون تھے ؟

جواب :۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضؓ تھے۔ آنکھ کی پُتلی ہاتھ میں لیکر خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے دستِ مبارک سے اسکی جگہ نصب کردیا۔ آنکھ بالکل صحیح وسالم بلکہ پہلے سے بہتر ہوگئی[2]

سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نیزہ مارنے کی وجہ سے کونسا سردار مرا اور کہاں۔ نیز یہ نیزہ آپؐ نے کس سے لیا تھا ؟

جواب :۔ ابی بن خلف مَرا۔ مقامِ سرف میں جاکر۔ حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ سے نیزہ لیا تھا[3]

سوال :۔ مشرکین نے مسلمانوں کی لاشوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔؟

جواب :۔ ان کا مُثلہ کیا۔ یعنی ناک، کان کاٹے۔ پیٹ چاک کیا اور انکی بے حرمتی کی۔

سوال :۔ سید الشہداء حضرت حمزہ رضؓ کی لاش کے ساتھ بدسلوکی کس نے کی ؟ اور کیا ؟

جواب :۔ ہِندہ نے[4] آپ کے پیٹ اور سینہ کو چاک کیا اور جگر نکالکر اس کو چبایا۔

سوال :۔ وہ کون صحابی ہیں جو جنت میں پہونچ گئے اور ایک نماز بھی نہیں پڑھی ؟

جواب :۔ وہ حضرت عمیر بن ثابت ہیں جن کا لقب اُصَیْرِم ہے[5]

---

[1] ابن ہشام ج ۲ ص ۸۴ [2] الاصابہ ج ۳ ص ۲۲۵ [3] اُبی بن خلف کے قتل کی تفصیل البدایہ و النہایہ ج ۴ ص ۳۵ پر دیکھیے۔ [4] جنگِ بدر میں اس کا باپ عُتبہ حضرت حمزہ رضؓ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اس کا بدلہ ہندہ نے لیا۔ یہ ابوسفیان کی بیوی تھی۔ فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام لے آئی تھی۔ دیکھیے فتح الباری ج ۸ ص ۱۱-۱۲ [5] یہ احد ہی کے دن اسلام لائے تھے۔ تلوار لیکر میدان میں اتر پڑے اور جامِ شہادت نوش فرمایا نماز پڑھنے کی نوبت ہی نہ آئی سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص ۶۰۶۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ شہدار اُحد کی تجہیز و تکفین کس طرح ہوئی ؟
جواب :۔ حسب استطاعت کفن دیا گیا۔ بعض کو پورا کفن بھی نصیب نہ ہوا بعض شہیدوں کو ایک چادر میں دو دو کر کے کفن دیدیا گیا۔ اور بلا غسل کے دو دو تین تین کو ملا کر ایک قبر میں دفن کیا گیا [۱]

سوال :۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کی نماز جنازہ پڑھی یا نہیں ؟
جواب :۔ حافظ علاء الدین مغلطائی نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ آپ ؐ نے انکی نماز جنازہ پڑھی [۲]

سوال :۔ اُحد کے دن ایک شخص نے بڑی جاں سپاری وجانبازی کا ثبوت پیش کیا اور تنہا اسی نے سات یا آٹھ مشرکوں کو قتل کیا۔ اور پھر خود بھی قتل ہوا مگر پھر بھی جہنمی ہی رہا اس کا نام اور وجہ بتائیے ؟
جواب :۔ اس کا نام قزمان تھا۔ اس نے بہادری دین کے لئے نہیں بلکہ صرف اپنی قوم کی ہمدردی کے لئے پیش کی حتی کہ اسی میں مارا گیا۔ آپ ؐ نے فرمایا، یہ شہید نہیں، خدا کے نزدیک شہید وہ ہے جو اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کرے [۳]

سوال :۔ زخم کی وجہ سے چہرۂ انور سے خون بند نہیں ہو رہا تھا۔ اس کی دیکھ بھال کس نے کی اور کس طرح اسے بند کیا گیا ؟
جواب :۔ حضرت علی رضؓ اور حضرت فاطمۃ الزہرار رضؓ نے دیکھ بھال کی۔ پہلے پانی سے دھویا گیا پھر ایک چٹائی جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھر دی گئی جس سے خون بند ہو گیا [۴]

---

[۱] فتح الباری ج ۳ ص ۱۶۹ کتاب الجنائز۔ [۲] سیرت مغلطائی ص ۵۰
[۳] سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص ۱۲ بحوالہ البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۳۶۔ [۴] زرقانی ج ۲ ص ۴۹

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:۔ غزوۂ احد کے دوران مدینہ کے خلیفہ کون بنائے گئے۔؟
جواب:۔ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ
سوال:۔ جنگِ احد کا نتیجہ کیا رہا؟
جواب:۔ شروع میں مسلمانوں ہی کو غلبہ رہا۔ مگر جب اس مرکز سے ہٹ گئے جس پر رسول اللہ ؐ نے ان کو کھڑا کیا تھا تو جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور فتح شکست سے بدل گئی۔ بعض علماء نے کھل کر یہ بیان نہیں کیا کہ کافروں کو فتح ہوئی اور مسلمانوں کو شکست ہوئی بلکہ نتیجہ بین بین رکھنے کی کوشش کی[۱]
سوال:۔ جنگ سے فراغت کے بعد آپ ؐ مدینہ کب پہونچے؟
جواب:۔ ۷ رشوال ۳ھ بروز شنبہ، شام کے وقت[۲]
سوال:۔ مدینہ میں گھر پہونچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار کس کو دی اور کیا حکم فرمایا؟
جواب:۔ تلوار حضرت فاطمہ رضؓ کو دی اور فرمایا بیٹی اس کا خون دھوؤ[۳]

---

۱؎ اس سلسلہ میں مولانا صفی الرحمن صاحب کا مضمون "جنگِ احد میں فتح و شکست کا ایک تجزیہ" ضرور پڑھیئے۔ الرحیق المختوم ص۴۲۶۔

۲؎ الرحیق المختوم ص۴۳۱۔ مولانا ادریس صاحب نے تاریخ ۱۵ ر شوال بتائی ہے۔ اس بناء پر غزوہ حمراء الاسد کی تاریخ میں بھی یہ تاریخ کا اختلاف ضرور ہوگا۔ کیونکہ یہ غزوۂ احد کے دوسرے دن ہوا تھا۔

۳؎ آگے روایت میں یہ بھی ہے کہ خدا کی قسم یہ تلوار میرے لئے بہت صحیح ثابت ہوئی پھر حضرتِ علی رضؓ نے بھی تلوار انکو دی اور فرمایا اس کا بھی خون دھوؤ۔ واللہ یہ بھی آج بہت صحیح ثابت ہوئی۔ ابن ہشام ج۲ ص۱۰۰

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# غزوۂ حمراء الاسد[1]

سوال :۔ غزوۂ حمراء الاسد مستقل غزوہ ہے یا غزوۂ اُحد کا تتمہ ؟

جواب :۔ درحقیقت یہ مستقل غزوہ نہیں بلکہ غزوۂ احد ہی کا ایک حصہ اور تتمہ ہے۔ مگر اہل سِیَر نے اس کا ذکر مستقل نام سے کیا ہے۔

سوال :۔ یہ غزوہ کب پیش آیا ؟

جواب :۔ اُحد کے دوسرے دن آٹھ شوال ۳ھ بروز یکشنبہ (اتوار) کو ہوا۔[2]

سوال :۔ اس غزوہ کا سبب بتائیے ؟

جواب :۔ مشرکین جب میدانِ احد سے واپس ہوکر مقامِ رَوحاء[3] پہونچے تو ایک دوسرے کو ملامت کی اور کہنے لگے کہ تم کام کو نامکمل چھوڑ کر واپس آگئے۔ بہتر یہ ہے کہ دوبارہ دفعتہً مدینہ پر حملہ کردیں۔ کیونکہ مسلمان اس وقت زخمی اور بالکل خستہ ہیں مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں گے۔ ان کے ذمہ دار وافسر صفوان بن امیہ نے اس بات کی مخالفت بھی کی۔ مگر ساتھی ماننے کے لئے تیار نہ ہوسکے۔ ان کے اس ارادہ کی خبر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے تعاقب کرنے کا اعلان فرمادیا۔ اور جنگ احد کے شرکاء کو لیکر مقام حمراء الاسد میں جاکر مقیم ہوگئے۔

سوال :۔ حمراء الاسد میں آکر کیا واقعہ پیش آیا ؟

---

[1] حمراء الاسد ایک جگہ ہے جو مدینہ سے آٹھ میل دُور واقع ہے۔ یہاں آپؐ خیمہ زن ہوئے تھے۔ اسلئے غزوہ کی نسبت اسی طرف کردی گئی۔

[2] الرحیق المختوم ص۳۴۴ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۲۶، پر گذشتہ تاریخ کے اختلاف کی بنیاد پر ۱۶ شوال منقول ہے۔

[3] یہ مقام مدینہ سے ۳۶ میل کی دوری پر واقع ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ قبیلہ خُزاعہ کا سردار مُعْبَدْ خدمتِ نبوی ؐ میں حاضر ہوا اور خیر خواہی و ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ آپ ؐ نے اسکو کہا کہ ابو سفیان کی حوصلہ شکنی کرو۔ واپسی پر اس سے ابو سفیان کی ملاقات ہوگئی تو اس نے اس کے دل میں لشکر اسلام کا رعب بٹھا دیا جس سے اس کی حوصلہ شکنی ہوئی، اور وہ اپنے قافلہ کو لیکر مکہ کی جانب روانہ ہوگیا۔

سوال :۔ حمراء الاسد میں آپ ؐ نے کتنے دن قیام فرمایا اور مدینہ کب واپسی ہوئی؟

جواب :۔ تین دن (پیر، منگل، بدھ) قیام فرماکر مدینہ واپسی ہوئی۔ [۱]

## واقعاتِ متفرقہ ۳ھ

سوال :۔ مذکورہ واقعات کے علاوہ اس سال کیا واقعات پیش آئے ان کا مختصر ذکر کیجئے۔

جواب :۔ (۱) اس سال ماہ شعبان میں حضرت عمر رضؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔ [۲]

(۲) ۱۵ رمضان المبارک کو امام حسن رضؓ کی پیدائش ہوئی۔

(۳) ماہ شوال میں شراب کی حرمت کا حکم آیا۔ [۳]

(۴) وراثت کا قانون بھی اسی سال نازل ہوا۔

(۵) مسلمانوں کے لئے مشرکہ سے نکاح کرنا اب تک جائز تھا اس سال اس کی بھی حرمت نازل ہوئی۔ [۴]

---

[۱] اس کی پوری تفصیل ابن ہشام ج ۲ صـ ۱۰۶ تا صـ ۱۲۹ پر دیکھی جاسکتی ہے۔

[۲] طبری ج ۲ صـ ۲۹ [۳] زرقانی ج ۲ صـ ۱۶ [۴] سیرۃ النبی ج ۱ صـ ۳۸۷

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ اس سال کُل کتنے غزوے ہوئے۔ اور ان کے نام کیا کیا ہیں؟

جواب :۔ کل چار غزوے ہوئے (۱) غزوۂ غطفان (۲) غزوۂ بحران[۱]

(۳) غزوۂ احد (۴) غزوۂ حمراء الاسد (انکی تفصیل آچکی ہے)

سوال :۔ اس سال کل کتنے سریے روانہ کئے گئے۔؟

جواب :۔ کُل دو سریے۔ (۱) سریہ محمد بن مسلمہ (۲) سریہ زید بن حارثہ۔[۲]

## ۴ھ

## حادثۂ بیر معونہ[۳]

سوال :۔ ۴ھ کے دستوں میں سب سے مشہور دستہ کونسا ہے؟

جواب :۔ بیر معونہ والا دستہ۔

سوال :۔ بیر معونہ کا دستہ کہاں بھیجا گیا تھا اور وجہ کیا ہوئی؟

جواب :۔ یہ دستہ نجد بھیجا گیا تھا۔ وجہ یہ ہوئی کہ ابو براء عامر بن مالک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اسے اسلام کی دعوت پیش کی اس نے کہا کہ اگر آپ اپنے معزز حضرات کو نجد روانہ فرمائیں تو امید ہے

---

[۱] اس غزوہ کا ذکر الرحیق المختوم ص۳۸۲ پر ہے [۲] اس کا نام سریۂ قردہ بھی ہے کیونکہ قردہ نامی ایک چشمہ پر اس دستہ کو روانہ فرمایا گیا تھا۔ مدارج النبوت قسط، ص۶۷۔

[۳] یہ ایک کنواں ہے جو مکہ اور عسفان کے درمیان واقع ہے۔ قبائل ہذیل اور بنی سُلیم اور بنی عامر اس کے قرب و جوار میں آباد ہیں۔ زرقانی ص۷۴ ج ۲

کہ وہاں کے لوگ اسلام قبول کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا،" مجھے وہاں کے لوگوں سے خطرہ ہے" ابو براء نے اطمینان دلاتے ہوئے کہا کہ میں ضامن ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہمراہ صحیح قول کے مطابق ستر قرّاء[۱] اور حُفّاظ کو روانہ فرما دیا۔

سوال :- ان کا سردار کس کو بنایا گیا؟

جواب :- حضرت منذر بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کو۔

سوال :- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط دشمنِ خدا عامر بن طفیل کے نام لکھا تھا وہ کس کے ذریعہ اس تک پہونچایا گیا۔ اور اس نے خط لیجانے والے کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب :- حضرت انس رضؓ کے ماموں حرام بن ملحان رضؓ کے ذریعہ خط بھیجا گیا۔ عامر بن طفیل نے خط کو دیکھا تک نہیں، مگر ایک آدمی کو اشارہ کر کے خط لانے والے کو قتل کرا دیا۔[۳]

سوال :- حرام بن ملحان رضؓ کے قاتل کا نام بتائیے؟

جواب :- جبار بن سلمیٰ۔

سوال :- اس دستہ کا نتیجہ کیا رہا؟

جواب :- صحابۂ کرام کی یہ مقدس جماعت بیر معونہ تک پہونچی تھی کہ چند قبائل نے اکٹھا ہو کر ظلم کیا اور ایک کے علاوہ تمام حضرات کو شہید کر ڈالا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

---

[۱] چالیس اور تیس کی تعداد بھی روایت میں آئی ہے۔ مدارج النبوۃ قسط، ص۱۲۶

[۲] اسی لئے اس کا نام سریۃ القرّاء بھی بتایا گیا ہے۔

[۳] قتل ہوتے وقت آپ رضؓ نے فرمایا" فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ " رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا قاتل (جبار بن سلمیٰ) کے دل پر اس جملہ نے اثر ڈالا تو وہ خدمت نبوی میں آکر مشرف باسلام ہو گیا۔ رحمۃ للعالمین ج ۱ ص۱۱۴

سوال :- ان کو شہید کرنے میں کن کن قبیلوں کا ہاتھ تھا ؟

جواب :- عامر، قبیلہ رُعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عُصیہ کا ہاتھ تھا۔

سوال :- بیر معونہ میں تمام حفاظِ قرآن شہید کر دیئے گئے تھے ایک بچ گئے تھے ان کا نام بتائیے ؟

جواب :- ان کا نام حضرت کعب[۱] بن زید بن نجار رضی اللہ عنہ ہے۔

سوال :- اس دردناک واقعہ کی اطلاع مدینہ میں کس نے پہونچائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ردعمل ظاہر فرمایا ؟

جواب :- حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے اطلاع پہونچائی۔[۱] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے سخت رنج اور صدمہ پہونچا اور آپؐ نے رُعل، ذکوان عُصیہ قبائل کے لئے نماز فجر میں ایک ماہ تک بددعا فرمائی[۲]

سوال :- یہ المناک حادثہ کب پیش آیا ؟

جواب :- ماہ صفر ۴ھ میں۔

## غزوۂ بنی نضیر[۳]

سوال :- غزوۂ بنو نضیر کب ہوا اور مدینہ کا خلیفہ کس کو بنایا گیا ؟

جواب :- ماہ ربیع الاول ۴ھ میں ہوا۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ

---

[۱] انکو بھی ارادتاً نہیں چھوڑا گیا بلکہ یہ زخمی ہوکر لاشوں کے درمیان بے ہوش پڑے تھے ظالموں نے سوچا کہ مُردہ ہیں اسلئے چھوڑ کر چلے گئے۔ بعد میں ان کو ہوش آیا تو وہاں سے اٹھ گئے اور مدت تک زندہ رہے۔ پھر غزوۂ خندق میں شہید ہوئے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۶۳۹۔

[۲] الرحیق المختوم ص ۴۵۷ [۳] صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۸۸۔ [۴] اللہ نے اس غزوہ کے سبب پوری سورۂ الحشر نازل فرمائی۔ حضرت ابن عباس کا فرمان ہے کہ سورۂ حشر کو سورۂ بنی نضیر کہا کرو صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۷۵۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بنایا گیا۔

سوال :- غزوۂ بنونضیر کی نوبت کیوں آئی ؟

جواب :- اس وجہ سے کہ انھوں نے اُس معاہدہ کو توڑ دیا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ آتے ہی ان سے فرمایا تھا۔

سوال :- بنونضیر نے عہد شکنی کس طرح کی ؟

جواب :- نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں قومی چندہ[1] کے سلسلے میں تشریف لے گئے تھے۔ تو ان لوگوں نے آپ کو پتھر گرا کر مارنا چاہا۔ مگر آپ کو جبرئیل امین کے ذریعے خبر دیدی گئی۔

سوال :- آپ کے اوپر پتھر گرانے کے لئے کون بدبخت تیار ہوا تھا ؟

جواب :- عمرو بن جُحاش[2] یہودی تیار ہوا۔

سوال :- اس غزوہ کی کیفیت بیان کرو ؟

جواب :- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہود کی سازش کا علم ہو گیا تو آپ نے محمد ابن مسلمہ رضؓ کو ان کے پاس روانہ فرمایا۔ اور ان کو کہلا بھیجا کہ تم مدینہ سے

---

[1] اس کا واقعہ اس طرح ہوا کہ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضؓ جب بیر معونہ سے واپس تشریف لا رہے تھے تو راستہ میں ان کو بنو کلاب کے دو آدمی ملے آپؓ نے ان کو قتل کر دیا حالاں کہ ان کے پاس امان نامہ تھا مگر حضرت عمروؓ کو علم نہیں تھا جب ان کے قتل کی اطلاع جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا مجھے ان دونوں کی دیت ضرور دینی ہوگی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی دیت کے لئے چندہ کرنے یہود کے پاس پہونچے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۴۲۱

[2] جیم کے ضمہ کے ساتھ۔ مدارج النبوۃ قسط ۷ ص ۱۲۱

نکل جاؤ۔ دس دن کی مہلت ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی ملیگا تو اس کو قتل کر دیا جائیگا۔ بنو نضیر مدینہ سے نکلنے پر تیار ہو گئے۔ مگر عبداللہ بن ابی نے ان کو بھڑکایا کہ تم یہاں سے نہ نکلو اور مسلمانوں کے خلاف ڈٹ جاؤ۔ ہم بھی تمھاری مدد کریں گے۔ چنانچہ بنو نضیر جلاوطن ہونے کے بجائے جنگ پر آمادہ ہو گئے تب آپؐ صحابہ کو لیکر جنگ کے لئے نکل پڑے اور بنو نضیر کا محاصرہ کر لیا۔ وہ لوگ قلعہ بند ہو کر پتھر اور تیر برساتے رہے۔ مگر اسلامی محاصرہ برابر جاری رہا۔ بالآخر بنو نضیر کو مدینہ سے نکلنے پر ہی مجبور ہونا پڑا۔

سوال:۔ بنو نضیر کا محاصرہ کتنے دن جاری رہا؟

جواب:۔ پندرہ روز تک یا ایک قول کے مطابق صرف ۶ روز جاری رہا[۱]

سوال:۔ بنو نضیر یہاں سے نکل کر پھر کہاں آباد ہوئے؟

جواب:۔ ان میں سے اکثر خیبر جاکر آباد ہو گئے اور کچھ شام چلے گئے[۲]

سوال:۔ ان کے کیا کیا ہتھیار مسلمانوں کو ملے؟

جواب:۔ پچاس زرہیں، پچاس خُود، تین سو پچاس تلواریں[۳]

سوال:۔ انکی زمین جاگیر کا کیا ہوا؟

جواب:۔ وہ بھی بحق رسولؐ ضبط کر لی گئیں[۴]

---

[۱] الرحیق المختوم ص ۴۶۱ [۲] سیرۃ المصطفٰے ج ۱ ص ۴۲۳ [۳] الرحیق المختوم ص ۴۶۲

[۴] بنو نضیر کے باغات، زمین اور مکانات خالص رسول اللہؐ کا حق تھا۔ کیونکہ یہ مال اللہ نے آپکو عطا فرمایا۔ مسلمانوں نے بزورِ شمشیر اس کو فتح نہیں کیا آپؐ نے اپنے اختیارِ خصوصی سے اس ساری جائداد کو صرف مہاجرینِ اولین پر تقسیم فرما دیا۔ انصاریوں میں سے ابو دُجانہ اور سہل بن حُنَیف کو کچھ حصہ عطا فرمایا۔ اور ایک چھوٹا سا ٹکڑا خاص اپنے لئے رکھا جس سے ازواجِ مطہرات کا خرچ نکلتا تھا۔ الرحیق المختوم ص ۴۶۲۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- بنو نضیر کے سرداروں کے نام کیا کیا ہیں ؟ یہ کہاں جاکر آباد ہوئے تھے ؟

جواب :- حُی بن اخطب ، کنانہ بن الربیع اور سلاّم بن ابی الحُقیق۔ یہ بھی خیبر میں جاکر آباد ہوئے۔

سوال :- اس غزوہ میں بنو نضیر کے دو آدمی اسلام لائے تھے۔ ان کے نام بتائیے؟

جواب :- یامین بن عُمیر ، ابوسعید بن وہب رضی اللہ عنہما[1]

## "غزوۂ نجد"

سوال :- غزوۂ بنو نضیر کے بعد جمادی الاولیٰ ۴ھ میں کونسا غزوہ ہوا ؟

جواب :- غزوۂ نجد[2] ہوا۔

سوال :- غزوۂ نجد کی کیفیت بیان کیجئے ؟

جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ بنی محارب اور بنی ثعلبہ آپ ؐ کے مقابلے کے لئے فوج جمع کر رہے ہیں۔ جب ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تعاقب کے لئے نکلے اور نجد تک پہونچ گئے۔ مخالفین ڈر کر بھاگ گئے

---

[1] ان کے مال و اسباب کو ہاتھ نہیں لگایا گیا یہ اپنی املاک پر قابض رہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۴۲

[2] مؤرخین نے اس موقع پر غزوۂ ذات الرقاع کا نام لیا ہے مگر مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری نے تردید کرتے ہوئے لکھا کہ تاریخی حقائق سے یہ تو پتہ چلتا ہے کہ جمادی الاولیٰ ۴ھ میں نجد میں ایک غزوہ پیش آیا۔ مگر یہ کہنا کہ یہی غزوہ ذات الرقاع ہے بچند وجوہ صحیح نہیں کیونکہ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق غزوۂ ذات الرقاع میں حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہما موجود تھے۔ حالانکہ حضرت ابوہریرہ رضؓ ۷ھ میں مشرف باسلام ہوئے اور حضرت ابوموسیٰؓ بھی ۷ھ میں ہی حبشہ سے مدینہ پہونچے تھے۔ پس ضروری ہے کہ غزوۂ ذات الرقاع کا وقوع غزوۂ خیبر کے بعد ہی ہوا ہو۔ دیکھئے الرحیق المختوم ص ۴۶۲۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور لڑائی کی نوبت نہیں آئی۔

سوال:۔ اس غزوہ میں کتنے صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ؟

جواب:۔ چار سو صحابہ ساتھ تھے[1]

سوال:۔ اس غزوہ میں مدینہ کا خلیفہ کس کو بنایا گیا ؟

جواب:۔ حضرت ابوذر غفاری یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو[2]

سوال:۔ اس مشرک کا نام بتلایئے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر قبضہ کر کے آپ کو یہ کہا تھا کہ آپ کو اب کون بچائے گا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "اللہ"۔ پھر آپ کے قبضہ میں تلوار آئی تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمایا تھا جس سے متاثر ہو کر وہ مسلمان ہو گیا تھا۔؟

جواب:۔ اس کا نام غورث بن حارث تھا[2]

سوال:۔ غزوۂ نجد سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھاٹی میں قیام فرمایا تھا اور دو صحابہ کو حفاظت کے لئے مقرر فرمایا تھا ان دونوں کے نام بتایئے ؟

جواب:۔ عباد بن بشر، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما۔

سوال:۔ عباد بن بشرؓ اور عمار بن یاسرؓ میں سے وہ کون سے صحابی ہیں جو قرار داد کے مطابق اول نصفِ شب میں جاگے اور نماز کی حالت میں انکے جسم پر تین تیر لگے مگر اس کے باوجود انھوں نے نماز توڑنا گوارہ نہ کیا۔؟

جواب:۔ وہ عباد بن بشر رضی اللہ عنہ تھے[3]

---

[1] سات سو، آٹھ سو کا بھی قول ہے۔ سیرۃ المصطفےٰ ج ۲ ص ۲۴۵ بحوالہ زرقانی [2] اصح السیر ص ۱۴۵

[2] زرقانی ج ۲ ص ۹۱ بعض روایات میں اس کا نام دعثور بھی بتایا گیا ہے۔

[3] سیرۃ المصطفےٰ ج ۱ ص ۲۴۷۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# غزوۂ بدر ثانیہ

سوال:۔ غزوۂ بدرِ ثانیہ کب ہوا ؟

جواب:۔ ماہ شعبان ۴ھ (جنوری ۶۲۶ء) میں[1]

سوال:۔ غزوۂ بدر دوم کی نوبت کیوں آئی ؟

جواب:۔ گذشتہ سال جنگِ احد سے واپسی پر ابوسفیان سے وعدہ ہو چکا تھا کہ آئندہ سال بدر میں لڑائی ہوگی۔

سوال:۔ اس غزوہ میں مسلمان فوج کی تعداد اور لشکرِ ابوسفیان کی تعداد کیا تھی ؟

جواب:۔ مسلمان ڈیڑھ ہزار اور مشرکین دو ہزار تھے۔

سوال:۔ اس غزوہ میں مدینہ کا منتظم کس کو بنایا گیا اور فوج کا جھنڈا کس کو دیا گیا؟

جواب:۔ مدینہ کے منتظم عبداللہ بن رواحہ رض تھے اور فوج کے علمبردار حضرت علی رض تھے[2]

سوال:۔ اس غزوہ کا نتیجہ کیا رہا ؟

جواب:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کے بدر میں آٹھ روز تک مقیم رہے اور ابوسفیان کا انتظار کرتے رہے۔ مگر ابوسفیان لشکر لیکر مرّالظہران تک پہونچا مسلمانوں کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ بالآخر بغیر لڑائی کے یہ حیلہ بنا کر واپس ہو گیا کہ یہ سال قحط اور خشکی کا ہے۔ اس وقت جنگ وجدال مناسب نہیں[3]

سوال:۔ غزوۂ بدر ثانیہ کے اور کیا کیا نام ہیں ؟

---

[1] الرحیق المختوم ص۴۶۵ [2] ایضاً

[3] مقام بدر میں ایک بازار لگتا تھا مسلمانوں نے وہاں تجارت کی اور خوب نفع اٹھایا اور خیر و برکت کے ساتھ مدینہ واپس ہوئے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۴۸

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- غزوۂ بدرِ موعد، غزوۂ بدرِ اُخریٰ، غزوۂ بدرِ صُغریٰ، غزوۂ بدرِ دوم ہیں لہ

سوال :- اس غزوہ سے پہلے مسلمانوں کو خوف زدہ کرنے کی غرض سے ابوسفیان نے کیا پروپیگنڈہ کیا تھا ؟

جواب :- ایک شخص نعیم بن مسعود نامی مدینہ جا رہا تھا۔ اسکو مال دینے کی شرط پر یہ کہا کہ مدینہ میں شہرت کر دے کہ اہل مکہ نے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیئے بہت بڑی فوج تیار کر رکھی ہے لہذا تمھارے لئے بہتر یہی ہے کہ قریش کے مقابلہ کے لئے نہ نکلو۔

سوال :- ابوسفیان کے اس پروپیگنڈے کا اثر مسلمانوں پر کیا ہوا ؟

جواب :- مسلمانوں کے جوشِ ایمان میں ترقی ہوئی اور "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" کہتے ہوئے بدر کی طرف روانہ ہو گئے۔ ۲ہ

## واقعاتِ متفرقہ ۴ھ

سوال :- واقعۂ رجیع میں ہے کہ جب حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا جانے لگا تو ابوسفیان نے انکو قسم دے کر پوچھا تھا کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارے بدلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کریں اور تمھیں چھوڑ دیں۔ اس وقت حضرت زید رضی نے کیا جواب دیا تھا ؟

جواب :- حضرت زید نے اپنے تیور بدلتے ہوئے کہا کہ خدا کی قسم مجھے یہ بھی گوارا نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر میں کوئی کانٹا چبھے اور میں اپنے گھر بیٹھا رہوں ۳ہ

---

لہ ماخوذ کتبِ سیر۔ اس غزوہ کی پوری تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو زاد المعاد ج ۱ ص ۱۱۲

۲ہ سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۴۸۔ ۳ہ ابن ہشام ج ۲ ص ۱۷۱۔

سوال :۔ حضرت زید کو کس نے شہید کیا ؟

جواب :۔ صفوان کے غلام نسطاس نے۔[1]

سوال :۔ ۴ھ میں کل کتنے غزوے ہوئے اور کتنے دستے روانہ کئے گئے ؟

جواب :۔ کل تین غزوے ہوئے (جن کا بیان ابھی ہوچکا ہے) اور پانچ دستے روانہ کئے گئے۔

سوال :۔ ان سرایا کے نام بتائیے جو ۴ھ میں ہوئے ؟

جواب :۔ (۱) سریۂ ابوسلمہ[2] (۲) سریۂ عبداللہ بن اُنیس (۳) سریۂ رجیع
(۴) سریۂ بیر معونہ[3] (۵) سریۂ عمرو بن امیہ ضمری۔

سوال :۔ وہ کون سے صحابی ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ یہود کی زبان سیکھ لیں۔ مجھے ان کے پڑھنے پر اطمینان نہیں ؟

جواب :۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ[4]

سوال :۔ واقعاتِ مذکورہ کے علاوہ جو اہم واقعات اس سن میں پیش آئے ان کا مختصر خاکہ پیش کیجئے ؟

جواب :۔ (۱) ماہ جمادی الاول میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت عبداللہ بن عثمانؓ بن عفان نے چھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔[5]

(۲) ماہ شعبان میں امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی۔

(۳) ماہ رمضان المبارک میں ام المساکین حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا سے آقائے دوجہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔

---

[1] نسطاس بعد میں چل کر مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ الاصابہ فی احوال الصحابہ ج ۳ ص ۵۵۲ [2] اس کا دوسرا نام سریۂ قطن بھی ہے [3] اس کا نام طرز صفر بھی نقل کیا جاتا ہے۔ [4] تاریخ طبری ج ۳ ص ۴۲ علامہ شبلی رح فرماتے ہیں کہ حضرت زید نے صرف پندرہ روز میں انکی زبان (عبرانی) سیکھ لی تھی۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۳۹۴
[5] ان کی تفصیل سیرۃ النبی، تاریخ طبری، ابن ہشام وغیرہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۴) ماہِ شوال میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔

(۵) اسی سال حضرت زید بن ثابت رضؓ کو یہود کی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا تھا۔

(۶) مشہور قول کی بنا پر پردہ کا حکم بھی اسی سال نازل ہوا۔[1]

(۷) ابن اسحاق کا کہنا ہے کہ شراب کی حرمت کا حکم اسی سال غزوہ بنی نضیر میں نازل ہوا۔[2]

# ۵ھ

## غزوۂ دُومۃ الجَندل[3]

سوال :۔ غزوۂ دومۃ الجندل کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کب روانہ ہوئے تھے ؟

جواب :۔ ۲۵ ربیع الاول ۵ھ میں۔[4]

سوال :۔ غزوۂ دومۃ الجندل کا سبب کیا ہوا ؟

جواب :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاعات ملی کہ دُومۃ الجندل کے قریب جو قبائل آباد ہیں وہ قافلوں پر ظلم کرتے ہیں اور مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے وہاں ایک بڑی فوج بھی جمع ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خروج

---

[1] بعض کا قول ہے کہ پردہ کا حکم ۳ھ اور بعض کے قول کے مطابق ۵ھ میں آیا فتح الباری ج ۱ ص ۳۲۲

[2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۲۵

[3] اصل لغت دُومہ دال پر پیش اور جَندل جیم اور دال کے زبر کے ساتھ ہے۔ یہ ایک قلعہ کا نام ہے اور دَومہ بفتح دال بقول بعض محدثین یہ حمص کے قریب ایک قریہ ہے یہاں سے دمشق کا فاصلہ پانچ رات اور مدینہ کا پندرہ رات ہے۔ اصح السیر ص ۱۴۷ الرحیق المختوم ص ۴۶۷

[4] زرقانی ج ۲ ص ۹۵

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فرمایا۔

سوال:۔ اس موقع پر مدینہ کا خلیفہ کس کو بنایا گیا۔؟

جواب:۔ حضرت سباع بن عرفطہ غفاری رضی اللہ عنہ کو [۱]

سوال:۔ اس غزوہ میں مجاہدینِ اسلام کی کتنی تعداد تھی؟

جواب:۔ ایک ہزار تھی۔

سوال:۔ دومۃ الجندل کا راستہ بتانے کے لئے بنو عذرہ کے ایک آدمی کو ساتھ لیا گیا تھا اس کا نام بتائیے؟

جواب:۔ اس کا نام "مذکور" تھا [۲]

سوال:۔ غزوۂ دومۃ الجندل میں لڑائی ہوئی یا نہیں۔ اور نتیجہ کیا رہا؟

جواب:۔ ابھی اسلامی لشکر دومۃ الجندل پہونچا بھی نہ تھا کہ وہ لوگ بھاگ گئے۔ ان کے کچھ مویشی ہاتھ لگے۔ اور بلا جدال وقتال اسلامی لشکر مدینہ پہونچا۔

سوال:۔ یہ اسلامی لشکر کس تاریخ کو مدینہ پہونچا تھا۔؟

جواب:۔ ۲۰ ربیع الثانی ۵ھ کو [۳]

# غزوۂ بنی المُصطَلِق [۴]

سوال: غزوۂ مُرَیسیع [۵] اور غزوۂ بنی المصطلق دو غزوے ہیں یا ایک ہی؟

---

[۱] اصح السیر ص۱۴۷ [۲] الرحیق المختوم ص۲۶۷ [۳] طبقات ابن سعد ج ۲ ص۴۴۔ زرقانی ج ۲ ص۹۵ پر اس غزوہ کی تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔

[۴] مُصْطَلِق میم کے پیش، طٰ کے زبر اور لام کے زیر کے ساتھ ہے۔ بنی خزاعہ کے ایک شخص جذیمہ بن سعد کا لقب ہے، جسکی اولاد کو بنو المصطلق کہتے ہیں۔ اس طرح یہ قبیلہ بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

[۵] مُرَیسیع میم کا پیش، راء کا زبر، ی ساکن س کا زیر ہے۔ بنی خزاعہ کے چشمہ کا نام ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- ایک ہی غزوہ کے دو نام ہیں۔

سوال :- غزوۂ مُریسیع کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے کب روانہ ہوئے تھے؟

جواب :- ۲ر شعبان ۵ھ بروز دوشنبہ۔[1]

سوال :- اس غزوہ کو غزوۂ مُریسیع اور غزوۂ بنی المصطلق کیوں کہتے ہیں؟

جواب :- یہ غزوہ مُریسیع مقام پر ہوا تھا۔ اس کی جانب نسبت کرتے ہوئے غزوہ مریسیع کہتے ہیں اور لڑائی بنو المصطلق سے ہوئی تھی اسلئے غزوۂ بنو المصطلق کہتے ہیں۔

سوال :- اس غزوہ کا سبب کیا ہوا؟

جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی کہ حارث بن ضرار سردار بنی المصطلق نے اپنی قوم اور دوسرے قبائل کو جمع کیا ہے اور مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری میں ہے۔

سوال :- ان صحابی کا نام بتائیے جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خبر کی تحقیق کے لئے بھیجا تھا کہ حارث بن ضرار مدینہ پر حملہ کی تیاری کر رہا ہے؟

جواب :- ان کا نام بُرَیدہ بن حُصَیب اسلمی رضؓ ہے[2]

سوال :- اُن ازواجِ مطہرات کا نام بتائیے جو اس غزوہ میں آپؐ کے ساتھ تھیں؟

---

[1] مورخین کے یہاں اس غزوہ کے سنِ وقوع میں اختلاف ہے۔ ابن اسحاق کا قول ۶ھ کا ہے اور موسیٰ بن عقبہ ۴ھ کے قائل ہیں۔ ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ یہ غزوہ شعبان ۵ھ میں ہوا حافظ عسقلانیؒ نے اسی قول کو صحیح کہا ہے تفصیل دیکھئے فتح الباری ج ۷ ، ص ۳۳۲۔ اصح السیر ص ۱۴۸

[2] بُرَیدہ بے کا پیش اور را کا زبر حُصَیب بروزنِ قریش بصیغہ تصغیر ہے انھوں نے آکر بتایا تھا کہ خبر صحیح ہے تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نکلنے کا حکم دیا۔ اصح السیر ص ۱۴۹۔ علامہ شبلیؒ نے فرمایا ہے کہ تحقیقات کے لئے جو صحابی بھیجے گئے تھے ان کا نام زید بن حُصَیب تھا سیرۃ النبی ج ۱ ص ۴۱۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔

سوال :۔ اس موقع پر مدینہ میں قائم مقام کس کو بنایا گیا ؟

جواب :۔ حضرت زید بن حارثہ یا حضرت ابوذر غفاری رضؓ کو [۱]

سوال :۔ اس غزوہ میں دشمنانِ اسلام کا کیا نقصان ہوا ؟

جواب :۔ ان کے دس آدمی مارے گئے اور باقی جنکی تعداد تقریباً چھ سو تھی گرفتار ہوئے [۲]

سوال :۔ اس غزوہ میں کیا مالِ غنیمت ہاتھ لگا ۔ ؟

جواب :۔ دو ہزار اونٹ ، پانچ ہزار بکریاں ہاتھ آئیں [۳]

سوال :۔ گرفتار ہونے والوں میں ایک عورت ایسی بھی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئی ۔ وہ کس کی بیٹی تھی اور اس کا نام کیا تھا ؟

جواب :۔ وہ بنوالمصطلق کے سردار حارث [۴] بن ضرار کی بیٹی تھی ان کا نام حضرت جویریہ رضؓ تھا ۔

سوال :۔ حضرت جویریہ رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے کس کے حصے میں آئی تھیں ؟

جواب :۔ حضرت ثابت بن قیس رضؓ کے حصہ میں آئی ۔

---

[۱] بعض مورخین کا قول ہے کہ نمیلہ بن عبداللہ لیثی کو خلیفہ بنایا گیا اصح السیر ص ۱۴۹ [۲] سیرۃ النبی ج ا ص ۴۱۴

[۳] سیرۃ المصطفیٰ ج ا ص ۵۱ [۴] حارث بن ضرار اسی غزوہ کے بعد اسلام لے آئے تھے ۔ واقعہ یوں ہوا کہ یہ اپنی بیٹی جویریہ کے فدیہ کے لئے بہت سارے اونٹ لیکر مدینہ پہنچے اور دو اونٹ عمدہ قسم کے ایک گھاٹی میں چھپا دئے تاکہ واپسی میں ان کو لے لوں ۔ مدینہ میں حاضر ہوکر اونٹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے اور کہا کہ یہ میری بیٹی کا فدیہ ہے ۔ آپ انھیں آزاد کریں ۔ آپ نے فرمایا وہ دو اونٹ کہاں ہیں جو گھاٹی میں چھپائے تھے ۔ حارث رضؓ یہ کہتے ہوئے اسلام لے آئے کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس بات کی اللہ ہی نے آپ کو خبر دی ہے ۔ الاصابہ ترجمہ حضرت حارث بن ضرار ج ۴ ص ۲۶۵

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ حضرت ثابت بن قیسؓ نے حضرت جویریہ کے ساتھ کیا سلوک کیا اور نتیجہ کیا ہوا ؟

جواب :۔ انھوں نے حضرت جویریہ سے کہا کہ اگر تم اتنی رقم ادا کردو تو تم آزاد ہو۔ (مکاتبہ بنایا) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تعاون لینے گئیں۔ آپؐ نے آزادی کی رقم ادا کرکے اپنی زوجیت میں لے لیا۔

سوال :۔ حضرت جویریہ سے نکاح کرنے کا صحابہ کرام پر کیا اثر پڑا ؟

جواب :۔ خاندانِ بنوالمصطلق کے قیدی جو صحابہ نے غلام بنائے تھے وہ سب آزاد کر دئے گئے اور صحابہ رضؓ نے کہا کہ جس خاندان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کرلی ہو وہ غلام نہیں ہو سکتا۔[1]

سوال :۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے اس بیٹے کا نام بتائیے جو اسلام کا شیدائی اور حقیقت میں اللہ کا بندہ تھا اور جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ مُریسیع سے واپسی میں یہ کہا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ میرے باپ کے قتل کا حکم دینے والے ہیں اگر اجازت ہو تو میں خود اپنے باپ کا سر قلم کرکے آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں ؟ اور یہ نوبت کیونکر آئی تھی ؟

جواب :۔ بیٹے کا نام بھی عبداللہ تھا۔ اور یہ نوبت اسلئے آئی تھی کہ غزوۂ مُریسیع کے سفر میں ایک چشمہ پر ایک انصاری اور ایک مہاجر کے درمیان جھگڑا ہوگیا تھا انصاری نے "یاللانصار" کا نعرہ لگایا اور مہاجر نے "یاللمہاجرین" کہہ کر آواز دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاہلیت کی سی آوازیں سُنیں تو ان کی سخت تردید کی۔ عبداللہ بن ابی نے کہا کہ یہ لوگ ہم پر حاکم ہو گئے ہیں۔ خدا کی قسم مدینہ پہونچ کر عزت والا (عبداللہ بن ابی) ذلیل کو (مسلمانوں کو) نکال باہر

---

[1] سیرۃ النبیؐ ج ۱ صـ ۴۱۸ ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کریگا. عمر فاروق کو جلال آیا تو انھوں نے اس منافق کی گردن مارنے کی اجازت طلب کی. مگر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رہنے دو، لوگ یہ سمجھیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں. اسی موقع پر اس منافق کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے باپ کو قتل کرنے کی پیش کش کی تھی[1]

## واقعۂ اِفک

سوال :- واقعۂ افک کس واقعہ کو کہتے ہیں اور یہ واقعہ کب ہوا ؟

جواب :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقین نے العیاذ باللہ بدکاری کی تہمت لگائی تھی. اور اس میں چند سادہ لوح مسلمان بھی انکے شریک ہو گئے تھے. اسی کا نام واقعۂ افک (بہتان کا واقعہ) ہے. یہ واقعہ ۵ھ میں غزوہ بنو المصطلق سے واپسی پر ہوا.

سوال :- غزوۂ بنو المصطلق سے واپسی پر حضرت عائشہ رضہ ہار گم ہونے کی[2] وجہ سے پیچھے رہ گئی تھیں. پھر کس کے اونٹ پر سوار ہو کر آئیں ؟

جواب :- حضرت صفوان بن معطل[3] کے اونٹ پر سوار ہو کر آئیں.

---

[1] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۵۲۳، و ص۵۸۰ [2] مشہور تو یہی ہے کہ ہار گم ہو گیا تھا. مگر حضرت مولانا ادریس صاحبؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ قضائے حاجت کیلئے گئیں تھیں وہاں ہار ٹوٹ گیا جو نگینوں کا تھا. ان نگینوں کو جمع کرنے میں دیر ہو گئی قافلہ کوچ کر گیا. جس ہودج میں آپؓ سوار تھیں اسکو اونٹ پر رکھ لیا گیا تھا اور کسی کو احساس نہ ہوا کہ حضرت عائشہ رضہ اسمیں نہیں ہیں کیونکہ آپ بہت دبلی پتلی تھیں. [3] یہ قافلہ کی گری پڑی چیز اٹھانے کے لئے پیچھے رہا کرتے تھے. انھوں نے حضرت عائشہ کو دیکھ کر انا للہ پڑھا جس کی وجہ سے حضرت عائشہ نے فوراً اپنا منھ ڈھانپ لیا اس استرجاع کے علاوہ کوئی کلمہ حضرت عائشہ نے انکی زبان سے نہ سنا چنانچہ ان کا فرمان ہے "واللہ ما کلمنی کلمۃً ولا سمعت منہ کلمۃً غیر استرجاعہ" تفصیل دیکھیے سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص۵۹۰، فتح الباری ج ۸ ص۳۵۴.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:۔ ان سادہ لوح صحابہ کے نام بتائیے جو تہمت میں منافقین کے ساتھ شریک تھے؟

جواب:۔ حضرت حسّان بن ثابت، حضرت مسطح بن اثاثہ، حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم[1]

سوال:۔ حضرت عائشہ رضؓ کی برارت کے لئے قرآن کریم میں کتنی آیتیں نازل ہوئیں، اور کونسی؟۔

جواب:۔ برارتِ عائشہ کے لئے دس آیتیں نازل کی گئیں۔ وہ سورۃ النور آیت ۱۱ تا ۲۰ دوسرا رکوع ہے اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ (الیٰ آخرہ)

سوال:۔ ان دو صحابہ کا نام بتائیے جن سے آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضؓ کے متعلق اس وقت مشورہ فرمایا تھا جبکہ وحی میں تاخیر ہوتی گئی۔ اور ایک باندی سے عائشہ کے متعلق پوچھ تاچھ کی تھی اس کا نام بھی بتائیے؟

جواب:۔ حضرت اسامہؓ اور حضرت علیؓ سے مشورہ فرمایا اور اس باندی کا نام بریرہؓ تھا[2]

## "غزوہ خندق"

سوال:۔ ۵ھ کا سب سے بڑا واقعہ کیا ہے؟

جواب:۔ خندق یا احزاب کا غزوہ۔

سوال:۔ جس غزوہ کے موقعہ پر مدینہ کے ارد گرد خندق کھودی گئی تھی اس غزوہ کا نام کیا ہے؟

جواب:۔ اس کو غزوۂ احزاب اور غزوۂ خندق کہتے ہیں۔

سوال:۔ مدینہ کے ارد گرد خندق کھودی گئی تھی اس وجہ سے اس غزوہ کا نام خندق ہوا۔ مگر غزوۂ احزاب کیوں کہتے ہیں؟

---

[1] اصح السیر ص ۱۵۲ [2] ایضاً

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ اس لڑائی میں قبائلِ عرب کی بہت سی جماعتیں شریک ہوئی تھیں۔ جماعتوں کو عربی زبان میں احزاب کہتے ہیں۔ اسلئے غزوۂ احزاب (جماعتوں کی لڑائی) نام پڑا۔

سوال :۔ یہ غزوہ کب ہوا ؟

جواب :۔ شوال یا ذی قعدہ ۵ھ میں ہوا[1]۔

سوال :۔ جنگ احزاب کی سازش بنو نضیر کے رؤسا نے کی تھی انکے نام بتائیے ؟

جواب :۔ سلام بن ابی الحقیق، سلام بن مشکم، حی بن اخطب، کنانہ بن الربیع وغیرہ[2]

سوال :۔ غزوۂ خندق میں جمع ہونے والے کفار کی تعداد کیا تھی ؟

جواب :۔ دس ہزار تھی[3]

سوال :۔ کفار مکہ کا سردار اور بنی غطفان کا سردار اس جنگ میں کون تھا ؟

جواب :۔ کفار مکہ کا سردار ابو سفیان اور بنو غطفان کا سپہ سالار عیینہ بن حصن فزاری تھا۔

سوال :۔ اس غزوہ میں مسلمان کتنی تعداد میں تھے ؟

جواب :۔ ان کی تعداد تین ہزار تھی[4]

---

[1] اس غزوہ کے وقوع میں اختلاف ہے۔ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ شوال ۴ھ میں ہوا۔ امام بخاریؒ کا یہی مختار ہے۔ محمد بن اسحاق شوال ۵ھ کے قائل ہیں۔ تمام ائمہ مغازی کا اسی پر اتفاق ہے حافظ ذہبی اور علامہ ابن قیم نے اسی قول کو صحیح اور قابل اعتماد کہا ہے۔ مگر ابن سعد اور واقدی کا کہنا ہے کہ غزوۂ احزاب ذی قعدہ ۵ھ میں ہوا واللہ اعلم۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۱۲

[2] ان یہودیوں نے کفار قریش، بنی غطفان، بنو اسد، فزارہ، بنو مرہ وغیرہ کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا پھر تمام قبائل مل کر مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے نکل پڑے۔ اصح السیر ص ۱۵۷

[3] طبقات ابن سعد ج ۲ قسم اول ص ۴۷ [4] اصح السیر ص ۱۵۹۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنھوں نے خندق کھودنے کی رائے دی تھی؟

جواب:۔ حضرت سلمان[1] فارسی رضی اللہ عنہ۔

سوال:۔ یہ خندق کس نے کھودی تھی اور کتنے دن میں تیار ہوئی؟

جواب:۔ سید الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام نے مل کر کھودی جو جنگ کے لئے آئے تھے، مسلسل محنتوں کے بعد یہ خندق چھ دن یا بیس دن میں تیار ہوئی[2]

سوال:۔ خندق کھودتے ہوئے ایک بھاری چٹان آگئی تھی جو کسی سے نہ ٹوٹی تو پھر اسکو کس نے توڑا تھا؟

جواب:۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

سوال:۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سخت چٹان تین مرتبہ کدال مار کر توڑی اور ہر مرتبہ آپ نے خوشی کی بشارت دی۔ وہ بشارتیں کیا تھیں بالترتیب بتائیے؟

جواب:۔ پہلی ضرب میں آپ نے فرمایا، مجھے ملک شام کی کنجیاں دیدی گئیں، خدا کی قسم میں اس وقت وہاں کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔

دوسری ضرب کے بعد فرمایا، مجھے فارس عطا ہوا ہے، خدا کی قسم میں اس وقت مدائن کا سفید محل اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

تیسری ضرب کے بعد فرمایا، مجھے یمن کی کنجیاں دیدی گئیں، واللہ میں اسوقت

---

[1] حضرت سلمان پہلے آتش پرست تھے، ملک فارس کے رہنے والے تھے۔ ان کا پہلا نام مآبہ بن بوذخشان بن مورسلان بن بہبودان تھا۔ یہ سنہ ۱ھ میں مسلمان ہو گئے تھے اور اپنے کو سلمان ابن اسلام کہا کرتے تھے۔ ان کی عمر بہت زیادہ ہوئی۔ اہل علم کا کہنا ہے کہ ساڑھے تین سو سال زندہ رہے لیکن ڈھائی سو سال میں تو کسی کو شک نہیں۔ ترجمہ سلمان۔ اصابہ ج ۲ ص ۶۲

[2] چھ دن کا قول ابن سعد کا ہے اور موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ بیس دن میں فارغ ہوئے۔ مغازی المصطفیٰ ج ۲ ص ۱۵

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اپنی آنکھوں سے صنعاء کے پھاٹک دیکھ رہا ہوں[1]

سوال :- غزوۂ خندق میں مسلسل فاقوں سے مسلمانوں کی کیا حالت ہو رہی تھی ؟

جواب :- کمر سیدھی رکھنے کے لئے حضرات صحابہ رضؓ نے ایک ایک پتھر اپنے پیٹ پر باندھ رکھا تھا۔ اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شکمِ مبارک پر دو پتھر بندھے تھے۔ حفیظ جالندھری نے عجیب ترجمانی کی ہے :

عجب عالم نظر آئے یہاں فاقہ گذاری کے
کہ دو پتھر بندھے تھے پیٹ پر محبوبِ باریؐ کے

سوال :- خندق مدینہ کی کس سمت کھودی گئی اور اس کی گہرائی کتنی رکھی گئی ؟

جواب :- مدینہ کی شمالی سمت میں کھودی گئی۔ اسکی گہرائی پانچ گز تھی[2]

سوال :- خندق کے پار کفار مکہ کتنے دن محاصرہ کیئے پڑے رہے ؟

جواب :- تقریباً ایک ماہ تک[3]

سوال :- وہ کونسا غزوہ تھا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نمازیں قضا ہوگئیں تھیں ؟

جواب :- غزوۂ خندق تھا۔

سوال :- غزوۂ خندق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نمازیں قضا ہوگئی تھیں وہ کونسی نمازیں تھیں ؟

جواب :- ظہر، عصر، مغرب، عشاء[4]

سوال :- اس خندق کی لمبائی کتنی تھی ؟

---

[1] سنن نسائی ج ۲ ص ۵۶ [2] سیرۃ النبی ج ۱ ص ۴۲۱ [3] سیرت النبی ج ۱ ص ۴۲۴ بعض کتبِ سیر میں پندرہ روز کا قول بھی ملتا ہے۔ اور امام واقدی نے پندرہ روز کے قول کو ہی راجح قرار دیا ہے دیکھئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۲۷ [4] الرحیق المختوم ص ۴۷۷

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ اس کی لمبائی بارہ ہزار ہاتھ آج کل کے حساب سے چھ میل تھی[1]

سوال :۔ اس غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرکزِ قیام کہاں تھا ؟

جواب :۔ کوہ سلع کے پاس تھا۔

سوال :۔ اس کافر کا نام بتایئے جس نے خندق پار کرکے "ہَلْ مِنْ مُبَارِزٍ" (ہے کوئی مقابلہ میں آنے والا) کا نعرہ لگایا تھا۔ پھر حضرت علی رضؓ نے اس کا مقابلہ کرکے اسکو جہنم رسید کردیا تھا ؟

جواب :۔ اس کا نام عمرو بن عبدوُدّ تھا[2]

سوال :۔ اس کافر کا نام بتایئے جو خندق پار کرنا چاہتا تھا کہ خندق میں گر پڑا اور مرگیا مشرکین نے دس ہزار درہم کے بدلے اس کی لاش طلب کی تھی۔ مگر اللہ کے رسول ؐ نے فرمایا کہ نہ ہمیں اس خبیث لاش کی ضرورت ہے، نہ درہموں کی بلا کسی معاوضہ کے اس کی لاش ان کے سپرد کردی تھی۔ ؟

جواب :۔ اس کا نام نوفل بن عبداللہ تھا[3]

سوال :۔ غزوۂ خندق کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور عورتوں کو ایک قلعہ میں محفوظ کردیا تھا۔ بتایئے اس قلعہ کی حفاظت کس کے ذمہ تھی ؟

جواب :۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ذمہ تھی۔

سوال :۔ اس صحابیہ کا نام بتایئے جس نے اس یہودی کو قتل کردیا تھا جو اس قلعہ کے اردگرد چکر کاٹ رہا تھا۔ اور جسکو قتل کرنے سے حسان بن ثابت رضؓ نے بھی انکار فرمادیا تھا۔ ؟

---

[1] پیغمبر اسلام [2] یہ ہزار سواروں کے برابر مانا جاتا تھا اور اس وقت اس کی عمر نوّے سال کی تھی۔ سیرۃ المصطفٰی ج ۲ ص۲۲۲ [3] زرقانی ج ۲ ص۱۱۴

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- اس کا نام حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب تھا[1]۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔

سوال :- ان صحابی کا نام بتایئے جنھوں نے اس غزوہ میں مخالفینِ اسلام کے درمیان پھوٹ ڈالی تھی۔ ؟

جواب :- نعیم بن مسعود اشجعی رضی اللہ عنہ[2]

سوال :- خندق کے پار کفار نے جو محاصرہ کر رکھا تھا اس کا خاتمہ کس طرح ہوا ؟

جواب :- اولاً تو نعیم بن مسعود کی گفتگو سے ان کے درمیان بددلی پھیل گئی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسا طوفان بھیجا جس سے ان کے خیمہ اکھڑ گئے ہانڈیاں الٹ گئیں، طنابیں اپنی جگہ نہ رہیں۔ کڑکتی سردی پڑنے لگی۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا لشکر بھیجا جس نے ان سب کو ہلا ڈالا۔ بس پھر تو یہ وہاں سے بھاگتے ہی بنے[3]

سوال :- ان صحابی کا نام بتایئے جن کو طوفان آنے کے بعد غزوۂ خندق میں کفار کی خبر لانے کے لئے بھیجا گیا تھا

جواب :- حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ[4]

---

[1] حضرت صفیہ رضہ نے قتل کرکے حضرت حسان رضہ سے کہا کہ وہ مرد ہے، میں تو ہاتھ نہیں لگاؤنگی آپ اس کے ہتھیار اُتار لایئے حضرت حسان رضہ نے فرمایا ہمیں اس کے ہتھیار اور سامان کی ضرورت نہیں۔ اس واقعہ کا اتنا اثر یہود پر پڑا کہ پھر اس قسم کی جرأت نہ کی، ابن ہشام ج ۲ ص ۲۲۸

[2] ان کا اسلام ابھی ظاہر نہ ہوا تھا۔ اسلئے عقلی تدبیروں سے انھوں نے مخالفین میں ال کر پھوٹ ڈالدی جو محاصرہ ختم ہونے کا ایک ذریعہ بنی۔ تفصیل کے لئے مراجعت کیجئے فتح الباری ج ، ص ۳۰۹ اصح السیر ص ۱۶۱ و ص ۱۶۲

[3] الرحیق المختوم ص ۴۸۶ [4] اصح السیر ص ۱۶۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ اس غزوہ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حالات کے پیش نظر بنو غطفان سے معاہدہ کرنا چاہا کہ مدینہ کی پیداوار کا ایک ثُلث ان کو دیدیا جائیگا. تو وہ دو صحابی کون تھے جنھوں نے مشورہ کے وقت آپؐ سے عرض کیا تھا کہ "کفر کی حالت میں بھی کوئی شخص ہم سے کچھ نہ لے سکا اور اب تو اسلام نے ہمارا درجہ بہت بلند کر دیا ہے" (اب کیسے دیں گے؟)

جواب :۔ وہ دو صحابی حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما تھے[۱]

سوال :۔ جب کفار جنگ احزاب سے ناکام واپس ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جملہ فرمایا تھا ؟

جواب :۔ "اَلْاٰنَ. نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا." اب ہم ان پر حملہ کریں گے وہ ہم پر حملہ نہیں کر سکیں گے[۲]

سوال :۔ اس غزوہ میں مشرکین میں سے کتنے قتل ہوئے ؟ اور کون کون ؟

جواب :۔ تین آدمی قتل ہوئے۔ نوفلؔ بن عبداللہ، عمروؔ بن عبدوُدّ، منبہؔ بن عبید۔

سوال :۔ غزوۂ احزاب میں کتنے مسلمان شہید ہوئے ؟

جواب :۔ چھ یا آٹھ مسلمان.

سوال :۔ ان صحابہ کے نام گنائیے جو جنگِ احزاب میں شہید ہوئے ؟

جواب :۔ (۱) سعد بن معاذ رضؓ (۲) انس بن اوس رضؓ (۳) عبداللہ بن سہل رضؓ (۴) طفیل بن نعمان رضؓ (۵) ثعلبہ بن عنمہ رضؓ (۶) کعب بن زید رضؓ

---

[۱] محاصرہ کی سختی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو انصار ہمت ہار جائیں۔ اسلئے آپ نے معاہدہ کا ارادہ فرمایا مگر جب صحابہ کا استقلال دیکھا تو آپ مطمئن ہو گئے، اور معاہدہ نہ کیا۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۴۲۵

[۲] یہ جملہ اسلام میں اقدامی جہاد کا واضح ثبوت ہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۲۶ بحوالہ بخاری شریف۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۷) قیس بن زید رضؓ (۸) عبداللہ بن ابی خالد رضؓ [۱]

## غزوۂ بنو قریظہ

سوال:۔ غزوۂ احزاب کے بعد یہودیوں کے کس قبیلہ پر حملہ کیا گیا؟

جواب:۔ بنو قریظہ پر[۲]

سوال:۔ بنو قریظہ پر حملہ کیوں کیا گیا؟

جواب:۔ اسلئے کہ اس قبیلہ نے بھی بنو نضیر اور بنو قینقاع کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدہ کو توڑ دیا تھا۔

سوال:۔ جب بنی قریظہ کی عہد شکنی کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپؐ نے تحقیقِ حال کے لئے کن صحابہ کو روانہ فرمایا تھا اور انھوں نے واپس آکر کیا بتایا؟

جواب:۔ حضرت سعد بن معاذ، سعد بن عبادہ، عبداللہ بن رواحہ اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم کو روانہ فرمایا۔ انھوں نے آکر بتایا کہ عہد شکنی کی خبر واقعی صحیح ہے[۳]

سوال:۔ بنو قریظہ کا سردار کون تھا؟

جواب:۔ کعب بن اسد یہودی۔

سوال:۔ غزوہ بنی قریظہ کب ہوا؟

جواب:۔ ماہ ذیقعدہ ۵ھ یوم چہارشنبہ میں[۴]

---

[۱] سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۲۷ علامہ منصور پوری نے نقشہ غزوات و سرایا میں شہدائے احزاب کی تعداد دس نقل کی ہے۔ رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۹۱

[۲] اس حملہ میں جبرئیل امین مع فرشتوں کے شریک تھے تفصیل کے لئے دیکھئے البدایۃ النہایہ ج ۴ ص ۱۱۶ ابن ہشام ج ۲ ص ۱۴۵ [۳] الرحیق المختوم ص ۱۸۴ [۴] زرقانی جلد ۲ ص ۱۲۶

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:۔ اس غزوہ میں مدینہ کا انتظام کس کے سپرد کیا گیا؟

جواب:۔ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضؓ کے سپرد کیا گیا[1]

سوال:۔ وہ کون سے صحابی ہیں جن کو بنی قریظہ نے مشورہ کے لئے بلایا تھا؟

جواب:۔ ابو لبابہ بن عبدالمنذر۔

سوال:۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنھوں نے اپنے کو ایک غلطی کے احساس میں مسجد نبوی کے ستون سے باندھ دیا تھا؟ اور بیس دن تک اسی طرح بندھے رہے تھے؟

جواب:۔ ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ[2]

سوال:۔ وہ کون سے صحابی ہیں جنکے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کو فرمایا تھا "قوموا الی سیدکم" اپنے سردار کی تعظیم کے لئے اٹھو۔؟

جواب:۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ۔

سوال:۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنکو بنی قریظہ نے اپنا فیصل مقرر کیا تھا؟

جواب:۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ۔

سوال:۔ حضرت سعد معاذ رضؓ نے بنو قریظہ کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا تھا؟

جواب:۔ مرد قتل کر دئے جائیں، عورتیں بچے غلام بنا لئے جائیں اور مال تقسیم کر دیا جائے[3]

سوال:۔ وہ جلیل القدر صحابی کون ہیں جن کے مرنے سے عرش خداوندی بھی ہل گیا اور ستر ہزار فرشتوں نے انکے جنازہ میں شرکت فرمائی؟

جواب:۔ وہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہیں[4]

---

[1] الرحیق المختوم ص۴۸۸    [2] تفصیل کے لئے دیکھئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص۲۲۱-۲۲۰

[3] البدایہ والنہایہ ج۴ ص۱۲۸    [4] استیعاب لابن عبدالبر ج ۲ ص۲۶

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:۔ بنوقریظہ کی صرف ایک عورت کو قتل کیا گیا تھا اس کا نام بتائیے؟

جواب:۔ اس کا نام بُنانہ تھا۔ (حکم قرظی کی بیوی تھی)

سوال:۔ بُنانہ کس جرم میں قتل کی گئی تھی؟

جواب:۔ اس نے کوٹھے سے چکی کا ایک پاٹ گرایا تھا جس سے خلاّد بن سوید رضؓ شہید ہوئے[1]

سوال:۔ بنوقریظہ کا کتنے دن محاصرہ کیا گیا تھا۔ اور ان کا انجام کیا ہوا؟

جواب:۔ پچیس دن (تقریباً ایک ماہ) محاصرہ کیا گیا۔ انجام کار تمام بنوقریظہ گرفتار ہوئے۔ اور ان کے مرد جنکی تعداد چار سو اور چھ سو کے درمیان تھی قتل کئے گئے[2]

# واقعاتِ متفرقہ ۵ھ

سوال:۔ ۵ھ میں اور کیا واقعات پیش آئے ان کا مختصر ذکر کیجئے؟

جواب:۔ (۱) پردہ کا حکم نازل ہوا۔ (۲) منھ بولے بیٹے کی بیوی سے (بعد الانقطاع) نکاح کی اجازت دی گئی۔ (۳) حدِ قذف کا حکم آیا۔ (۴) تیمم کا حکم بھی اسی سال آیا۔ (۵) حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔ (۶) کُل چار غزوے ہوئے[3] (۷) صرف ایک سریہ ہوا جس کو سریۂ عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں۔

---

[1] عیون الاثر ص۸۰ ج ۲۔ [2] الرحیق المختوم ص۴۹۲ تا ص۴۹۶

[3] ان کا ذکر تفصیل سے آگیا ہے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# سنہ ۶ھ

# صلح حدیبیہ

سوال :۔ سنہ ۶ھ کا سب سے بڑا واقعہ کیا ہے ؟

جواب :۔ صلح حدیبیہ

سوال :۔ حدیبیہ کیا ہے۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیوں تشریف لے گئے تھے ؟

جواب :۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے اس کے قریب گاؤں بھی اسی نام سے مشہور ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیارتِ کعبہ کی غرض سے مکہ مکرمہ تشریف لے جا رہے تھے۔ تو آپؐ نے یہاں قیام فرمایا [1]

سوال :۔ اس سال مکہ مکرمہ جانے کا سبب کیا ہوا ؟

جواب :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خواب میں دکھایا گیا کہ آپؐ اور آپ کے اصحاب مکہ مکرمہ میں امن کے ساتھ داخل ہوئے اور عمرہ کر کے بعض صحابہ نے سر منڈایا اور بعض نے بال کٹوائے [2]

صحابہ کرام کو اس خواب کی اطلاع ہوئی تو زیارتِ بیت اللہ کے لئے بےچین و بےتاب ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عمرہ کا ارادہ فرما لیا۔

---

[1] اب اس جگہ کا نام شُمَیسِیَہ ہے۔ اسی کے قریب جبل الشمیسی نامی ایک پہاڑ ہے اسی مناسبت کیوجہ سے شُمیسیہ کہنے لگے۔ یہ جگہ مکہ مکرمہ سے مغربی جانب تقریباً ۲۱، ۲۲ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

[2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۵۲۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- عمرہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کب روانہ ہوئے۔

جواب :- یکم ذی قعدہ ۶ھ کو [1]

سوال :- اس موقع پر کتنے صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ؟

جواب :- چودہ سو یا پندرہ سو صحابہ [2]

سوال :- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی جانب تشریف لے جارہے تھے تو آپ کی اونٹنی کس مقام پر بیٹھ گئی تھی اور اس اونٹنی کا نام کیا تھا ؟

جواب :- اونٹنی کا نام قصویٰ تھا۔ حدیبیہ کے پاس "ثنیۃ المرار" میں بیٹھ گئی تھی [3]

سوال :- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مقام پر پہونچے تو قریش کے منصوبوں کی اطلاع دینے کیلئے کون شخص آپ کے پاس آیا ؟

جواب : قبیلہ خُزاعہ کا سردار بُدیل بن ورقار [4]

سوال :- ان صحابی کا نام بتائیے جنکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارادہ کی اطلاع دینے کے لئے حضرت عثمان غنی رضؓ سے پہلے کفار مکہ کے پاس بھیجا تھا ؟

جواب :- حضرت خراش ابن امیہ رضؓ کو۔

سوال :- حدیبیہ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضؓ کو اپنا سفیر بنا کر مکہ بھیجنا چاہا تو انھوں نے کس کے بارے میں مشورہ دیا تھا ؟

---

[1] فتح الباری ج ۷ ص ۳۲۹ ۔ [2] تعداد میں روایات مختلف ہیں۔ صحیحین میں براء بن عازب کا قول چودہ سو کا اور صحیحین ہی میں جابر بن عبداللہ کی روایت پندرہ سو کی ہے۔ تفصیل زرقانی ج ۲ ص ۱۸۰ پر دیکھی جا سکتی ہے۔ [3] اصح السیر ص ۱۷۴ [4] بدیل بن ورقار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلصین میں سے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ پوشیدہ مسلمان تھے۔ حق یہ ہے کہ ان کا قبیلہ بنی خزاعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طرفدار تھا۔ اسی بنا پر جو سازشیں مسلمانوں کے خلاف ہوا کرتی تھیں انکی یہ اطلاع دیدیا کرتے تھے۔ اصح السیر ص ۱۷۵ ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب:۔ حضرت عثمان غنی رضؓ کے بارے میں۔

سوال:۔ حضرت عثمان غنی رضؓ حدیبیہ سے کس کی حمایت میں مکہ پہونچے تھے؟

جواب:۔ اپنے ایک عزیز ابان بن سعید[1] بن العاص کی حمایت میں۔

سوال:۔ کفار مکہ کی طرف سے گفتگو کرنے کے لئے سب سے پہلے کون آیا تھا؟

جواب:۔ عروہ[2] بن مسعود ثقفی۔

سوال:۔ عروہ بن مسعود ثقفی بات چیت میں بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پر ہاتھ ڈالتا تھا تو اسکو کس نے دھمکی دی تھی؟

جواب:۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ[3] رضؓ نے۔

سوال:۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیبیہ میں کس کو گالی دی اور کیوں؟

جواب:۔ عروہ بن مسعود کو گالی دی تھی۔ کیونکہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا کہ یہ تمھارے ساتھ جو بھیڑ ہے۔ لڑائی کے وقت یہ گرد کی طرح اُڑ جائیگی[4] اس پر حضرت صدیق اکبر رضؓ کو غصہ آیا اور سخت لہجہ میں فرمایا۔ کیا ہم رسول اللہؐ کا ساتھ چھوڑ دینگے؟

---

[1] اکثر اربابِ سیر نے یہی نام ذکر کیا ہے۔ مگر مولانا صفی الرحمان مبارکپوری نے تحریر فرمایا ہے کہ سعید بن عاص حضرت عثمان کو مکہ لیکر گئے۔ انکی تحریر میں ابان کا ذکر نہیں۔ دیکھیے الرحیق المختوم ص۳۲۳۔

[2] یہ ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے۔ بعد میں مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ رحمۃ للعالمین ص۲۳ ج ۱

[3] یہ عروہ بن مسعود کے بھتیجے تھے انھوں نے اس لئے اسکو دھمکی دی کہ عروہ کا یہ فعل مسلمانوں کے نزدیک خلاف ادب تھا۔

[4] گالی کے الفاظ احادیث میں موجود ہیں، "اُمْصُصْ بِظَرَ اللّاتِ" یعنی تو جا کر لات کی پیشابگاہ چاٹ۔ صدیق اکبر رضؓ کی یہ گالی بھی جوشِ عقیدت اور کمالِ محبت کی دلیل ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:۔ عروہ بن مسعود کی واپسی کے بعد بنی کنانہ کے ایک شخص نے خدمت نبوی میں جانا چاہا۔ مگر قربانی کے جانور دیکھ کر وہ واپس ہوگیا۔ اور اس نے کفار مکہ سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) واقعی عمرہ کی غرض سے آئے ہیں۔ انکو ہرگز نہ روکا جائے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں اس شخص کا نام کیا تھا؟

جواب:۔ اس کا نام حُلَیس[1] بن علقمہ تھا۔

سوال:۔ قریش نے معاملات صلح طے کرنے کے لئے خدمت نبوی میں کس کو بھیجا تھا؟

جواب:۔ سُہیل بن[2] عمرو کو۔

سوال:۔ ان صحابی کا نام بتائیے جو شرائط صلح قلمبند فرما رہے تھے؟

جواب:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

سوال:۔ صلح حدیبیہ کی شرائط کیا تھیں۔؟

جواب:۔ (۱) مسلمان اس سال واپس چلے جائیں۔ اگلے سال مکہ آکر تین روز قیام کریں اور عمرہ کرکے واپس ہو جائیں۔

(۲) دس سال تک لڑائی بند رہیگی۔ عہ

---

لہ بروزن قریش۔ یہ حبشیوں کا سردار تھا۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ صـ۳۶۰
یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اکثر مؤرخین نے حلیس کے آنے کا ذکر عروہ کے بعد کیا ہے۔ مگر الرحیق المختوم صـ۵۲ پر عروہ سے پہلے ان کے آنے کا ذکر ہے۔ واللہ اعلم۔

لہ یہ قریش کے زبردست خطیب اور عقلمند شخص تھے۔ یہ بھی بعد میں شرف باسلام ہو گئے تھے۔
رحمۃ للعالمین ج ۱ صـ۲۳

عہ یہ امن کا پیش خیمہ اور اسلام کے ناجنگ معاہدہ کا بہترین تصور تھا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۳) قریش کا کوئی آدمی آپ کے پاس آئے تو آپ اسے واپس کرینگے اور کوئی مسلمان ہمارے پاس آئیگا تو ہم اسے واپس نہیں کریں گے۔

(۴) قبائلِ عرب کو اختیار ہوگا کہ فریقین میں سے جس کے معاہدہ میں شریک ہونا چاہیں۔ ہو جائیں۔ چنانچہ اگر کوئی فریق دوسرے فریق میں شامل قبیلہ پر حملہ کرے گا تو یہ حملہ خود فریق پر زیادتی متصور ہوگا۔ (اس دفعہ کی رُو سے بنو بکر قریش میں اور بنو خزاعہ مسلمانوں میں مل گئے۔)

سوال:۔ سہیل بن عمرو نے معاہدہ لکھتے وقت کن کن باتوں پر اعتراض کیا تھا؟

جواب:۔ حضرت علی رضؓ نے شروع میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھا تو اس نے اعتراض کیا اور "باِسْمِکَ اللّٰھُمَّ" لکھوایا۔ اور جب یہ لکھا "ہذا ما قاضیٰ علیہ محمد رسول اللہ" تو اس نے اعتراض کیا کہ اگر ہم انکو اللہ کا رسول مانتے تو جھگڑا ہی کچھ نہ تھا۔ صرف محمد بن عبداللہ" لکھو۔ اس جگہ محمد بن عبداللہ لکھا گیا۔[ا]

سوال:۔ تمام شرائطِ صلح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منظور کرتے رہے، تو یہ دبی ہوئی صلح کس سے ضبط نہ ہو سکی؟

جواب:۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے

سوال:۔ اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کیا بات چیت ہوئی؟

---

[ا] روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم فرمایا کہ "محمد رسول اللہ" کا لفظ کاٹ کر "محمد بن عبداللہ" لکھو۔ حضرت علی نے فرمایا مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پھر خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مٹایا۔ پھر اس میں اختلاف ہے کہ محمد بن عبداللہ خود آپؐ نے تحریر فرمایا۔ یا حضرت علی رضؓ سے لکھوایا۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ راجح یہ ہے کہ بطور معجزہ حضورؐ نے خود لکھا۔ اور علامہ ابن حجرؒ کا کہنا ہے کہ حضرت علی کو لکھنے کا حکم فرمایا۔ اصح السیر ص ۱۷۸

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب:۔ عمر فاروق نے حمیتِ حق ہی کی وجہ سے پیچ و تاب کے عالم میں یہ مکالمت کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ:۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، کیا آپ خدا کے سچے فرستادہ نہیں ہیں۔؟

محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔ کیوں نہیں۔!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ:۔ کیا ہم سچے مسلمان نہیں؟

محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔ کیوں نہیں!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ:۔ کیا وہ لوگ مشرک نہیں ہیں؟

محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔ کیوں نہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ:۔ پھر ہم یہ دین کے معاملے میں دب کر معاہدہ کیوں کر رہے ہیں؟

محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا سچا رسول ہوں میں اس کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر رہا ہوں ـــــ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

سوال:۔ صلح کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں کتنے دن قیام فرمایا؟

جواب:۔ تین دن[1]

سوال:۔ ابھی صلحنامہ لکھا ہی جا رہا تھا کہ مکہ سے ایک مسلمان فرار ہو کر مسلمانوں میں آ گئے اور فریاد کی مگر صلح کی دفعات کی وجہ سے ان کو واپس کرنا پڑا اور ان سے فرمایا کہ صبر کرو اللہ جلد ہی تمہارے لئے کوئی سبیل نکالیگا ان کا نام کیا تھا؟

---

[1] سیرۃ النبی ج ۱ ص ۴۵۸

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- اُن کا نام ابو جندل[1] تھا۔ (یہ سہیل کے بیٹے تھے)

سوال :- صلح کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو قربانی کا حکم فرمایا تو کوئی بھی آمادہ نہ ہوا تو ازواجِ مطہرات میں سے کس نے تدبیر بتائی اور وہ تدبیر کیا تھی؟

جواب :- حضرت ام سلمہ[2] رضی اللہ عنہا نے تدبیر بتائی۔ تدبیر یہ تھی کہ آپ خود باہر جا کر قربانی کریں اور بال منڈوائیں۔ تمام صحابہ ایسا ہی کرینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا[3]

سوال :- بیعتِ رضوان کس بیعت کا نام ہے؟

جواب :- حدیبیہ میں جب یہ خبر ملی کہ حضرت عثمان کو مکہ میں قتل کر دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ سے ببول کے نیچے جاں نثاری کی بیعت لی تھی۔ اسی کا نام بیعتِ رضوان ہے۔

سوال :- بیعتِ رضوان میں جس صحابی نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اُن کا نام بتائیے؟

جواب :- ابو سنان اسدی رض[4]

سوال :- بیعتِ رضوان کے موقع پر ایک صحابی نے تین مرتبہ بیعت کی تھی ان کا نام کیا تھا؟

جواب :- حضرت سلمہ بن الاکوع رض[5]

سوال :- اس بیعت میں صرف ایک آدمی جو منافق تھا شریک نہ ہو سکا اس کا نام کیا تھا؟

---

[1] الرحیق المختوم ص۵۲۶

[2] اس سفر میں یہی آپ کے ساتھ تھیں۔ الرحیق المختوم ص۵۲۷

[3] سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص۳۶۵ [4] اصح السیر ص۱۷۵ [5] ایضاً

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ اس کا نام جد بن قیس تھا۔

سوال :۔ بیعتِ رضوان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کو کس کا دایاں ہاتھ قرار دیا تھا۔ اور ان کی جانب سے بیعت کی تھی ؟

جواب :۔ حضرت عثمان غنی رضہ کا ہاتھ قرار دیا اور ان کی طرف سے بیعت فرمائی تھی۔

سوال :۔ حضرت عثمان غنی رضہ کو جب مکہ بھیجا گیا تو کیا خبر پھیلی اور اس خبر کی حقیقت کیا تھی ؟

جواب :۔ خبر پھیل گئی کہ حضرت عثمان رضہ قتل کر دئے گئے۔ مگر یہ خبر غلط تھی۔

سوال :۔ صلح حدیبیہ کو اللہ نے فتح مبین کہا ہے اس کی کیا دلیل ہے۔ ؟

جواب :۔ قرآن کریم کی آیت اسی کے بعد اتری تھی " اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔ لہ۔

سوال :۔ حدیبیہ سے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہونچ گئے تو وہ کونسے مسلمان تھے جو مشرکین کی قید و بند سے بھاگ کر مدینہ پہنچے تھے اور ان کو کفار کے مطالبہ پر واپس کر دیا گیا تھا۔ ؟

جواب :۔ حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ۔

سوال :۔ حضرت ابو بصیر رضہ کو جب مکہ کے دو شخصوں کے ساتھ کر دیا گیا تو ابو بصیر رضہ

---

لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت صحابہ کو سنائی۔ صحابہ اس صلح کو شکست سمجھے ہوئے تھے۔ دریافت فرمایا، اے اللہ کے رسولؐ کیا یہ فتح ہے؟ آپؐ نے قسم کھا کر فرمایا بیشک یہ عظیم الشان فتح ہے۔ نتائج نے ثابت کر دیا کہ یہ فتح مبین ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاسی کردار بھی دنیا کے سامنے آگیا۔ صلح حدیبیہ کس طرح فتح مبین ثابت ہوئی اس کے لئے تاریخ کی طویل کتابیں ملاحظہ فرمائیے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لے نجات کی کیا صورت نکالی۔؟

جواب:۔ ان میں سے ایک کو مار دیا اور دوسرا فرار ہو گیا۔ اور خود سمندر کے کنارے پر ٹھہر گئے۔ لہ

## سلاطین کو اسلامی دعوت

سوال:۔ صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کس اہم کام کا آغاز کیا؟

جواب:۔ امیروں اور بادشاہوں کو دینی دعوت دینے کا کام شروع فرمایا۔

سوال:۔ سلاطین کو اسلامی دعوت کیسے دی گئی۔ ؟

جواب:۔ خطوط کے ذریعہ۔

سوال:۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطوط بھیجنے کا پروگرام بنایا تو آپ کو مہر بنوانے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ اس مشورہ پر کیسے عمل ہوا۔

جواب:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر "محمد رسول اللہ" نقش تھا۔ یہی انگوٹھی مہر کا کام دیتی تھی۔

سوال:۔ اس انگوٹھی پر "محمد رسول اللہ" کے نقش کی کیا شکل تھی ؟

جواب:۔ یہ شکل تھی " محمد رسول اللہ " ٹلہ (اللہ اوپر، محمد نیچے، درمیان میں رسول)

سوال:۔ نجاشی شاہ حبش کے پاس کون خط لے کر گئے تھے ؟

جواب:۔ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رض

سوال:۔ نجاشی کا نام کیا تھا اور اس نے نامۂ مبارک کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟

---

لہ ابو بصیر یہاں پڑے رہے۔ رفتہ رفتہ ستر آدمیوں کا ایک جتھا یہاں جمع ہو گیا۔ بلکہ علامہ سہیلی کے قول کے مطابق تین سو آدمی یہاں جمع ہو گئے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۶۷ بحوالہ زرقانی ج ۲ ص ۲۰۳

ٹلہ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۷۳۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- نجاشی کا نام اصحمہ بن اَبجَز تھا۔ اس نے نامۂ مبارک کو آنکھوں پر رکھا اور اسلام کی دعوت قبول کرتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب[1] کے ہاتھ پر بیعت کی۔

سوال :- حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضؓ کس کے پاس خط لیکر گئے تھے ؟

جواب :- جریج بن متی[2] کے پاس جس کا لقب مقوقس تھا (مصر و اسکندریہ کا بادشاہ تھا)

سوال :- مقوقس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدایا و تحائف بھیجے تھے ان کی تفصیل بتائیے ؟

جواب :- دو لونڈیاں[3]۔ ایک کا نام ماریہ قبطیہ اور دوسری کا نام سیرین تھا۔ ایک خچر جس کا نام دُلدُل[4] تھا۔

سوال :- ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کے پاس خط لیجانے کے لئے کس کا انتخاب کیا گیا تھا ؟

جواب :- حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کا۔

سوال :- خسرو پرویز نے نامۂ مبارک کے ساتھ کیا سلوک کیا ؟

جواب :- اس نے نامۂ مبارک کو دیکھتے ہی چاک کر ڈالا[5]

---

[1] حضرت جعفرؓ اس کے یہاں مہمان تھے۔ ہجرتِ حبشہ کے موقع پر یہاں آئے تھے پھر فتح خیبر کے وقت مدینہ پہونچے۔ دیکھئے الرحیق المختوم ص۵۸۶ [2] یہ نام علامہ منصور پوریؒ نے رحمۃ للعالمین ج ۱ ص۱۵۱ پر ذکر فرمایا ہے ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے اس کا نام بنیامین بتایا ہے۔ ملاحظہ ہو رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی ص۱۴۱

[3] ماریہ قبطیہ کو آپ نے اپنے پاس رکھا اور سیرین کو حضرت حسان بن ثابت انصاری کے حوالہ کر دیا۔

[4] یہ خچر حضرت امیر معاویہ رضؓ کے زمانہ تک رہا۔ زاد المعاد ج ۲ ص۶۱۔ [5] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا، اللہ اسکی بادشاہت کو پارہ پارہ کرے۔ کچھ دنوں کے بعد ہی اسکی سلطنت پارہ پارہ ہو گئی خود اس کے بیٹے شیرویہ نے اسکو قتل کر دیا اور خود بادشاہ بن گیا۔ فتح الباری ج ۸ ص۱۲۶

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ شاہِ روم ہرقل کے پاس کس نے خط پہونچایا تھا ؟
جواب :۔ حضرت دحیہ کلبی رضؓ نے ۔
سوال :۔ قیصرِ روم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کس سے گفتگو کی تھی ؟
جواب :۔ ابوسفیان بن حرب سے ۔
سوال :۔ بحرین کے حاکم منذر بن ساوی کو کس کے ذریعہ خط پہنچایا گیا ؟۔
جواب :۔ حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ۔
سوال :۔ ہوزہ بن علی (حاکم یمامہ) کے پاس کون خط لیکر گئے تھے ؟
جواب :۔ حضرت سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ ۔
سوال :۔ حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ کس کے پاس خط لیکر گئے تھے ؟
جواب :۔ دمشق کے حاکم حارث بن شمر غسانی کے پاس ۔
سوال :۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط شاہِ عمان (جیفر) اور اس کے بھائی عبد کے پاس بھیجا تھا. بتایئے اس خط کو لیجانے والے کون تھے ۔؟
جواب :۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ۔
سوال :۔ جن بادشاہوں کے پاس نامہ ہائے مبارک بھیجے گئے. ان میں سے کس نے خدمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدایا بھیجے ؟
جواب :۔ مقوقس (حاکم مصر واسکندریہ) نے ۔
سوال :۔ جن بادشاہوں کو خطوط کے ذریعہ اسلام کی دعوت دیگئی ان میں سے کس کس نے اسلام قبول کیا ۔ ؟
جواب :۔ شاہ عمان جیفر اور اس کے بھائی عبد نے ۔ یمن کے حاکم باذان نے ، بحرین کے والی منذر بن ساوی نے اور حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اسلام قبول کیا ۔ لہ

---

لہ ماخوذ از کتب سیرت ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ سلاطین کے نام خطوط کس تاریخ اور کس سن میں بھیجے گئے ؟

جواب :۔ یکم محرم الحرام ۷ھ میں [1]

## "غزوۂ غابہ [2] یا غزوۂ ذی قرد"

سوال :۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنکو غزوۂ ذی قرد میں جھنڈا سونپا گیا ؟

جواب :۔ حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ [3]

سوال :۔ اس موقعہ پر مدینہ کا انتظام کس کے سپرد کیا گیا ؟

جواب :۔ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضؓ کے سپرد کیا گیا۔

سوال :۔ اس غزوہ کی نوبت کیوں آئی ؟

جواب :۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام رباح کے ہمراہ اپنے اونٹ چرنے کے لئے بھیجے تھے۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضؓ بھی ساتھ تھے۔ عبدالرحمٰن فزاری نے آپؐ کے اونٹوں پر چھاپہ مار دیا اور ان سب کو ہانک لے گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کے ساتھ اس کا تعاقب فرمایا۔

سوال :۔ اس غزوہ کے خصوصی کارپرداز کون ہیں ؟

جواب :۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ [4]

---

[1] یہ تاریخ مولانا محمد میاں صاحب نے تاریخ الاسلام درسی حصہ دوم میں متعین کی ہے۔

[2] غابہ کے معنی جنگل کے ہیں۔ یہاں وہ جنگل مراد ہے جہاں اللہ کے رسولؐ کے اونٹ رہا کرتے تھے۔ اس غزوہ کا نام غزوۂ ذی قرد بھی ہے۔ مدینہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ایک چشمہ تھا اس کو ذی قرد کہا جاتا تھا اصح السیر ص۱۶۵

[3] الرحیق المختوم ص۵۷۰ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ جھنڈا سعد بن زید رضؓ کو سونپا گیا دیکھئے اصح السیر ص۱۶۶

[4] تفصیل دیکھئے۔ صحیح بخاری ۲ ص۶۰۳ باب غزوۂ ذات قرد

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ وہ کون صحابی ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ ہمارے سب سے بہتر شہسوار ہیں ؟

جواب :۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ [۱]

سوال :۔ یہ غزوہ کب ہوا ؟

جواب :۔ صلح حدیبیہ کے بعد غزوۂ خیبر سے تین دن قبل۔

سوال :۔ اس غزوہ میں دو صحابی شہید ہوئے ان کے اسمار گرامی بتائیے ؟

جواب :۔ ایک اُخرم (محرز بن نضلہ) دوسرے وقاص مدلجی [۲]

## "غزوۂ بنی لحیان" [۳]

سوال :۔ اس غزوہ کا ماحصل بتائیے :

جواب :۔ بنی لحیان نے اصحاب رجیع کے ساتھ جو کچھ بدسلوکی کی تھی اس کا ذکر آچکا ہے۔ اس مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسو مہاجرین وانصار کو لیکر اس ارادہ سے نکلے کہ بنو لحیان کو سزا دیں۔ مقصد کو پوشیدہ رکھنے کے لئے آپ نے شام کی طرف رُخ فرمایا اور دوسرے راستے سے بنو لحیان کے منازل میں پہونچے۔ جب بنو لحیان کو معلوم ہوا تو وہ بھاگ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو روز قیام فرما کر واپس ہو گئے۔

---

[۱] زاد المعاد ج ۲ ص ۱۲۰۔ [۲] اصح السیر ص ۱۶۷

[۳] بنو لحیان، حدیبیہ سے قریب ایک وادی غران میں رہا کرتے تھے۔ اصح السیر ص ۱۶۴۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# واقعاتِ متفرقہ ۶ھ

سوال :- حضرت خالد بن ولید رضؓ اور حضرت عمرو بن العاص رضؓ کب مسلمان ہوئے ؟

جواب :- ۶ھ یا ۸ھ میں [1]

سوال :- اس سال کل کتنے غزوے ہوئے اور کتنے دستے روانہ کئے گئے ؟

جواب :- صرف تین غزوے ہوئے۔ غزوۂ ذی قرد یا غابہ، غزوۂ بنی لحیان، غزوۂ حدیبیہ [2]۔ اور پندرہ دستے روانہ کئے گئے۔

سوال :- ۶ھ میں جو دستے روانہ کئے گئے ان کے نام کیا ہیں ؟

جواب :- (۱) سریۂ قرنطا (۲) سریۂ عکاشہ بن محصن یا سریۂ غمر مرزوق (۳) سریۂ ذی القصہ (۴) سریۂ بنو ثعلبہ (۵) سریۂ جموم (۶) سریۂ طرق۔ (۷) سریۂ وادی القری (۸) دومۃ الجندل (۹) سریۂ فدک (۱۰) سریۂ ام قرفہ (۱۱) سریۂ عبداللہ بن رواحہ (۱۲) سریۂ عمرو بن امیہ (۱۳) سریۂ عرینیین (۱۴) سریۂ خبط (۱۵) سریۂ عیص [3]

---

[1] ان کے زمانۂ اسلام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ صفر ۸ھ میں اسلام لائے۔ بعض کا کہنا ہے کہ خیبر کے بعد ۸ھ میں مسلمان ہوئے۔ یہ اختلاف سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۵۲ پر منقول ہے۔ مگر علامہ شبلی رح نے ان کے اسلام لانے کا واقعہ ۶ھ کے تحت نقل کیا ہے۔ دیکھئے سیرۃ النبی ج ۱ ص ۴۶۳۔ [2] ان کا ذکر تفصیل سے آچکا ہے۔

[3] سرایا کی تفصیل کے لئے مطولات کی طرف رجوع کیجئے۔ ہم نے یہ نام رحمۃ للعالمین اور الرحیق المختوم سے اخذ کئے ہیں۔ اخیر کے دو سریوں کا تذکرہ صرف الرحیق المختوم میں ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# سنہ ۷ھ

## "غزوۂ خیبر"[1]

سوال :- غزوۂ خیبر کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے کب روانہ ہوئے ؟

جواب :- اخیر محرم الحرام سنہ ۷ھ میں[1]

سوال :- غزوۂ خیبر میں اسلامی فوج کی تعداد کیا تھی. تفصیل سے بتائیے ؟

جواب :- سولہ سو (۱۶۰۰) تھی۔ چودہ سو پیدل اور دو سو سوار تھے[3]

سوال :- اس غزوہ میں کونسی زوجۂ مطہرہ آپ ؐ کے ساتھ تھیں ؟

جواب :- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا[4]

سوال :- خیبر کی لڑائی کی ضرورت کیوں پڑی ؟

جواب :- خیبر یہودیوں کی بستی تھی۔ یہاں سے یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کیا کرتے تھے. یہود کی دسیسہ کاریوں کا گڑھ، فوجی انگیخت کا مرکز اور جنگ کی آگ بھڑکانے کا مقام خیبر ہی تھا۔ چنانچہ جنگِ احزاب

---

[1] خیبر مدینہ کے شمال میں اسّی یا ساٹھ میل کے فاصلے پر ایک بڑا شہر تھا. یہاں قلعے بھی تھے اور کھیتیاں بھی. اب یہ صرف ایک بستی رہ گئی ہے. الرحیق المختوم ص۱۷ھ

[2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص۴۱۸ [3] یہ تعداد فتح الباری ج ۷، ص۲۵۶ سے مستفاد ہے. مگر مولانا صفی الرحمان صاحب نے قرآن کریم کی آیت " سیقول المخلفون اذا انطلقتم الی مغانم الخ کو پیش کرنے کے بعد پُروثوق لہجہ میں کہا ہے کہ ان کی تعداد صرف چودہ سو تھی۔ دیکھئے الرحیق المختوم ص۱۵ھ۔ [4] زرقانی ج ۲ ص۲۱۷

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اہل خیبر کی سازشوں سے ہوئی۔ ان کی ہی وجہ سے بنو قریظہ بدعہدی پر آمادہ ہوئے۔ یہی نہیں بلکہ معاذ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا پروگرام یہ لوگ بنائے ہوئے تھے۔ لہذا ضروری ہوا کہ ان کے اس مرکز کو ختم کر دیا جائے تاکہ اسلام کی حفاظت ہو اور مسلمانوں کو امن ملے۔

سوال :۔ اس موقع پر مدینہ کا خلیفہ کس کو بنایا گیا ؟

جواب :۔ حضرت سباع بن عرفطہ غفاری رضی اللہ عنہ کو[1]

سوال :۔ سفر خیبر میں ایک مشہور شاعر شعر پڑھتے ہوئے آگے آگے جا رہے تھے ان کا نام بتائیے ؟

جواب :۔ حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ۔

سوال :۔ حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کے اشعار سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں کیا فرمایا ؟

جواب :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں رحمت اور مغفرت کی دعا فرمائی۔[2]

سوال :۔ اسی موقع پر ایک شخص ایمان لائے۔ مدینہ کے خلیفہ حضرت سباع بن عرفطہ نے انکے لئے توشہ فراہم کیا اور وہ خیبر اس وقت پہنچے جبکہ خیبر فتح ہو چکا تھا مگر پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مالِ غنیمت میں شریک کر لیا گیا آپ ان کا نام بتا سکتے ہیں۔ ؟

---

[1] ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ نُمیلہ بن عبداللہ لیثی رضہ کو خلیفہ بنایا گیا۔ مگر یہ روایت راجح نہیں۔ دیکھئے زاد المعاد ج ۲ ص ۱۳۳

[2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۲۱۴۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اللہ کے رسول جب کسی کو خاص دعائے مغفرت دیتے تو وہ ضرور شہید ہو جاتا چنانچہ حضرت عامر بن اکوع اسی غزوہ میں مَرحَبُ نامی پہلوان سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۸۰

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- وہ حضرت ابوہریرہ رضؓ تھے[1]

سوال :- خیبر کے قلعوں کی تعداد کتنی تھی اور ان میں کتنے جنگی مرد رہا کرتے تھے ؟

جواب :- قلعوں کی تعداد دس[2] تھی جن میں دس ہزار جنگی مردِ مقیم تھے ۔

سوال :- ان قلعوں کے نام بتاؤ ؟

جواب :- (۱) قلعہ ناعم (۲) قلعہ نطاۃ (۳) حصن صعب بن معاذ (۴) حصن قلعۃ الزبیر[3]۔ ان چاروں کو حصونِ نطاۃ بھی کہتے ہیں ۔

(۵) حصن شن (۶) حصن البر (۷) حصن اُبی۔ یہ تینوں حصونِ شن کے نام سے موسوم تھے ۔

(۸) حصن قموص (۹) حصن وطیح (۱۰) حصن سلالم یا سلام۔ یہ تینوں حصونِ کتیبہ کے نام سے نامزد تھے[4]

سوال :- قلعوں میں سب سے مضبوط قلعہ کون سا تھا ؟ اور اس کا رئیس کون تھا ؟

جواب :- سب سے مضبوط قلعہ قموص تھا اور اس کا رئیس مَرْحَبْ تھا[5]

سوال :- عرب کے مشہور پہلوان مرحب[6] کو کس نے قتل کیا ؟

جواب :- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ۔

---

[1] الرحیق المختوم ص۵۲۳ [2] بعض کتابوں میں قلعوں کی تعداد ۲۰، بھی درج ہے دیکھیے حاشیہ رحمۃ للعالمین ج ۱ ص۲۲۰ [3] اس کا نام حصنِ قُلّہ بھی ہے۔ قُلّہ کے معنی پہاڑ کی چوٹی۔ یہ قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا اس لئے حصن قُلّہ نام ہے۔ اور فتح کے بعد حضرت زبیر رضؓ کے حصہ میں آیا اسوجہ سے اس کا نام قلعۃ الزبیر بھی ہے [4] اس طرح یہ تمام قلعے تین حصوں پر تقسیم ہو گئے (۱) حصونِ نطاۃ (۲) حصونِ شن (۳) حصونِ کتیبہ۔ رحمۃ للعالمین ج ۱ ص۲۲۰ [5] تاریخ یعقوبی ج ۲ ص۵۶ .

[6] یہ پہلوان ایک ہزار سواروں کے برابر مانا جاتا تھا۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص۴۰۴

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- حضرت علی رضؓ کو فاتح خیبر کیوں کہتے ہیں۔؟

جواب :- اسلئے کہ جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا اور قلعہ کا وہ دروازہ جس کو ستر آدمیوں[1] کی جماعت مل کر نہیں ہلا سکتی تھی تنہا انھوں نے اس کو اکھاڑ دیا تھا۔

سوال :- خیبر میں داخل ہو کر آپؐ نے فرمایا تھا کہ کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جو اللہ اور اس کے رسول ؐ سے محبت رکھتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت رکھتے ہیں۔ بتائیے وہ شخص کون تھے۔؟

جواب :- حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

سوال :- وہ کون سا قلعہ تھا جہاں سے مسلمانوں کو بکثرت خوراک اور چربی دستیاب ہوئی اور جس کی فتح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی دعا فرمائی تھی؟

جواب :- قلعہ صعب بن معاذ[2]

سوال :- قلعہ ناعم پر کس نے حملہ کیا تھا۔؟

جواب :- حضرت محمود بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے۔

سوال :- حضرت محمود بن مسلمہ رضؓ چکی کا پاٹ سر پر گرنے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔ بتائیے یہ کس یہودی نے گرایا تھا ؟

جواب :- کنانہ بن الربیع نے[3]

---

[1] روایات میں تعداد مختلف ہے۔ بعض میں سات بعض میں چالیس اور ایک روایت میں ستر کی تعداد ہے۔ مگر علماء نے ان سب روایات کا انکار کیا ہے۔ لیکن مجموعی طور پر ان روایات سے حضرت علی رضؓ کی شجاعت و بہادری کی دلیل ملتی ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے اصح السیر ص۱۹۰ [2] ابن ہشام نے لکھا ہے کہ خیبر میں کوئی ایسا قلعہ نہ تھا جہاں اس قدر خوراک اور چربی ہو۔ دیکھئے ابن ہشام ج۲ ص۲۲۲
[3] سیرۃ النبی ج۱ ص۴۸۵ کنانہ بن ابی الحقیق بھی اسی کا نام ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ کنانہ بن الربیع کو کس نے قتل کیا اور کیوں ؟

جواب :۔ محمد بن مسلمہ نے قتل کیا۔ اس لئے کہ اس نے ان کے بھائی محمود بن مسلمہ کو قتل کیا تھا [۱]

سوال :۔ غزوۂ خیبر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے اور کتنے یہودی مارے گئے ؟

جواب :۔ چودہ یا پندرہ مسلمان شہید ہوئے اور ترانوے ۹۳ کافر مارے گئے [۲]

سوال :۔ فتح کے بعد خیبر کی زمین کا کیا کیا گیا ؟

جواب :۔ یہودیوں کی درخواست پر ان ہی کو دیدی گئی۔ اس شرط پر کہ پیداوار کا نصف حصہ مسلمانوں کو دیا کریں۔

سوال :۔ خیبر کی پیداوار کا نصف حصہ وصول کرنے کے لئے کس کو بھیجا جاتا تھا ؟

جواب :۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو [۳]

سوال :۔ خیبر کے مال کی تقسیم کس طرح کی گئی ؟

جواب :۔ اس کے ۳۶ سو حصے کئے گئے۔ اٹھارہ سو حصے مسلمانوں کی اجتماعی ضروریات کے لئے رکھے گئے اور اٹھارہ سو حصے مسلمانوں میں تقسیم کئے گئے۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی صرف ایک ہی حصہ تھا۔ حقیقت میں یہ اہل حدیبیہ کے لئے ایک عطیہ تھا اور ان کی تعداد چودہ سو تھی اور ان میں دو سو گھوڑ سوار تھے

---

[۱] سیرۃ النبی ج ۱ ص ۴۹۵ بحوالہ الطبری۔ [۲] سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۴۲۸ علامہ منصور پوری نے غزوۂ خیبر میں شہداء کی تعداد اٹھارہ نقل کی ہے دیکھئے رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۹۶ الرحیق المختوم ص ۵۸۹ پر سولہ کی تعداد منقول ہے۔ مولانا صفی الرحمٰن صاحب نے مزید لکھا ہے کہ " مجھے تلاش کرتے ہوئے ۲۳ نام ملے" واللہ اعلم [۳] حضرت عبداللہ پیداوار کو دو حصوں میں تقسیم کرکے یہود سے کہتے کہ جو حصہ چاہو اٹھالو۔ یہود اس عدل سے متاثر ہو کر کہتے تھے کہ " زمین و آسمان ایسے ہی عدل سے قائم ہیں " ابوداؤد باب المساقات۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور اسلام نے گھوڑے کا حصہ الگ رکھا ہے اس لئے ہر گھوڑ سوار کو تین حصے دیئے گئے، کل چھ سو حصے ہوئے، باقی بارہ سو حصے، باقی فوج کو جو پیدل تھی اور جنکی تعداد بارہ سو تھی ایک ایک کر کے دیدیئے گئے۔ اس طرح اٹھارہ سو حصوں کی تقسیم ہوئی۔[1]

سوال :۔ وہ کونسی عورت تھی جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے میں زہر دیا تھا۔؟

جواب :۔ سلام بن مشکم کی بیوی زینب بنتِ حارث[2]

سوال :۔ خیبر میں زہر آلود کھانا کھانے سے ایک صحابی کا انتقال ہو گیا تھا ان کا نام بتایئے۔؟

جواب :۔ حضرت بشر بن برار بن معرور رضی اللہ عنہ۔

سوال :۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس عورت سے شادی فرمائی۔؟

جواب :۔ حیُّ ابن اخطب کی بیٹی صفیہ سے (یہ کنانہ بن الربیع کی بیوی تھی)[3]

سوال :۔ فتح خیبر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کونسے رشتہ دار حبشہ سے تشریف لائے تھے جنکی خوشی میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ میں کہہ نہیں سکتا کہ مجھے فتح کی خوشی زیادہ ہے یا ان کے آنے کی[4]

جواب :۔ وہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضؓ تھے۔

---

[1] زاد المعاد ج ۲ ص ۱۳۸ و ص ۱۳۷ [2] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر ملانے کا علم ہو گیا تھا آپؐ کے سامنے زینب نے اقرارِ جرم کیا اور بروایت بیہقی اسلام قبول کیا اور پھر بشر بن برار کے قصاص میں قتل کی گئیں۔ فتح الباری ج ، ص ۳۸۰ [3] خیبر کے قیدیوں میں شامل تھیں حضرت دحیہ رضؓ کے حصے میں آئی تھیں مگر صحابہ کے اصرار پر آپؐ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح فرمالیا۔ تفصیل دیکھیئے، فتح الباری ج ، ص ۳۶۱ پر [4] زاد المعاد ج ۲ ص ۱۲۹۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ فدک کے یہودیوں کو دعوتِ اسلام دینے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو روانہ فرمایا؟

جواب :۔ حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو

سوال :۔ فدک کے یہودیوں نے کس شرط پر صلح کی تھی؟

جواب :۔ انھوں نے درخواست کی کہ ہمارے اہل وعیال کو امن دیا جائے، ہم تمام مال واسباب چھوڑ کر جلاوطن ہو جائیں گے۔ آپؐ نے یہ درخواست منظور فرمالی اور فدک کی زمین اس کی نصف پیداوار دینے کی شرط پر انکو دیدی گئی [۱]

## غزوۂ وادی القریٰ

سوال :۔ غزوۂ وادی القریٰ کب ہوا اور اس میں کتنے یہودی مارے گئے۔؟

جواب :۔ غزوۂ خیبر کے بعد ہوا۔ اس میں یہود کے ۱۱ر آدمی مارے گئے۔

سوال :۔ اس غزوہ میں اللہ کے رسول کا ایک غلام شہید ہو گیا تھا اس کا نام بتایئے۔؟

جواب :۔ اس کا نام مِدْعَم تھا [۲]

سوال :۔ وادی القریٰ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے روز قیام فرمایا؟

جواب :۔ چار روز۔ [۳]

---

[۱] یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تھا کیونکہ اس کو بزورِ شمشیر فتح نہیں کیا گیا تھا۔ ماخوذ از سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۳۳۷ تا ص ۳۵۳۔ [۲] سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۴۴۷ لوگوں نے اس کو جنت کی مبارکباد دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہرگز نہیں، خدا کی قسم جس چادر کو اس نے مال غنیمت میں سے چُرایا ہے وہ آگ بن کر اس پر بھڑک رہی ہے۔ اس ارشاد کو سنکر ایک آدمی ایک یا دو تسمہ لیکر آیا۔ آپ نے فرمایا ایک تسمہ بھی جہنم سے ہے۔ بخاری ج ۲ ص ۶۰۸۔ [۳] الرحیق المختوم ص ۵۹۱۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ اس غزوے میں جھنڈے کس کس کے پاس تھے۔؟

جواب :۔ ایک جھنڈا حباب بن منذر رضؓ کے پاس اور ایک جھنڈا عبادہ بن بشر رضؓ کے پاس اور بڑا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کے پاس تھا۔ ؎۱

## "واقعہ لیلۃ التعریس"

سوال :۔ واقعۂ لیلۃ التعریس کب پیش آیا اور اس کی تفصیل کیا ہے۔؟

جواب :۔ یہ واقعہ غزوۂ خیبر سے مدینہ منورہ واپس ہوتے ہوئے پیش آیا۔ ہُوا یوں کہ آپؐ مع اصحاب رات کا اکثر حصہ سفر کر کے اخیر رات میں مدینہ کے قریب ایک وادی میں آرام فرما ہوگئے اور حضرت بلال رضؓ کو ہدایت کر دی کہ نماز کے وقت جگانا۔ اتفاق سے حضرت بلال رضؓ کی بھی آنکھ لگ گئی اور نماز کے وقت کسی کی آنکھ نہ کھلی۔ بالآخر سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیدار ہوئے جب آفتاب بلند ہوگیا تھا۔ آپؐ نے سب کو بیدار فرمایا، اور اس وادی سے کچھ آگے نکل کر باجماعت فجر کی نماز ادا فرمائی۔ ؎۲

## "عمرۃ القضاء" ؎۳

سوال :۔ صلح حدیبیہ میں جس عمرہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو روکا گیا تھا اس کی قضا کب ہوئی۔؟

جواب :۔ ذی قعدہ ۷ھ میں۔

---

؎۱ الرحیق المختوم ص۵۹۱ ؎۲ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص۴۴ ؎۳ اس عمرہ کو چار نام سے یاد کیا جاتا ہے عمرۂ قضا۔ عمرۂ قضیہ۔ عمرۂ قصاص اور عمرۂ صلح۔ فتح الباری ج ۷، ص۵۰۰

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ عمرۂ قضا کے لئے کتنے صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے؟
جواب :۔ دو ہزار[1] (عورتیں اور بچے ان سے الگ تھے)
سوال :۔ ان صحابی کا نام بتائیے جو اس موقع پر اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے اشعار پڑھتے جا رہے تھے۔ اور جب حضرت عمرؓ نے ان کو ٹوکا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ اشعار کافروں کے لئے تیر باری سے زیادہ سخت ہیں[2]
جواب :۔ ان کا نام حضرت عبداللہ بن رواحہ تھا۔
سوال :۔ اس موقع پر مدینہ میں جانشینی کے فرائض کس نے انجام دئے۔؟
جواب :۔ ابو رہم غفاری رضی اللہ عنہ نے[3]
سوال :۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے روز مکہ قیام فرمایا۔؟
جواب :۔ صرف تین روز[4]
سوال :۔ اس عمرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس عورت سے شادی فرمائی تھی۔؟
جواب :۔ حضرت میمونہ بنت حارث عامریہ سے۔

## واقعاتِ متفرقہ ۷ھ

سوال :۔ واقعاتِ مذکورہ کے علاوہ جو واقعات اس سال پیش آئے ان کا مختصر

---

۱ آپؐ نے یہ حکم فرمایا تھا کہ جو حدیبیہ میں شریک تھے سب عمرہ کے لئے چلیں۔ چنانچہ جو حضرات انتقال کر چکے تھے انکے علاوہ سبھی عمرہ کے لئے روانہ ہوئے اور کچھ دوسرے عاشقین بھی موقع غنیمت سمجھتے ہوئے روانہ ہوئے اس طرح انکی تعداد دو ہزار ہو گئی تھی۔ طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۸۶۔ ۲ تفصیل کے لئے فتح الباری ج ۷، ص ۳۸۳ کی مراجعت فرمائیں۔ ۳ الرحیق المختوم ص ۶۰ ۴ ارباب سیر لکھتے ہیں کہ تین روز گذرنے کے بعد مشرکین نے حضرت علی رضؓ کے پاس آکر کہا کہ اپنے صاحب سے کہدو کہ مکہ سے روانہ ہو جائیں کیونکہ مدت پوری ہو چکی ہے۔ چنانچہ آپؐ مکہ سے نکل گئے اور مقام سرف میں قیام فرمایا جو مکہ سے کم و بیش دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اصح السیر ص ۲۰۹۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فائدہ پیش کیجئے۔

جواب :۔ (۱) حضرت ام حبیبہؓ سے اِسی سال نکاح ہوا۔ (۲) گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا گیا۔ (۳) درندوں کے گوشت سے منع کیا گیا۔ (۴) متعہ کو حرام قرار دیا گیا بلہ

سوال :۔ اس سال کتنے سرایا روانہ کئے گئے اور غزوات کی تعداد مع تفصیل بتائیے؟

جواب :۔ کل پندرہ سرایا ہوئے اور تین غزدے ہوئے۔ (۱) غزوۂ خیبر (۲) غزوۂ وادی القریٰ (۳) غزوۂ ذات الرقاع بلہ

سوال :۔ اس سال جو دستے روانہ کئے گئے ان کی ناموں سے تعین کیجئے۔ ؟

جواب :۔ (۱) سریۂ نیفض (۲) سریۂ قدید (۳) سریۂ فدک (۴) سریۂ حسمی (۵) سریۂ تربہ (۶) سریۂ بنو کلاب (۷) سریۂ میفعہ (۸) سریۂ خربہ (۹) سریۂ بنی مرہ (۱۰) سریۂ بشیر بن سعد (ان دو سریوں کا نام سریۂ اطرافِ فدک بھی بتایا گیا ہے)۔ (۱۱) سریۂ بن ابی العوجاء (۱۲) سریۂ غابہ (۱۳) سریۂ یمین وجبار (۱۴) سریۂ ابان بن سعید (۱۵) سریۂ خیبر۔ ؎۳

---

لہ تفصیل کے لئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۴۸ تا ص ۳۴۶ ملاحظہ ہو ۲ہ خیبر اور وادی القریٰ کی وضاحت ابھی گذری ہے۔ غزوۂ ذات الرقاع کی تفصیل ۵ھ کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔ کیونکہ بالکل اسی قسم کا ایک غزوہ ۷ھ میں بھی پیش آیا تھا۔ ۳ہ ان تمام سرایا کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملاحظہ کیجئے۔ ان سرایا کا ماخذ رحمۃ للعالمین اور الرحیق المختوم ہے۔ یاد رہے کہ آخر کے چار سرایا کا ذکر صرف صاحب الرحیق المختوم نے کیا ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# ۸ھ

## غزوہ مُوتہ[1]

سوال:۔ مُوتہ کی جنگ کب ہوئی اور کن لوگوں سے ہوئی۔؟

جواب:۔ جمادی الاولیٰ ۸ھ میں ہوئی[2] رومیوں سے مقابلہ ہوا۔

سوال:۔ اس خونریز معرکہ کا سبب کیا ہوا۔؟

جواب:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن عمیر ازدی رضؓ کو اپنا خط دیکر حاکمِ بُصریٰ کے پاس بھیجا تھا۔ راستہ میں ارضِ بلقاء کے قریب شُرَحْبیل بن[3] عمرو نے ان کو قتل کر دیا۔ انکے قصاص کے لئے یہ خونریز معرکہ پیش آیا۔

سوال:۔ اس غزوہ میں مسلمانوں اور رومیوں کی تعداد کیا تھی۔؟

جواب:۔ مسلمانوں کی تعداد تین ہزار اور رومیوں کی تعداد دو لاکھ تھی[4]۔

سوال:۔ موتہ کی جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لے گئے تو اس کو غزوہ کیوں کہتے ہیں۔؟

جواب:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کو نہایت عمدہ وصیتیں فرمائی تھیں اور خود ثنیۃ الوداع تک ساتھ بھی گئے تھے۔ اسلئے اس کو غزوہ کہا جانے لگا۔[5]

---

[1] مُوتہ (میم کے پیش اور واؤ کے جزم کے ساتھ) ملک شام میں ارضِ بلقاء کے قریب ایک قصبہ ہے۔

[2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۴۵۹ [3] اکثر کتابوں میں یہی نام ملتا ہے۔ مگر بعض کتابوں میں شُرَحبیل بھی لکھا ہے۔ شُرَحْبیل ہی راجح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ [4] شُرَحْبیل نے ایک لاکھ فوجی جمع کئے تھے۔ مزید ایک لاکھ کی فوج ہرقل شاہ روم خود لیکر پہونچا تھا۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۴۶۱۔

[5] بعض اربابِ سِیَر غزوہ کی تعریف کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکو سریہ ہی سے تعبیر کرتے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- اس غزوہ میں یکے بعد دیگرے تین صحابی اسلامی فوج کے سردار قرار دئے گئے تھے ان کے نام بتائیے؟

جواب :- حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین [۱]

سوال :- ان مقرر کردہ سرداروں کے بعد جھنڈا کس نے سنبھالا تھا؟

جواب :- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے [۲]

سوال :- وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کا لڑتے لڑتے دایاں ہاتھ کٹ گیا تھا تو جھنڈا بائیں ہاتھ میں اور بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو جھنڈا اپنی گود میں لے لیا۔ اور اس وقت تک بلند کئے رکھا جب تک جام شہادت نوش نہیں فرمالیا۔؟

جواب :- وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ تھے۔

سوال :- لڑائی کے بعد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بدن پر کتنے زخم گنے گئے؟

جواب :- نوّے زخم [۳]

---

[۱] آپؐ نے حضرت زید بن حارثہ کو لشکر کا امیر مقرر فرمایا تھا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر اور وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ سپہ سالار ہونگے۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۱۱

[۲] صحیح بخاری میں یہ بھی تفصیل ہے کہ تینوں سپہ سالاروں کی شہادت کے بعد ثابت ابن ارقم نامی ایک صحابی نے لپک کر جھنڈا اٹھالیا اور مسلمانوں سے کہا کہ کسی کو سپہ سالار بنالو صحابہ نے انھیں کو منتخب فرمایا۔ مگر انھوں نے انکار کر دیا۔ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز سونپا گیا دیکھئے صحیح بخاری باب غزوۂ موتہ۔

[۳] یہ ابن عمر کی روایت ہے۔ ایک دوسری روایت میں انھوں نے پچاس کی تعداد بیان کی ہے تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ تیروں کے زخموں کی تعداد ملاکر نوّے ہوتی ہے تلواروں اور نیزوں کے زخم پچاس تھے۔ دیکھئے فتح الباری ج، ص ۵۱۲۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ غزوہ موتہ میں کونسی فوج غالب رہی ؟

جواب :۔ اسلامی فوج[1]

سوال :۔ اس جنگ میں مسلمان کتنے شہید ہوئے اور رومیوں میں سے کتنے قتل ہوئے؟

جواب :۔ کل بارہ مسلمان شہید ہوئے اور رومیوں کے مقتولین کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔ لیکن جنگ کی تفصیل سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بڑی تعداد میں مارے گئے[2]

سوال :۔ جنگِ موتہ میں حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ سے کتنی تلواریں ٹوٹیں ؟

جواب :۔ نو تلواریں ٹوٹیں[3]

سوال :۔ جنگِ موتہ کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو کس لقب سے نوازا تھا ؟

جواب :۔ سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کے لقب سے۔

## فتحِ مکہ

سوال :۔ فتح مکہ کب ہوا۔ ؟

جواب :۔ رمضان المبارک ۸ھ میں۔

سوال :۔ فتح مکہ کا پس منظر بتائیے ؟

---

[1] اس جنگ کے نتیجہ میں علمائے سیرت کا اختلاف ہے۔ علامہ شبلی رح نے اسلامی فوج کو شکست خوردہ فوج لکھا ہے۔ طبقات ابن سعد میں بھی یہی نقل کیا گیا ہے۔ مگر صحیح بخاری کے الفاظ "حتیٰ فتح اللہ علیہم" سے یہی یقین ہوتا ہے کہ اللہ نے مسلمانوں کو فتح سے سرفراز فرمایا۔ تفصیل فتح الباری میں دیکھی جا سکتی ہے۔

[2] الرحیق المختوم ص ۴۱۲۔ [3] یہ تعداد صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۱۱ پر خالد بن الولید کی روایت سے لی گئی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب:۔ صلح حدیبیہ کی شرائط کے مطابق بنوبکر قریش کے ساتھ اور بنوخزاعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل گئے تھے۔ اور فریقین میں دس سال تک جنگ بندی کا معاہدہ ہوگیا تھا مگر معاہدہ کے برخلاف بنوبکر نے اچانک بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا حتیٰ کہ یہ لوگ حرم میں پناہ لینے کے لئے گھس گئے۔ مگر بنوبکر حملہ سے باز نہ آئے۔ اور قریش نے بھی پس پردہ انکی حمایت کی۔ بنوخزاعہ فریاد لیکر خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً مکہ پر حملہ کی تیاری کا حکم صادر فرمادیا۔

سوال:۔ اس موقع پر بنوخزاعہ کے مظلوم فریادری کے لئے خدمتِ نبوی ﷺ میں کتنی تعداد میں آئے اور انکے پیش رو کون تھے؟

جواب:۔ چالیس کی تعداد تھی۔ انکے پیش رو عمرو بن سالم خزاعی تھے[۱]

سوال:۔ جب ابوسفیان مکہ سے تجدیدِ معاہدہ کے لئے مدینہ جارہا تھا تو مقام عسفان میں پہونچ کر اس کی کس آدمی سے ملاقات ہوئی تھی؟

جواب:۔ بُدیل بن ورقا خزاعی سے۔

سوال:۔ جب ابوسفیان کو تجدید معاہدہ کے سلسلہ میں بارگاہِ رسالت سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے کس کس سے ملاقات کی؟

جواب:۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم سے[۲]

سوال:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کی تیاری کو پوشیدہ رکھنا چاہا تھا تو اس کا افشار کس نے کیا؟

جواب:۔ حاطب ابن[۳] ابی بلتعہ نے۔

---

[۱] سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۲ [۲] سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۶ [۳] یہ بدری صحابی ہیں ان سے غفلت سے یہ غلطی ہوگئی۔ اس میں انکا مفاد تھا۔ تفصیل دیکھیے سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۸ تا ص ۱۲ پر۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے جس عورت کے ذریعہ خط روانہ کیا تھا اس عورت سے خط لانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کن صحابہ کو بھیجا تھا اور کس مقام پر ؟

جواب :۔ حضرت علی، حضرت مقداد، حضرت زبیر، حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہم کو روضۂ خاخ مقام پر بھیجا تھا[۱]

سوال :۔ فتح مکہ کے لئے اسلامی لشکر مدینہ منورہ سے کب روانہ ہوا ؟

جواب :۔ ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ کو بعد نماز عصر[۲]

سوال :۔ اس موقع پر مدینہ کا خلیفہ کس کو بنایا گیا ؟

جواب :۔ حضرت ابورہم غفاری رضی اللہ عنہ کو[۳]

سوال :۔ اس موقع پر کتنے صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ؟

جواب :۔ دس ہزار[۴]

سوال :۔ فتح مکہ کے سفر میں ازواج مطہرات میں سے کون کون ساتھ تھیں ؟

جواب :۔ حضرت ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما[۵]

سوال :۔ مقامِ ابْوار میں مکہ سے آتے ہوئے دو آدمی ملے جو بغرضِ اسلام مدینہ جارہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رشتہ دار ہونے کے باوجود حضرت ام سلمہ رضؓ کی سفارش سے ہی ان کی طرف توجہ فرمائی تھی اور پھر وہ مشرف باسلام ہوگئے تھے، ان کے نام بتائیے ؟

---

[۱] اصح السیر ص۲۲۵ وہاں پہونچ کر انکو وہ عورت مل گئی۔ انھوں نے خط کا مطالبہ کیا مگر اس نے اولاً انکار کر دیا پھر جب اِنکی طرف سے سختی کا معاملہ ہوا تو اس نے خط نکال کر دیا جو اس نے اپنی چوٹی میں چھپا رکھا تھا۔ اس عورت کا نام سارہ بتایا جاتا ہے۔ الرحیق المختوم ص۶۲۵۔

[۲] الرحیق المختوم ص۶۲۳ و سیرۃ المصطفےٰ ج ۳ ص۱۳۔ [۳] الرحیق المختوم ص۶۲۳ [۴] ایضاً [۵] سیرۃ المصطفےٰ ج ۳ ص۱۳۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ ایک ابوسفیان بن حارث اور دوسرے عبداللہ بن امیہ[1]۔

سوال :۔ اس مقام کا نام بتلایئے جہاں فتح مکہ کے مجاہدین نے پڑاؤ ڈالا تھا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ الگ الگ چولھے جلائیں ؟

جواب :۔ مَرّ الظہران ۔

سوال :۔ مَرّ الظہران کے مقام پر پہرے داری کے لئے کس کو مقرر فرمایا گیا تھا ؟

جواب :۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو[2]۔

سوال :۔ جب آپ مکہ کو فتح کرنے جا رہے تھے تو روزہ سے تھے۔ یہ روزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کا خیال رکھتے ہوئے کہاں توڑا تھا۔؟

جواب :۔ مقامِ کَدِید میں[3]۔

سوال :۔ مرالظہران کے قیام کے دوران جب ابوسفیان بن حرب مکہ سے آیا تھا تو اسے کس نے پناہ دی تھی ؟

جواب :۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے۔

سوال :۔ ابوسفیان بن حرب نے کب اسلام قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کیا اعزاز دیا ؟

جواب :۔ ۱۷ رمضان المبارک ۸ھ کو مرالظہران میں اسلام قبول کیا۔ اور اس کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعزاز بخشا کہ جو ابوسفیان کے

---

[1] ابوسفیان آپؐ کے چچازاد بھائی ہونے کے علاوہ رضاعی بھائی بھی تھے۔ انھوں نے بھی حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا تھا اور عبداللہ بن امیہ آپؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے، عاتکہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ تفصیل کے لئے زرقانی ج ۲ ص ۳۰۰ تا ص ۳۰۲ کا مطالعہ فرمائیں۔ [2] الرحیق المختوم ص ۶۲۴

[3] یہ مقام مکہ مکرمہ سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سیرۃ المصطفےٰ ج ۳ ص ۱۶

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

گھر میں داخل ہو اسے امان ہے[1]

سوال:۔ مرالظہران سے مکہ کے لئے کب روانگی ہوئی ؟

جواب:۔ ۱۷ رمضان المبارک ۸ھ بروز منگل[1]

سوال:۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنھوں نے " الیوم یَوْمُ الْمَلْحَمَۃ "، (آج خونریزی کا دن ہے) کی صدا لگائی تھی۔

جواب:۔ حضرت سعد بن عبادہؓ نے جو انصار کے علم بردار تھے۔

سوال:۔ فتح مکہ کے دن حضرت سعد بن عبادہ رضؓ سے جھنڈا لیکر ان کے بیٹے قیس کو کیوں دیا گیا تھا ؟

جواب:۔ ان کی زبان سے جوش میں یہ جملہ نکل گیا تھا " الیوم یَوْمُ الْمَلْحَمَۃِ " یہ جملہ نامناسب تھا۔ اس لئے آپ سے لیکر جھنڈا قیس بن[2] سعد کو دیدیا گیا۔

سوال:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کس جانب سے اور خالد بن ولید کس جانب سے داخل ہوئے ؟

جواب:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام کداء (بالائی جانب) سے اور خالد بن ولید مقام کُدیٰ (اسفلِ مکہ) سے گذرتے ہوئے داخل ہوئے[3]

سوال:۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فاتحانہ شان سے داخل ہو رہے تھے تو

---

[1] یہ اعزاز بھی حضرت عباس رضؓ کے کہنے کی بنا پر دیا گیا تھا۔ دیکھئے الرحیق المختوم ص۶۲۶ [1] الرحیق المختوم ص۶۲۷

[2] بعض کا قول ہے کہ جھنڈا انکے بیٹے کے بجائے حضرت زبیر رضؓ کے حوالہ کیا گیا۔ الرحیق المختوم ص۶۲۸ درحقیقت یہ صورتًا ان سے لیا گیا اور معنًی انھیں کے پاس رہا جیسی لغزش تھی ویسی ہی تنبیہ کی گئی کہ باپ سے لیکر بیٹے کو دیدیا گیا۔ [3] کداء (الف ممدودہ کے ساتھ) مکہ کی بالائی جانب۔ کُدیٰ (الف مقصورہ کے ساتھ) مکہ کی جانب اسفل کو کہتے ہیں۔ مقام کداء ہی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر لوگوں کو حج کے لئے پکارا تھا۔ روض الانف ج ۲ ص۲۷۰

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کونسی سورۃ تلاوت فرمارہے تھے ؟

جواب :۔ سورۂ فتح " اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا الخ[۱]

سوال :۔ فتح مکہ کے دن اونٹنی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف ( پیچھے بیٹھنے والا ) کون تھا ؟

جواب :۔ حضرت اُسامہ جو زید بن حارثہ (شہید مُوتہ) کے فرزند تھے[۲]

سوال :۔ مکہ میں داخلہ کے وقت کس کے دستہ سے کافروں کا مقابلہ ہوا اور کتنا نقصان ہوا؟

جواب :۔ حضرت خالد بن ولید کے دستہ سے مقابلہ ہوا جس میں دو مسلمان[۳] شہید ہوئے اور ۱۲ ، ۱۳ کافر مارے گئے۔ ایک روایت کے مطابق ۲۸ کافر مرے ——[۴]

(رحمۃ للعالمین ج ۱ ص۱۱۸)

سوال :۔ یہ مقابلہ کس مقام پر ہوا تھا ؟

جواب :۔ خندمہ نامی مقام پر۔

سوال :۔ فتح مکہ میں جو دو مسلمان شہید ہوئے ان کے نام بتائیے ؟

جواب :۔ حضرت خُنیس بن خالد بن ربیعہ۔ حضرت کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہما[۵]

سوال :۔ جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کس کے گھر جا کر غسل فرمایا اور کتنی رکعت نماز ادا فرمائی ؟

جواب :۔ حضرت علی کی بہن ام ہانی کے گھر غسل فرما کر آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی بلہ[۶]

---

[۱] سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص۲۳ [۲] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص۱۱۹ [۳] اکثر کتب سیر میں یہی تعداد بیان کی گئی ہے۔ مگر علامہ شبلی رح نے لکھا ہے کہ تین مسلمان شہید ہوئے سیرۃ النبی م ج ۱ ص۵۱۵ بحوالہ صحیح بخاری [۴] سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص۲۶ [۵] ایضاً [۶] اصطلاح علماء میں اسکو صلوٰۃ الفتح کہتے ہیں۔ یہ چاشت کا وقت تھا ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چاشت ادا کی ہو۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ خانۂ کعبہ کے بتوں کو آپ نے کس چیز سے گرایا اور کونسی آیات تلاوت فرمائی ؟

جواب :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک کمان تھی اس کے اشارے سے بتوں کو گراتے تھے اور فرماتے تھے :۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۔ [1]

سوال :۔ فتح مکہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کے ساتھ کیا سلوک فرمایا ؟

جواب :۔ عام اعلان فرما دیا :۔" لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ، اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ " آج تم پر کوئی سرزنش نہیں، تم سب آزاد ہو۔ [2]

سوال :۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو ایک شخص نے آپ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر وہ جب آپ کے پاس آیا اور آپ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا تو اس کی دل کی دنیا بدل گئی اور مشرف با سلام ہو گیا تھا۔ اس کا نام بتائیے ؟

جواب فضالہ بن عمیر رض [3]

سوال :۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طوافِ کعبہ کس حالت میں فرمایا ؟

جواب :۔ اونٹنی پر سوار ہو کر [4]

سوال :۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ اور کون تھے ؟

جواب :۔ حضرت اسامہ اور حضرت بلال رض [5]

---

[1] الرحیق المختوم ص ۶۳۲ [2] البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۳۰۱ [3] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۲۱

[4] الرحیق المختوم ص ۶۳۲ [5] ایضاً

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ خانہ کعبہ کی کنجی پہلے کس کے پاس تھی اور پھر کسے دیگئی۔ اور آپ ؐ نے کنجی دیتے وقت کیا ارشاد فرمایا ؟

جواب :۔ کنجی پہلے عثمان بن طلحہ کے پاس تھی۔ پھر انھیں کو دیگئی[1] اور فرمایا کہ تم ہمیشہ ہمیش کے لئے یہ کنجی لے لو۔ اور تم سے اسکو جو چھینے گا وہ ظالم ہوگا[1]

سوال :۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا کہاں گاڑا گیا تھا ؟ اور کس نے گاڑا تھا ؟

جواب :۔ مقام حجون میں[2]۔ حضرت زبیر رضؓ نے گاڑا تھا[3]

سوال :۔ بیت اللہ میں جو بت بلندی پر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کس طرح توڑا ؟

جواب :۔ حضرت علیؓ کو اپنے مبارک کندھوں پر چڑھایا اور بتوں کو گرایا[4]۔

سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کعبہ کی چھت پر کس نے اذان دی تھی ؟

جواب :۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے[5]

سوال :۔ باب کعبہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے سوال کیا تھا کہ تمھارا کیا خیال ہے میں تمھارے ساتھ کیا معاملہ کروں گا ؟ تو مجمع میں سے آواز

---

[1] کعبہ کی کنجی کا حق پہلے سے ان کو حاصل تھا۔ یہ جمعرات اور پیر کو بیت اللہ کا دروازہ کھولتے تھے ایک مرتبہ اللہ کے رسول ؐ نے ابتدائے اسلام میں ان سے چابی طلب کی تو نہ دی۔ اسوقت آپؐ نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئیگا جب کنجی میرے ہاتھ میں ہوگی اور میں جسے چاہوں گا دیدونگا یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اب بھی یاد دلائی۔ یہ عثمان بن طلحہ فتح مکہ سے پہلے یا بعد میں علی اختلاف الاقوال اسلام لائے تھے۔ اصح السیر ص۲۳۶۔ [2] حجون حا کے فتحہ اور جیم کے ضمہ کے ساتھ مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے جسکو اب جنت المعلی کہا جاتا ہے اسی کے قریب مسجد فتح بھی ہے [3] الرحیق المختوم ص۶۲۰ [4] اصح السیر ص۲۳۲ [5] اصح السیر ص۲۳۵۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

... آئی تھی کہ ہم آپ سے بھلائی کی امید رکھتے ہیں آپ شریف بھائی ہیں اور شریف ہی کے بیٹے ہیں۔ بتایئے یہ آواز کس کی تھی؟

جواب:۔ یہ آواز سہیل بن عمرو کی تھی (یہ بعد میں مشرف با سلام ہو گئے تھے)[1]

سوال:۔ بیت اللہ کو بتوں سے پاک کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طواف کب کیا؟

جواب:۔ ۲۰ رمضان المبارک ۸ھ کو۔

سوال:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں کس جگہ قیام فرمایا؟

جواب:۔ مقام خیف میں[2]

سوال:۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا خطبہ کہاں کھڑے ہو کر فرمایا؟

جواب:۔ کوہِ صفا پر۔

سوال:۔ اس خطبہ کی وجہ کیا ہوئی؟

جواب:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف "بنو خزاعہ" کے ایک آدمی نے ایک مشرک کو مار ڈالا تھا۔ آپؐ نے خطبہ میں حرم کی حرمت کا بیان فرمایا اور اعلان فرمایا کہ میں اس کی دیت ادا کروں گا[3]۔ مگر آج کے بعد مقتول کے گھر والوں کو اختیار ہوگا کہ وہ قاتل کو قتل کریں یا دیت وصول کرلیں۔

---

[1] اصابہ فی احوال الصحابہ۔ ترجمہ سہیل بن عمرو [2] سیرۃ النبی ج ۱ ص ۵۱۶ صحابہ کرام نے پہلے ہی دریافت فرمالیا تھا کہ آپ کہاں قیام فرمائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا، جہاں قریش اور کنانہ نے بنو ہاشم بنی عبد المطلب کو محصور کیا تھا اور آپس میں یہ معاہدہ ہوا تھا کہ ان سے شادی بیاہ اور خرید و فروخت کے تمام تعلقات ختم کر دیئے جائیں اسی مقام کا نام شعب ابی طالب بھی ہے۔ سیرۃ المصطفےٰ ج ۳ ص ۲۶

[3] چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ اس شخص کی دیت ادا فرمائی۔ سیرت بن ہشام ج ۴ ص ۵۸۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کتنے روز قیام فرمایا ؟

جواب :- پندرہ روز [1]

سوال :- فتح مکہ کے بعد وہاں احکام سکھانے کے لئے کس کو مقرر کیا گیا ؟

جواب :- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو۔ [2]

سوال :- فتح مکہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کے قتل کا حکم فرمایا تھا۔ ان میں سے ایک شخص حرم میں اس حال میں پایا گیا کہ اس نے کعبہ کے پردے پکڑ رکھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کو وہیں قتل کر ڈالو بتائیے اس شخص کا نام کیا تھا ؟

جواب :- عبدالعُزّیٰ بن خَطَل [3]

سوال :- عبدالعزی بن خطل کو کس نے قتل فرمایا اور کہاں ؟

جواب :- حضرت ابو برزہ اسلمی رضؓ اور سعد بن حریث رضؓ نے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کو قتل کیا [4]

سوال :- وہ کونسا شاعر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہنے کے جرم میں مامور بالقتل تھا۔ مگر پھر وہ اسلام لے آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ کہا جس سے خوش ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو

---

[1] یہ مدت علامہ شبلی رحؒ نے نقل کی ہے۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۵۲۷ مگر مولانا صفی الرحمان مبارکپوری نے قیام کی مدت اُنیس ۱۹ روز بتائی ہے۔ واللہ اعلم۔ الرحیق المختوم ص ۶۴۲ [2] سیرۃ النبی ج ۱ ص ۵۲۷

[3] اس کے تین جرم تھے۔ ایک تو یہ کہ اسلام لا کر پھر کافر بن گیا۔ دوسرا یہ کہ اس نے اپنے غلام کو قتل کیا تھا۔ تیسرا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتا تھا اس وجہ سے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا الصارم المسلول لابن تیمیہؒ ص ۶۳۲ [4] ایضا و زرقانی ج ۲ ص ۳۱۴

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اپنی چادر رحمت فرمائی ؟

جواب :۔ وہ کعب بن زہیر رضؓ ہیں [1]

## غزوۂ حُنین [2]

سوال :۔ فتح مکہ کے بعد کونسی جنگ ہوئی اور کب ؟

جواب :۔ جنگِ حُنین ہوئی ۶ ر شوال ۸ھ کو

سوال :۔ یہ جنگ کن لوگوں سے ہوئی ؟

جواب :۔ قبیلہ ہوازن اور قبیلہ ثقیف سے

سوال :۔ اس میں مشرکین کی فوج کتنی تھی اور ان کا سردار کون تھا ؟

جواب :۔ بیس ہزار کی تعداد تھی ان کا سردار مالک بن عوف نضری تھا [3]

سوال :۔ جنگ حنین میں اسلامی فوج کی تعداد کیا تھی ؟

جواب :۔ بارہ ہزار [4]۔ جن میں دس ہزار وہ جو مدینہ سے ساتھ آئے تھے۔ اور دو ہزار اہل مکہ جو نو مسلم تھے۔

سوال :۔ ہوازن و ثقیف نے ایک جنگ آزموده تجربہ کار بوڑھے کو مشیر کی حیثیت

---

[1] ایک طویل زمانہ تک یہ چادر انکے گھرانے میں رہی. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت امیر معاویہؓ نے دس ہزار درہم دیکر ان سے چادر لینے کی کوشش کی مگر انھوں نے منع فرمادیا. حضرت امیر معاویہؓ نے ان کے ورثاء کو بیس ہزار درہم دیکر وہ چادر مبارک حاصل کرلی اور پھر عرصہ تک سلاطینِ اسلام میں یہ چادر رہی ۔ اصح السیر ص ۲۴۷ [2] حُنین مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام کا نام ہے جو مکہ سے تقریباً دس میل کے فاصلے پر ہے. [3] سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۵۵ مالک بن عوف غزوۂ طائف کے بعد مسلمان ہوگئے تھے. حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور دمشق کے حاکم بنے زرقانی ج ۳ ص ۶ ۔ [4] اصح السیر ص ۲۴۷ ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے ساتھ لے لیا تھا اس کا نام بتائیے ؟

جواب :۔ اس کا نام دُرَید بن صِمّہ تھا۔

سوال :۔ مالک بن عوف نے عورتوں، بچوں اور جانوروں کو میدان جنگ میں ساتھ رکھنے کی تاکید کی تھی تو اس کو کس نے غلط بتایا تھا ؟

جواب :۔ دُرَید بن صِمّہ نے [1]

سوال :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ حُنین کی تیاریوں کا علم ہوا تو آپ نے فوج کے حالات معلوم کرنے کے لئے کس کو بھیجا تھا ؟

جواب :۔ عبداللہ بن ابی حَدْرَدْ اسلمی [2] رضی اللہ عنہ کو۔

سوال :۔ جنگ کی تیاری کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس ہزار درہم کس سے اُدھار لئے ؟

جواب :۔ عبداللہ بن ربیعہ [3] سے (یہ ابوجہل کا سوتیلا بھائی تھا)

سوال :۔ سو زرہیں اور آلاتِ حرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سے مستعار لئے تھے ؟

جواب :۔ صفوان ابن امیہ سے [4]

سوال :۔ جنگ حنین کے موقعہ پر مکہ میں کس کو خلیفہ بنایا گیا ؟

---

[1] مگر جنرل کمانڈر مالک بن عوف نے اس کی بات کو مسترد کر دیا تھا۔ الرحیق المختوم ص ۶۴۶

[2] یہ نام حضرت مولانا ادریس صاحب رح نے نقل کیا ہے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۵۶ مگر مولانا صفی الرحمان مبارکپوری اور صاحب اصح السیر مولانا عبدالرؤف دانا پوری نے بیٹے کے بجائے باپ کا نام لیا ہے۔ الرحیق المختوم ص ۶۴۷ اصح السیر ص ۲۴۷ اسکے برخلاف علامہ شبلی رح نے عبداللہ بن ابی جَدرد (جیم کے ساتھ) نقل کیا ہے۔ سیرۃ النبی ج ۱ ص ۵۳۲ واللہ اعلم [3] مسند احمد ج ۴ ص ۳۶ [4] یہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے جنگ حنین کے بعد مشرف باسلام ہوئے۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۴۹ و ص ۵۰

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- حضرت عتّاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کو [1]

سوال :- اس صحابی کا نام بتائیے جو جنگ حنین میں رکاب نبوی تھامے ہوئے تھے؟

جواب :- حضرت ابوسفیان بن حارث رض۔

سوال :- اس جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام کس نے تھام رکھی تھی؟

جواب :- حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے۔

سوال :- اسلامی فوج مقامِ حنین میں کب پہونچی؟

جواب :- ۱۰ر شوال منگل کی شام کو [2]

سوال :- بنو ہوازن کے شدید حملوں کی تاب نہ لاکر جب اسلامی فوج پیچھے ہٹ گئی تو ایسے نازک وقت بھی وہ کون کون صحابہ تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔؟

جواب :- حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عباس، حضرت ابوسفیان بن حارث، حضرت فضل بن عباس، حضرت ربیعہ بن الحارث، حضرت اسامہ بن زید، حضرت ایمن ابن ام ایمن، حضرت قثم بن عباس، حضرت عبداللہ بن زبیر، عقیل بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن مسعود ودیگر چند صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین [3]

---

[1] عتاب (تشدید کیساتھ) فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے یہ پہلے امیر مکہ ہیں حضرت ابوبکر رض کے زمانہ میں بھی یہی امیر مکہ رہے حاشیہ اصح السیر ص ۲۴۹ [2] الرحیق المختوم ص ۶۲۸ [3] اصح السیر ص ۲۴۸ کتنے صحابہ اسوقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس بارے میں روایات مختلف ہیں۔ ابن اسحاق کا کہنا ہے کہ انکی تعداد نو یا دس تھی۔ علامہ نووی نے نقل کیا ہے کہ آپ کے ساتھ بارہ آدمی تھے۔ امام احمد اور حاکم نے ابن مسعود کا بیان نقل کیا ہے کہ میں حنین کے روز حضور م کے ساتھ تھا لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے مگر آپ کے ساتھ اسّی مہاجرین وانصار ثابت قدم رہے۔ ہم پیدل تھے ہم نے پیٹھ نہیں پھیری۔ ترمذی میں ابن عمر کا ارشاد نقل کیا گیا کہ میں نے اپنے لوگوں کو حنین کے روز دیکھا کہ انھوں نے پیٹھ پھیر لی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سو آدمی بھی نہیں۔ فتح الباری ج ۸ ص ۲۹، ص ۳۰۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- جب اسلامی فوج پیچھے ہٹی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آواز لگانے کا حکم کس کو دیا تھا؟

جواب :- حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو۔

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک شعر پڑھتے تھے وہ کیا تھا؟

جواب :- اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ؛ اَنَا اِبْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

سوال :- جنگ حنین میں مسلمانوں کو شکست ہوئی یا فتح؟

جواب :- پہلے پہل شکست ہوئی مگر بعد میں جب اسلامی فوج نے واپس آکر حملے کئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی دشمنوں کی جانب یہ کہتے ہوئے پھینکی (شَاهَتِ الْوُجُوْهُ) یعنی چہرے بگڑ جائیں۔ تو یہ مٹی ہر ایک دشمن کی آنکھ میں پہونچی اور یکبارگی دشمن پسپا ہوگئے [1]

سوال :- اس جنگ میں کتنے مسلمان شہید ہوئے اور کتنے کافر مارے گئے۔

جواب :- چھ مسلمان شہید ہوئے اور ۷۱ کافر مارے گئے [2]

سوال :- اس غزوہ کا نام بتائیے جس میں مسلمانوں کو سب سے زیادہ مال غنیمت ملا؟

جواب :- غزوۂ حنین۔

سوال :- اس غزوہ کا مال غنیمت کیا کیا تھا؟

جواب :- چوبیس ہزار اونٹ، چھ ہزار قیدی، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی [3]

---

[1] ایک روایت جبیر بن مطعم کی ہے، ان کا بیان ہے کہ آسمان سے ایک سیاہ چادر اتری اور دشمنوں کے درمیان گری اس سے چیونٹیاں نکل کر تمام وادی میں پھیل گئیں یکبارگی دشمنوں کو شکست ہوئی تفصیل دیکھئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۶۱ [2] رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۲۱۰ دیگر کتب سیر میں مرنے والے کافروں کی تعداد ستر بیان کی گئی ہے۔ [3] اس چاندی کے ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم بنتے ہیں۔ اور وزن چھ کوئنٹل کے قریب ہوتا ہے الرحیق المختوم ص ۶۵۲۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- مشرکین کی فوج نے شکست کے بعد کس طرف کا رُخ کیا ؟

جواب :- یہ فوج تین گروہوں میں تقسیم ہوگئی۔ ایک گروہ نے طائف کا رُخ کیا۔ ایک گروہ مقام نخلہ کی طرف چلا گیا اور ایک گروہ نے اوطاس کی راہ لی [۱]

سوال :- مالِ غنیمت کو محاصرہ طائف سے پہلے مقام جعرّانہ میں کس کی نگرانی میں رکھا گیا ؟

جواب :- حضرت مسعود بن عمر غفاری رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں [۲]

سوال :- قیدیوں میں وہ کونسی خاتون تھیں جس نے اپنا تعارف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اپنی چادر بچھائی اور باعزت اسکو واپس فرمایا ؟

جواب :- وہ آپ کی رضاعی بہن شیما بنت حارث تھی [۳]

## " غزوۂ اَوطاس [۴] و نخلہ "

سوال :- غزوۂ حنین کی شکست کے بعد جو گروہ اَوطاس چلا گیا تھا۔ اس کے تعاقب کے لئے ایک فوج بھیجی گئی تھی بتائیے اس کا سردار کس کو بنایا گیا ؟

جواب :- حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کو۔

سوال :- اس کا نتیجہ کیا رہا ؟

جواب :- فریقین میں تھوڑی سی جھڑپ ہوئی۔ مشرکین بھاگ گئے۔ البتہ اسلامی فوج کے سردار حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ گھٹنے میں تیر لگنے کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ [۵]

---

[۱] اصح السیر بحوالہ ابن اسحاق ص ۲۵۰ [۲] الرحیق المختوم ص ۶۵۲ [۳] ایضاً [۴] اوطاس حنین کے قریب بنو ہوازن کے علاقہ میں ایک وادی ہے [۵] انکے بعد ابو موسیٰ اشعری نے جھنڈا سنبھالا اور بڑی جوانمردی سے لڑے یہاں تک کہ اپنے چچا ابو عامر کے قاتل کو قتل کیا اور مسلمانوں کو فتح ہوگئی۔ فتح الباری ج ۸ ص ۴۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کا قاتل کون ہے ؟

جواب :۔ سلمہ بن دُرَید ۔

سوال :۔ بنو ہوازن کے جنگ آزمودہ بوڑھے شخص " دُرَید بن صِمّہ " کو کس نے قتل کیا تھا ؟

جواب :۔ ربیعہ بن رُفیع نے۔[1]

سوال :۔ دشمنوں کا جو گروہ مقامِ نخلہ میں چلا گیا تھا اس کا کیا کیا گیا ؟

جواب :۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے ان کا تعاقب کیا۔ اور دُرَید بن صِمّہ کو قتل کیا۔

## غزوۂ طائف[2]

سوال :۔ غزوہ حنین کے بعد کس شہر کا محاصرہ کیا گیا ؟

جواب :۔ طائف کا ۔

سوال :۔ طائف کا محاصرہ کتنے دنوں جاری رہا ؟

جواب :۔ بیسؔ دن[3]

سوال :۔ کیا طائف کا شہر فتح ہو چکا تھا ؟

جواب :۔ نہیں ۔ اسوقت چونکہ تعاقب مقصود تھا۔ اسلئے محاصرہ اٹھالیا گیا۔ بعد میں یہ خود بخود فتح ہو گیا۔ کیونکہ سب لوگ مسلمان ہو گئے، اور ان کا سردار مالک بن عوف

---

[1] بعض لوگوں نے دُرَید بن صِمّہ کے قاتل کا نام عبداللہ بن قُنَیع بتایا ہے۔ اصح السیر ص ۲۱۵ بروایت ابن ہشام

[2] یہ غزوہ درحقیقت غزوۂ حنین کا امتداد ہے۔ کیوں کہ دشمن کی ایک فوج حنین سے بھاگ کر طائف میں قلعہ بند ہو گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا محاصرہ فرمایا۔ [3] سیرۃ النبی ج ا ص ۵۱۲ پر یہ مدت مرقوم ہے بعض اہل سیر نے محاصرہ کی مدت دس دن سے زیادہ، بعض نے اٹھارہ دن، بعض نے پندرہ دن بتائی ہے۔ صحیح مسلم میں بروایتِ انس چالیس دن کی مدت کا بیان ہے فتح الباری ج ۸ ص ۴۵

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بھی اسلام لے آیا۔

سوال :۔ وہ کونسا غزوہ ہے جس میں سب سے پہلے منجنیق کا استعمال کیا گیا۔؟

جواب :۔ غزوۂ طائف [۱]

سوال :۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کا کیا نقصان ہوا ؟

جواب :۔ بہت سے مسلمان زخمی ہوئے اور بارہ مسلمان شہید ہوئے [۲]

سوال :۔ محاصرۂ طائف کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نوفل بن معاویہ سے رائے معلوم کی تھی بتائیے انھوں نے کیا رائے دی ؟

جواب :۔ انھوں نے کہا " لومڑی بھٹ میں گھس گئی ہے ۔ اگر کوشش جاری رہی تو پکڑ لی جائے گی ۔ اگر چھوڑ دی جائے تو کوئی خطرہ نہیں [۳]

## " جعرانہ میں تشریف ارزانی "

سوال :۔ مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد ہوازن کا انتظار کتنے دن کیا ؟

جواب :۔ دس دن سے زیادہ۔ [۴]

سوال :۔ جو حضرات نئے نئے مسلمان ہوئے تھے ان کو مؤلفۃ القلوب کا درجہ دیکر ان کے مابین مالِ غنیمت کی تقسیم کس طرح کی گئی ؟

جواب :۔ ان لوگوں کو زیادہ حصہ دیا گیا۔ کسی کو سو اونٹ، کسی کو دو سو، کسی کو تین سو اونٹ اور چاندی وغیرہ بھی دی گئی ۔

---

[۱] اصح السیر ص۲۵۴ [۲] سیرۃ المصطفٰی ج ۳ ص۶۳ [۳] زرقانی ج ۳ ص۲۸

[۴] اس انتظار کا مقصد یہ تھا کہ شاید بنو ہوازن اپنے عزیزوں، بچوں عورتوں کو چھڑانے آئیں مگر جب کوئی نہ آیا تو آپ نے مال غنیمت کی تقسیم شروع فرمائی۔ عیون الاثر ج ۲ ص۱۹۳

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- جو لوگ قدیم الاسلام تھے ان کے مابین مالِ غنیمت کی تقسیم کیسے ہوئی ؟

جواب :- مؤلفۃ القلوب کو فارغ کر کے بقایا مال کا حساب لگایا گیا تو ایک آدمی کے حصہ میں چار اونٹ اور چالیس بکریاں آئیں۔ ہر ایک کو اتنی مقدار دی گئی اور چونکہ شہسواروں کو سہ گنا حصہ ملتا ہے اسلئے ہر شہسوار کو ۱۲ اونٹ اور ایک سو بیس بکریاں دی گئیں [۱]

سوال :- جنگ حنین میں جو چھ ہزار قیدی بنے تھے انکے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ؟

جواب :- تقسیم غنائم کے بعد ہوازن کا وفد انکو چھڑانے کی غرض سے خدمتِ نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا "میرے اور خاندان بنو ہاشم کے اور بنو المطلب کے حصہ میں جو کچھ آیا ہے وہ سب تمہارا ہے۔ اور جو دوسرے مسلمانوں کے حصہ میں جا چکا اسکی بابت ظہر کے بعد اعلان کرنا، میں سفارش کرونگا۔ چنانچہ بعد نماز ظہر وفد ہوازن نے تقریریں کیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارشانہ کلمات ارشاد فرمائے۔ بر وقت تمام صحابہ نے قیدیوں کو آزاد کر دیا اسطرح یہ چھ ہزار قیدی آزاد ہوئے [۲]

سوال :- ہوازن کا وفد کتنے افراد پر مشتمل تھا؟ انھوں نے اسلام قبول کیا یا نہیں ؟

جواب :- یہ کل نو آدمی [۳] تھے۔ یہ مشرف باسلام ہوئے۔

# واقعاتِ متفرقہ ۸ھ

سوال :- عمرہ جعرانہ کسے کہتے ہیں اور یہ عمرہ آپ نے کب کیا ؟

جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم حنین کا مال غنیمت تقسیم فرما کر مکہ گئے تھے اور عمرہ

---

[۱] تفصیل کتب مطولہ میں دیکھی جا سکتی ہے [۲] فتح الباری ج ۸ ص ۲۶ [۳] سیرۃ المصطفےٰ ج ۲ ص ۶۴
یہ تعداد منقول ہے۔ مگر مولانا صفی الرحمان مبارکپوری نے انکی تعداد چودہ بتلائی ہے۔ دیکھیے الرحیق المختوم ص ۶۵۸

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فرمایا تھا اسی کا نام عمرہ جعرانہ ہے۔ یہ عمرہ ماہ ذی قعدہ ۸ھ کے آخر میں فرمایا[1]

سوال :۔ فتح مکہ، غزوۂ حنین وطائف وغیرہ سے فارغ ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کب پہونچے، اور ان مہموں میں کل کتنا وقت صرف ہوا ؟

جواب :۔ ۲۷ ذی قعدہ ۸ھ کو مدینہ منورہ پہونچے۔ کل دو ماہ سولہ دن ان[2] مہمات میں صرف ہوئے

سوال :۔ مذکورہ واقعات کے علاوہ جو واقعات اس سال پیش آئے، ان کا ذکر کیجئے ؟

جواب :۔ (۱) ماہ ذی الحجہ میں حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے ایک صاحبزادے پیدا ہوئے، جن کا نام ابراہیم رکھا گیا[3]۔

(۲) اسی سال آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی[4]

(۳) حضرت عتاب بن اسید رض نے اسی سال عرب کے طریقہ کے مطابق مسلمانوں کو حج کرایا[5]

(۴) چونکہ پورا جزیرۃ العرب اسلام کے زیر نگیں ہو گیا تھا اس لئے مختلف مقامات پر عامل ووالی مقرر کرکے بھیجے گئے۔[6]

سوال :۔ اس سال کل کتنے غزوے ہوئے اور کتنے دستے روانہ کئے گئے ؟

جواب :۔ کل تین غزوے ہوئے (۱) غزوۂ فتح مکہ (۲) غزوۂ حنین و اوطاس[7]۔ (۳)

---

[1] تفصیل کیلئے زرقانی ج ۲ ص۱۴۱ کا مطالعہ فرمائیے [2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۶۷

[3] پھر تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد انکی وفات ہوئی۔ جسکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت غم ہوا طبری ج ۳ ص ۱۶۶

[4] سیرۃ النبی ج ۱ ص ۵۴۶ [5] سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۶۸ [6] اس کی تفصیل زاد المعاد ج ۱ ص ۱۳ پر دیکھی جاسکتی ہے [7] غزوۂ اوطاس ونخلہ کو اگر الگ غزوہ کی حیثیت دی جائے تو غزوات کی تعداد چار ہو جائے گی مگر ارباب سیر نے غزوہ اوطاس ونخلہ کو غزوۂ حنین ہی کا ایک جز سمجھا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

غزوۂ طائف۔ اور گیارہ دستے روانہ کئے گئے۔

سوال:۔ اس سال جو دستے روانہ کئے گئے ان کے نام بتائیے؟

جواب:۔ (۱) سریۂ غالب بن عبداللہ[۱] (۲) سریۂ ذات اطلح

(۳) سریۂ ذات عرق (۴) سریۂ موتہ

(۵) سریۂ ذات السلاسل (۶) سریۂ سیف البحر

(۷) سریۂ محارب[۲] (۸) سریۂ خالد

(۹) سریۂ سعد اشہلی (۱۰) سریۂ خالد دوم

(۱۱) سریۂ عمرو ابن العاص[۳]

---

# سنہ ۹ھ

سوال:۔ سنہ ۹ھ کا ہلالِ محرم طلوع ہوتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کام کی طرف توجہ فرمائی؟

جواب:۔ قبائل کے پاس صدقات وصول کرنے کے لئے عمّال روانہ کئے۔

---

[۱] اس سریہ کا ذکر صاحب الرحیق المختوم نے کیا ہے۔ رحمۃ للعالمین میں صرف دس سرایا کا ذکر ہے۔

[۲] اس سریہ کو سریہ خضرہ بھی کہتے ہیں

[۳] ان تمام سرایا کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الرحیق المختوم ص ۶۰۲ تا ص ۶۱۴ رحمۃ للعالمین ص ۱۹۵ تا ص ۲۰۱

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# غزوۂ تبوک [1]

سوال:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے آخری غزوہ کونسا ہے؟

جواب:۔ غزوۂ تبوک۔

سوال:۔ غزوۂ تبوک کے لئے اسلام کی فوج مدینہ سے کب روانہ ہوئی؟

جواب:۔ ماہ رجب سنہ ۹ھ بروز پنجشنبہ [2]

سوال:۔ اس غزوہ کا سبب کیا ہوا؟

جواب:۔ مسلمانوں کو ہر وقت رومی حکومت سے کھٹکا لگا رہتا تھا۔ نیز مدینہ میں برابر یہ خبریں آتی رہتی تھیں کہ روم مسلمانوں کے خلاف ایک فیصلہ کن جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ اسی طرح شام کے نبطی سوداگر جو زیتون کا تیل بیچنے کے لئے عرب آیا کرتے تھے ان کے ذریعہ یہ خبر ملی کہ ہرقل (شاہ روم) نے مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے چالیس ہزار کا لشکر جرار تیار کر لیا ہے اور اس کا مقدمۃ الجیش بلقار تک پہونچ چکا ہے۔ اور ہرقل نے تمام فوج کو سال بھر کی تنخواہیں بھی تقسیم کر دی ہیں۔ اس اہم خبر پر فوراً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ کی تیاری کا حکم صادر فرما دیا۔ [3]

سوال:۔ اس غزوہ کے موقع پر لوگ سخت قحط کی وجہ سے بھوکوں مر رہے تھے

---

[1] یہ دمشق اور مدینہ کے درمیانی راستہ پر حجر اور العلاء کے خط پر واقع ہے مدینہ سے اس کا فاصلہ ۶۹۵ میل ہے۔ یہاں تین چشمے ہیں جن سے یہاں کے باغات سیراب کئے جاتے ہیں۔ اب یہ سعودی عرب کی مغربی بیٹی کا ایک اہم مقام ہے جزیرۃ العرب ص۲۶۶

[2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۸۶ [3] ماخوذ از الرحیق المختوم ص۶۷ و سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۸۶

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

گرمی کی شدت تھی ایسے نازک حالات میں جنگ کا سامان کیسے فراہم کیا گیا؟

جواب :۔ صحابہ کرام سے چندہ کیا گیا ؟

سوال :۔ سفر تبوک کے لئے سب سے زیادہ امداد کس نے کی اور اسکی مقدار کیا تھی ؟

جواب :۔ حضرت عثمان غنی رضؓ نے سب سے زیادہ چندہ پیش کیا۔ تین سو اونٹ، ایک ہزار دینار (تقریباً ساڑھے پانچ کلو سونے کے سکے) اور دو سو اُوقیہ (تقریباً ساڑھے ۲۹ کلو) چاندی پیش کی لـ

سوال :۔ مجہز جیش العسرۃ (فاقہ زدہ لشکر کا سامان تیار کرنے والا) کا خطاب اس موقع پر کس صحابی کو ملا۔ ؟

جواب :۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو۔ ٢ـه

سوال :۔ وہ کونسے صحابی تھے جن کے دئے ہوئے دنانیر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرطِ مسرت سے پلٹتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ اس عمل صالح کے بعد ان کو کوئی عمل ضرر نہ پہنچا سکے گا ؟ ٣ـه

جواب :۔ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

سوال :۔ ان صحابی کا نام بتائیے جنھوں نے سب سے پہلے اپنا گھر کا تمام مال خدمت نبوی میں پیش کر دیا تھا اور انکے صدقہ کی مقدار کیا تھی ۔؟

---

لـه علامہ محمد سلیمان منصور پوری نے اونٹوں کی تعداد ۹۰۰ بتائی ہے رحمۃ للعالمین ج ا ص ۱۳۶ درحقیقت یہی انکے صدقہ کی مقدار تھی مگر اولاً انھوں نے دو سو اونٹ صدقہ کئے۔ پھر ایک سو، پھر اور صدقہ کیا رفتہ رفتہ انکی تعداد ۹۰۰ تک جا پہونچی۔ بعض اربابِ سیر نے صرف اول دہلہ کے صدقہ کی مقدار دو سو اور تین سو اونٹ بیان کر دی ہے۔ اسکے علاوہ حضرت عثمان رضؓ نے ایک سو گھوڑے بھی صدقہ کئے دیکھئے الرحیق المختوم ص ۶۴۵ ٢ـه رحمۃ للعالمین ج ا ص ۱۳۶ ٣ـه زرقانی ج ۲ ص ۶۴

جواب: سب سے پہلے کل مال کا صدقہ کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔
ان کے صدقہ کی مقدار چار ہزار درہم تھی [۱]

سوال:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا پیش کیا؟

جواب:۔ گھر کا آدھا سامان۔

سوال:۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضؓ کے صدقہ کی مقدار کیا تھی؟

جواب:۔ دوسو اوقیہ (ساڑھے انتیس ۲۹½ کلو) چاندی [۲]

سوال:۔ وہ صحابی کون تھے جنھوں نے ستر ۷۰ وسق یا نوے ۹۰ وسق [۳] کھجوریں صدقہ کی تھیں۔؟

جواب:۔ حضرت عاصم بن عدی رضؓ

سوال:۔ ان کے علاوہ اور جن حضرات صحابہ نے وافر مقدار میں مال خیرات کیا ان کے نام بتائیے؟

جواب:۔ حضرت عباسؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعد بن عبادہؓ، حضرت محمد بن مسلمہ رضؓ

سوال:۔ اس غزوہ کے لئے اسلامی فوج کتنی تیار ہوئی اور سربراہی کس نے فرمائی؟

جواب:۔ اسلامی فوج کی تعداد تیس ہزار تھی جس کے سربراہ رہبر کامل صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

---

[۱] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو۔ تو آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ زرقانی ج ۳ ص ۶۴۔ [۲] الرحیق المختوم ص ۶۷۳ صاحب رحمۃ للعالمین نے ان کے صدقہ کی مقدار چالیس ہزار درہم بتائی ہے۔ رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۲۶۔

[۳] ایک وسق ڈیڑھ سو کلو کا ہوتا ہے اس حساب سے ستر وسق دس ہزار پانچسو کلو (۱۰½ ٹن) کا ہوگا اور اگر نوے وسق کی روایت مانی جائے تو انھوں نے ساڑھے تیرہ ہزار کلو (۱۳½ ٹن) کھجوریں پیش کی تھیں۔ ستر وسق کی تعداد مولانا ادریس صاحب کاندھلویؒ نے اور نوے وسق کی تعداد مولانا صفی الرحمٰن صاحب مبارکپوری نے بیان کی ہے۔ الرحیق المختوم ص ۶۷۳ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۸۷۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ اس سفر میں ازواجِ مطہرات میں سے کوئی ساتھ تھی یا نہیں ؟

جواب :۔ نہیں تھی۔

سوال :۔ ازواجِ مطہرات کی دیکھ بھال اور خانگی ضروریات کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں کس کو چھوڑا ؟

جواب :۔ حضرت علی رضؓ کو۔

سوال :۔ اس غزوہ کے موقع پر مدینہ کا گورنر کس کو بنایا گیا ؟

جواب :۔ حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کو۔ [1]

سوال :۔ جب منافقین کی طعن تشنیع کی وجہ سے حضرت علی رضؓ مدینہ چھوڑ کر لشکرِ اسلام سے جا ملے اور اپنے مدینہ چھوڑے جانے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا تھا جس سے ان کو تسلی ملی اور پھر مدینہ لوٹ گئے۔؟

جواب :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (بخاری باب غزوۂ تبوک) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ [2]

سوال :۔ اسلامی لشکر میں گھوڑوں کی تعداد کیا تھی اور ایک ایک اونٹ کتنے آدمیوں

---

[1] اصح السیر ص ۲۷ بعض روایات میں ہے کہ حضرت سباع بن عرفطہ رضؓ کو خلیفہ بنایا تھا علامہ سلیمان صاحب رحؒ منصورپوری نے اسی کو اختیار کیا ہے، دیکھیے رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۳۶

[2] حضرت موسیٰؑ حضرت ہارون کو بنی اسرائیل میں اس وقت چھوڑ گئے تھے جبکہ آپ نے کوہ طور پر چالیس دن پورے کئے تھے۔ یاد رہے کہ اس روایت سے خلافتِ علی بلا فصل کا ثبوت ہرگز نہیں ملتا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد جو اُن کے خلیفہ ہوئے وہ حضرت یوشع بن نون تھے، حضرت ہارون علیہ السلام نہیں تھے۔ (رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۱۳۷ حاشیہ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کے حصہ میں آرہا تھا۔؟

جواب:۔ گھوڑے دس ہزار تھے۔ سواریوں کی قلت کی وجہ سے اٹھارہ اٹھارہ آدمیوں کے حصہ میں ایک ایک اونٹ آیا تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تھے۔

سوال:۔ اس مقام کا نام بتائیے جہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چہرۂ انور پر کپڑا ڈالکر اور ناقہ کو تیز کرکے گذرے اور صحابہ کو تاکید فرمائی کہ یہاں کا پانی نہ پئیں۔ اور جو آٹا اس پانی سے گوندھا گیا ہے اس کو نہ کھائیں۔ آہ وزاری کرتے ہوئے گذرجائیں؟

جواب:۔ اس کا نام حِجرؔ ہے (اس کو دیارِ ثمود بھی کہتے ہیں[۱])

سوال:۔ تبوک پہونچ کر پانی کا انتظام کیسے ہوا؟

جواب:۔ تبوک میں ایک چشمہ تھا جس سے ایک ایک قطرہ رِس رہا تھا۔ اسے جمع کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چہرہ اور ہاتھ دُھلا اور اسی چشمہ میں انڈیل دیا۔ اس پانی کا گرنا تھا کہ چشمہ فوارہ بن گیا۔ جس سے تمام لشکر سیراب ہوا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضؓ سے فرمایا، اگر تمھاری زندگی دراز ہوئی تو تم اس خِطہ کو ہرا بھرا دیکھو گے[۲] (رواہ مسلم)

سوال:۔ تبوک میں آپ نے کتنے روز قیام فرمایا اور اس سفر میں کل کتنے روز صرف ہوئے؟

جواب:۔ سفرِ تبوک میں کل پچاس روز صرف ہوئے۔ بیس دن تبوک میں اور تیس یوم آمدو رفت میں[۳]۔

سوال:۔ تبوک میں لڑائی ہوئی یا نہیں۔ نیز اس سفر کا نتیجہ کیا نکلا؟

جواب:۔ وہاں کوئی لڑائی نہ ہوئی۔ البتہ روم اور دیگر علاقوں میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔

---

[۱] فتح الباری ج ۶ ص۲۶۸ بخاری ج ۲ ص۶۳۷۔ [۲] ابن اسحٰق کی روایت ہے کہ یہ فوارہ آج بھی جاری ہے اور دور سے اسکی آواز سنائی دیتی ہے خصائص کبریٰ ج ۱ ص۲۷۳ [۳] الرحیق المختوم ص۶۷۸۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جس کی وجہ سے علاقوں کے حکام نے خدمتِ نبوی میں حاضر ہو کر امان نامہ حاصل کیا۔

سوال :- اُیلہ کا عیسائی حاکم جو خدمتِ نبوی میں امان نامہ حاصل کرنے آیا تھا اس کا نام بتائیے ؟-

جواب :- یحنہ بن روبہ [1]

سوال :- تبوک سے حضرت خالد بن ولید رضؓ کو کس کی گرفتاری کے لئے بھیجا گیا تھا اور ان کے ساتھ کتنے آدمی تھے ؟

جواب :- دُومۃ الجُندل کے سردار اُکَیدَر کو گرفتار کرنے۔ چار سو بیس آدمی حضرت خالد رضؓ کے ساتھ تھے۔

سوال :- اُکَیدَر کی جان بخشی کس شرط پر ہوئی ؟

جواب :- اس نے دو ہزار اونٹ ، آٹھ سو غلام ، چار سو زرہیں اور چار سو نیزے دینے کا اقرار کیا۔ اور جزیہ دینے کا بھی اقرار کیا [2]

سوال :- تبوک سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں بارہ منافقین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کی تھی تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون تھے۔ کس نے منافقین کا مقابلہ کیا ؟

جواب :- اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حضرت عمارؓ (جو اونٹنی کی نکیل تھامے ہوئے تھے) اور حضرت حذیفہ بن الیمانؓ تھے جو اونٹنی ہانک رہے تھے۔ حضرت حذیفہ رضؓ نے ہی ان منافقین کا مقابلہ کیا جس سے وہ بھاگ گئے [2]

سوال :- ان صحابی کا نام بتائیے جو تبوک میں بخار اور ہیت ہونے سے شہید ہو گئے تھے

---

[1] الرحیق المختوم ص ۴۷۶ [2] عیون الاثر ج ۲ ص ۲۲ [3] سورۂ توبہ آیت ۷۴ ، وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا الخ میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے تفصیل آیت کی تفسیر میں دیکھی جا سکتی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور جن کی تدفین میں حضرت ابوبکر و عمرؓ کے ساتھ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک تھے اور یہ دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ میں اس سے آج تک خوش رہا ہوں تو بھی اس سے خوش رہ۔

جواب :۔ ان کا نام عبداللہ ذوالبجادین تھا۔

سوال :۔ وہ کون صحابی تھے جنھوں نے عبداللہ ذوالبجادین کی تدفین پر رشک کرتے ہوئے فرمایا تھا" کاش اس قبر میں دبایا جاتا۔"

جواب :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے [1]

سوال :۔ اس مقام کا نام بتائیے جہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو منہدم کرنے کے لئے دو آدمی بھیجے تھے؟

جواب :۔ اس مقام کا نام " ذی آوان " ہے [2]

سوال :۔ ان دو صحابہ کے نام بتائیے جنکو مقام ذی آوان سے مسجد ضرار کو گرانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟

جواب :۔ مالک بن دُخشُم [3] اور مَعَن بن عدی۔

سوال :۔ وہ صحابی کون تھے جو تنِ تنہا پیدل تبوک میں پہونچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] عبداللہ ذوالبجادین کے اسلام لانے کے بارے میں اور ان کی اسلامی زندگی کی تفصیل کے لئے رحمۃ للعالمین ج ا ص ۱۴۰ تا ص ۱۴۱ کا مطالعہ فرمائیے۔

[2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۹۴ [3] مالک بن دُخشُم دال کے پیش۔ خاء کے سکون اور شین کے پیش کے ساتھ ہے۔ معن بن عدی، عاصم بن عدی کے بھائی تھے جنھوں نے غزوہ تبوک کیلئے کھجوریں خیرات کی تھیں۔ مسجد ضرار کی تفصیل کے لئے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا الخ سورہ توبہ آیت ۱۰۷ کی تفسیر دیکھئے۔ ہم نے یہ نام اصح السیر ص ۴۱۹ سے لئے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ان کو دیکھ کر فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اکیلا چلا آرہا ہے، اکیلا ہی مرے گا.
اکیلا ہی اٹھایا جائے گا. [1]

جواب :- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ تھے۔

سوال :- ان تین حضرات صحابہ کے نام بتائیے جو غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے معتوب ہوئے۔ ان کا مسلمانوں سے میل ملاپ بند کردیا گیا اور پھر پچاس روز کے بعد قرآن کی زبانی ان کی توبہ قبول ہوئی؟ (سورۂ توبہ آیت ۱۱۸ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا الخ اس کی مؤید ہے)

جواب :- (۱) کعب بن مالک (۲) مُرارہ بن ربیع (۳) ہلال بن امیہ۔

## ۹ھ کا حج [2]

سوال :- اس سال حج کا امیر کس کو بنایا گیا اور قافلۂ حج کی تعداد کتنی تھی؟

جواب :- حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو امیر حج مقرر کیا گیا۔ تین سو آدمیوں کا قافلہ آپ کے ساتھ تھا۔

سوال :- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قربانی کے کتنے اونٹ تھے؟

جواب :- بیس اونٹ۔

سوال :- مکہ میں اعلانِ برارت یعنی سورۂ برأت کی ابتدائی چالیس آیات جن میں مشرکین کے متعلق احکام تھے انکو کس نے پڑھ کر سنایا اور کب؟

جواب :- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اعلانِ برأت کیا دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں جمرہ

---

[1] چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ربذہ میں تنہا وفات پائی۔ اتفاق سے عبداللہ بن مسعودؓ کوفہ سے واپس تشریف لارہے تھے انھوں نے تجہیز و تکفین کی سیرۃ المصطفیٰ بحوالہ شرح مواہب ج ۳ ص ۹۶

[2] اس حج کی تفصیلات کیلئے بخاری ج ۱ ص ۲۲۰، ۵۱۳۔ ج ۲ ص ۶۲۶، ۶۷۱ و کتب تفسیر سورۂ برأت

کے پاس۔

سوال :۔ حرم پاک میں مشرکین کا داخلہ کب ممنوع قرار دیا گیا ؟

جواب :۔ ۹ھ میں اسی حج کے موقع پر۔

سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کو اعلانِ برأت کیلئے اپنی کس اونٹنی پر سوار کر کے مکہ بھیجا تھا ؟

جواب :۔ "عَضْبار" نامی اونٹنی پر۔

## واقعاتِ متفرقہ ۹ھ

سوال :۔ واقعۂ ایلا[1] کس سن میں پیش آیا اور اس کی وجہ کیا ہوئی ؟

جواب :۔ ۹ھ میں ہوا۔ وجہ یہ ہوئی کہ ازواجِ مطہرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نان نفقہ کی بڑھوتری کا سوال کیا۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد فرمالیا کہ ایک ماہ تک بیویوں سے کلام نہ کروں گا۔

سوال :۔ واقعۂ ایلاء کے دوران آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاں قیام فرمایا اور کتنے روز ؟

جواب :۔ بالاخانہ میں قیام فرمایا، ۲۹ روز تک۔[2]

سوال :۔ امسال جو اور اہم واقعات پیش آئے ان کا اجمالی ذکر کیجئے۔

جواب :۔ (۱) ماہِ ذیقعدہ میں راس المنافقین عبداللہ بن اُبی بن سلول کا انتقال ہوا۔

---

[1] عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھالینے کا نام ایلاء ہے۔ اگر چار ماہ کی مدت میں اس نے اپنی عورت سے ہمبستری کرلی تو کفارہ دینا ہوگا۔ اور اگر چار ماہ پورے گذر گئے اور یہ شخص اپنی بیوی کے پاس نہ گیا تو عورت کو طلاق بائن پڑجائیگی۔ ہدایہ ج ۲ ص ۳۹۴ [2] واقعۂ ایلا کی تفصیل کے لئے سیرۃ النبی ج ۱ ص ۵۴۷ تا ۵۶۲ کا مطالعہ فرمائیں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۲) حبشہ کا بادشاہ نجاشی (اصحمہ) بھی اس سال چل بسا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی انتقال کی خبر دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کر کے اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔ (۳) سود کی حرمت نازل ہوئی (۴) لعان کا حکم نازل ہوا۔

(۵) جن لوگوں نے حالتِ کفر میں اسلام کے زیر سایہ رہنا منظور کیا انکے حق میں جزیہ کی آیت [۱] حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍ وَّھُمْ صَاغِرُوْنَ نازل ہوئی۔

(۶) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کا انتقال ہوا[۲]

(۷) غامدیہ عورت کو رجم کیا گیا[۳]

سوال:۔ اس سال کل کتنے غزوے ہوئے اور کتنے سریے روانہ کئے گئے۔؟

جواب:۔ صرف ایک غزوہ تبوک ہوا اور چھ سریے روانہ کئے گئے۔

سوال:۔ اس سال جو سرایا روانہ کئے گئے ان کے نام کیا کیا ہیں ؟

جواب: (۱) سریہ عیینہ بن حصین (۲) سریہ قطبہ بن عامر (۳) سریہ ضحاک بن سفیان کلابی (۴) سریہ عبداللہ بن حذافہ (۵) سریہ[۴] بنو طے (۶) سریہ دومۃ الجندل۔

---

[۱] سورۂ توبہ آیت ۲۹ [۲] اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا اور حضرت عثمان رضؓ سے فرمایا اگر میرے یہاں تیسری لڑکی ہوتی تو اسکی شادی بھی تم سے کر دیتا۔ الرحیق المختوم ص ۶۸۲

[۳] اس نے خود ہی خدمت نبوی میں آکر بدکاری کا اقرار کیا تھا اسی وقت حمل کی وجہ سے رجم نہیں کیا گیا بچہ کی پیدائش کے بعد جب دودھ چھڑا دیا تب رجم کیا گیا۔ الرحیق المختوم ص ۶۸۲

[۴] صاحب الرحیق المختوم نے سریہ ۲ کا نام سریہ علقمہ بن مجزز بتایا اور سریہ ۵ کا نام سریہ علی بن طالب متعین کیا ہے۔ دیکھئے الرحیق المختوم ص ۶۶۴

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# سنہ ۱۰ھ

سوال :- عام الوفود کس سن کو کہتے ہیں اور کیوں ؟

جواب :- سنہ ۹ھ اور سنہ ۱۰ھ کو عام الوفود کہتے ہیں ۔ اس وجہ سے کہ ان دونوں سال میں بکثرت وفود خدمتِ نبوی میں آکر مشرف بہ اسلام ہوئے ۔

سوال :- جو وفود خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے ان کی تعداد کیا ہے ؟

جواب :- تقریباً ستر [۱]

## حجۃ الوداع

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج [۲] کب فرمایا ؟

جواب :- سنہ ۱۰ھ میں ۔

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادۂ حج کا اعلان کس ماہ میں ہوا ؟

---

[۱] وفود کی تعداد میں اہل سیر کا اختلاف ہے ۔ ابن اسحاق نے پندرہ وفود کا تذکرہ کیا ہے ابن سعد، علامہ دمیاطی، مغلطائی اور زین الدین عراقی نے تقریباً ستر وفود کا حال لکھا ہے مگر حافظ ابن قیم رح اور علامہ قسطلانی رح نے نہایت تحقیق اور کمال احتیاط کے ساتھ صرف ۳۴ وفود کی تفصیل کی ہے ۔ سیرۃ النبی ج ۲ ص ۲۶ ۔ سیرۃ المصطفےٰ ج ۳ ص ۱۰۴

[۲] ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک حج فرمایا ۔ مگر ہجرت سے پہلے متعدد حج فرمائے ۔ جابر بن عبداللہ کی روایت ترمذی میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل دو حج کیے ۔ صاحب نہایہ فرماتے ہیں کہ ہجرت سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال حج فرماتے تھے ۔ علامہ ابن جوزی نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجوں کی تعداد کا صحیح علم نہیں ہو سکا ہے ۔ سیرۃ المصطفےٰ ج ۲ ص ۱۲۹

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ ذی قعدہ میں۔

سوال :۔ حجۃ الوداع میں کتنے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ؟

جواب :۔ ایک لاکھ سے زائد تھے [1]

سوال :۔ مدینہ سے حج کے لئے کب روانگی ہوئی ؟

جواب :۔ ۲۵؍ ذیقعدہ سنہ۱۰ھ بروز شنبہ۔

سوال :۔ حج کے سفر میں کتنی ازواج مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں ؟

جواب :۔ تمام بیویاں جن کی تعداد نو تھی (اس وقت یہی زندہ تھیں۔)

سوال :۔ اس حج کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے اونٹ قربان کئے۔ اپنے دستِ مبارک سے کتنے اور باقی کس نے ؟

جواب :۔ کل سَو۔ ۶۳؍ اونٹ اپنے دستِ مبارک سے باقی ۳۷ حضرت علی رضؓ نے قربان کیے۔

سوال :۔ اس اونٹنی کا نام بتائیے جس پر سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حج میں تقریر فرمائی ؟

جواب :۔ اس کا نام قصوار تھا۔

سوال :۔ اس حج میں مزدلفہ سے پہلے اپنی اونٹنی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو سوار کیا تھا ؟

جواب :۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو۔

سوال :۔ اس حج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے بال کس سے منڈوالئے اور ان بالوں کا کیا ہوا۔ ؟

---

[1] چودہ ہزار، چوبیس ہزار یا چوالیس ہزار ایک لاکھ سے اوپر کی تعداد تھی۔ محسنِ انسانیت ص۶۷۶ وسیرۃ المصطفیٰ ج۳ ص۱۴۹۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ معمر بن عبداللہ نے سر کے بال کاٹے اور پھر انکو صحابہ میں تقسیم کر دیا گیا[1]

سوال :۔ وہ صحابی کون تھے جنھوں نے چاہِ زمزم سے پانی نکال کر خدمتِ نبوی میں پیش کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبلہ رو ہو کر کھڑے کھڑے نوش فرمایا؟

جواب :۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔

سوال :۔ حج سے واپسی پر مکہ و مدینہ کے درمیان میں ایک مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا تھا جو حضرت علی رضؓ کی فضیلت پر مشتمل تھا۔ اس مقام کا نام کیا تھا؟

جواب : غدیرِ خُم۔[2]

# واقعاتِ متفرقہ سنہ ۱ھ

سوال :۔ اس سال کتنے غزوے ہوئے اور کتنے سرایا بھیجے گئے؟

جواب :۔ غزوہ کوئی نہیں ہوا۔ البتہ تین سرایا بھیجے گئے۔

سوال :۔ اس سال کے سرایا کے نام کیا ہیں؟

جواب :۔ (۱) سریۂ خالد بن ولید رضؓ بسوئے نجران (۲) سریۂ علی رضؓ بسوئے یمن[3]۔

(۳) سریۂ جریر[4] بن عبداللہ بجلی رضؓ بسوئے ذی الکلاع۔

سوال :۔ اس سال اور کیا واقعات پیش آئے؟

---

[1] سیرۃ النبی ج ۲ ص۱۶۶ واصح السیر ص۴۷۰ [2] خُم دخار کے ضمہ کے ساتھ ہ مقام کا نام ہے اس کے قریب ایک تالاب تھا (عربی میں تالاب کو غدیر کہتے ہیں) اس لئے دونوں لفظوں کو ملا کر اس مقام کو غدیرِ خُم کہنے لگے۔ حجۃ الوداع و خطبۂ غدیرِ خم کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو صحیح بخاری ج ۲ ص۶۳۱ فتح الباری ج ۸ ص۱۰۳ تا ص۱۱۱ و دیگر کتبِ سیر [3] سریہ ۱ و ۲ کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص۱۴۲ تا ص۱۴۸ [4] اس سریہ کا ذکر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رہ نے فرمایا ہے مدارج النبوت قسط ۱۰ ص۱۶۱

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ (۱) یمن کے حاکم حضرت باذان نے وفات پائی[1] (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی (۳) حضرت جبرئیل بصورت بشر خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے۔

# سنہ ۱۱ھ

## "آخری فوجی مہم"

سوال :۔ عہدِ نبوی کا سب سے آخری سریہ کون سا ہے ؟

جواب :۔ سریۂ اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

سوال :۔ اس سریہ کی تیاری کب سے شروع ہوئی. اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے نشان بنا کر حضرت اسامہ رض کو کب دیا۔ ؟

جواب :۔ ۲۶ صفر المظفر سنہ ۱۱ھ یوم دوشنبہ سے تیاری شروع ہوئی اور جمعرات کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان بنا کر حضرت اُسامہ کو دیا[2]

سوال :۔ حضرت اسامہ کا لشکر مدینہ سے روانہ ہو کر کس مقام پر ٹھہرا ؟

جواب :۔ مقامِ جُرُف میں (یہ مقام مدینہ سے تین میل دور ہے۔

سوال :۔ کیا یہ لشکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زندگی میں رومیوں کے مقابلہ میں بھیج گیا تھا ؟

جواب :۔ نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شدتِ بیماری کی وجہ سے مقامِ جُرف سے

---

[1] باذان پہلے کسریٰ کی جانب سے حاکم تھا. پھر اسلام لے آئے مدارج النبوت فقط ۲ ص ۸۱

[2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۵۴

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آگے نہ بڑھ سکا۔ پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسکو روانہ فرمایا۔

سوال :۔ حضرت اسامہ کا لشکر کہاں بھیجا جارہا تھا۔ اور اس وقت انکی عمر کیا تھی۔؟

جواب :۔ شام کیطرف رومیوں کے مقابلہ کیلئے بھیجا جارہا تھا۔ اس وقت انکی عمر علی اختلاف الاقوال ۱۸سے ۲۰سال تھی۔ لہ

سوال :۔ حضرت اسامہ کی کم سنی یا غلام زادہ ہونے کی بنا پر اکابر صحابہ پر انکو امیر بنانے پر بعض صحابہ نے نکتہ چینی کی تھی۔ ان میں کن صحابی کا نام روایت میں آیا ہے؟

جواب :۔ حضرت عیاش[۲] بن ابی ربیعہ مخزومی کا نام مروی ہے۔

## رحلت کے آثار

سوال :۔ وہ کیا علامات تھیں جنکی وجہ سے بعض مخصوص صحابۂ کرام اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم ہوگیا تھا کہ اب وفات قریب ہے۔؟

جواب :۔ (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان سنہ ۱۰ھ میں بیس دن کا اعتکاف فرمایا جبکہ دس دن اعتکاف کرنے کا معمول تھا۔

(۲) حضرت جبرائیل نے بھی امسال قرآن شریف کا دوبار دور کرایا جبکہ ہر سال ایک دور ہوتا تھا۔ (۳) حجۃ الوداع میں تکمیلِ دین کا اعلان اس آیت سے کردیا گیا۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا سورۂ مائدہ آیت ۳

---

لہ مدارج النبوۃ اردو قسط ۱۰ ص ۱۲۸ ۲ہ یہ ابوجہل کے اخیافی بھائی تھے قدیم الاسلام ہیں۔ مہاجرینِ حبشہ و مدینہ میں ان کا شمار ہے۔ عہد فاروقی میں جنگِ یرموک میں انھوں نے شہادت حاصل کی۔ اصح السیر ص ۱۴

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۴) سورۂ نصر نازل ہوئی۔ "فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ" کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر وقت تسبیح و تہلیل میں گذارنے لگے۔

(۵) حجۃ الوداع میں مناسکِ حج کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ شاید آئندہ سال میں تمھیں نہ مل سکوں۔

(۶) جمرۂ عقبہ کے پاس فرمایا "تم مجھ سے اعمالِ حج سیکھ لو کیونکہ اس سال کے بعد میں حج نہ کر سکوں گا۔

(۷) اوائلِ صفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے لئے خصوصی دعاء فرمائی اور رقت آمیز لہجہ میں انکو الوداع کہا "جس طرح مرنے والا اپنے زندہ اعزہ کو الوداع کہتا ہے۔"

(۸) اس کے بعد ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ میں تم سے پہلے حوضِ کوثر پر جا رہا ہوں۔

(۹) اواخرِ صفر ۱۱ھ آپ بقیع الغرقد میں تشریف لے گئے اور قبر والوں کے حق میں دعائے مغفرت کی اور ارشاد فرمایا کہ "ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔"

سوال :۔ اواخرِ صفر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ کون تھا۔

جواب :۔ آپ کا غلام ابو مویہبہ[1] ساتھ تھا۔

## مرضِ وفات

سوال :۔ مرض کا آغاز کس تاریخ اور کس دن ہوا۔؟

---

[1] سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۵۰۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب:۔ ۲۹ صفر [1] بروز دوشنبہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد سے تشریف لارہے تھے کہ دردِ سر شروع ہوا اور بڑھتا چلا گیا۔

سوال:۔ جس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ازواجِ مطہرات میں کس کی باری کا دن تھا؟

جواب:۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا۔

سوال:۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ کا آخری ہفتہ کہاں گذارا؟

جواب:۔ اپنی چہیتی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں۔

سوال:۔ مرضِ وفات میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے، تو مرض کی سختی کی وجہ سے دو شخصوں کے سہارے سے تشریف لے گئے بتائیے وہ دو اشخاص کون تھے؟

---

[1] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۲۴۶۔ الرحیق المختوم ص ۶۲۶، میں اس تاریخ اور اس دن کی تعیین کی ہے۔ لیکن اگر دقتِ نظری سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ۲۹ صفر کو دوشنبہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ بالاتفاق آپ ﷺ کی وفات دوشنبہ کو ہوئی اور وفات کے سلسلے میں تین روایات ہیں۔ یکم ربیع الاول۔ دوم ربیع الاول بارہ ربیع الاول۔ بارہ ربیع الاول کی روایتِ مشہورہ کو ماننے کی بنیاد پر اس تاریخ میں دوشنبہ تسلیم کرنا ہوگا۔ اس طرح ۲۹ صفر کو (اگر ماہ صفر ۲۹ کا ہو) بدھ۔ اور اگر ۳۰ کا ہو تو منگل کا دن نکلتا ہے۔ اس سلسلہ میں سیرۃ النبی ج ۲ ص ۱۶۲ تا ص ۱۶۴ کا حاشیہ ملاحظہ فرمایا جائے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ حضرت فضل بن عباس، حضرت علی رضی اللہ عنہما [1]

سوال :۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کتنے روز بیمار رہے ؟

جواب :۔ ۱۳ یا ۱۴ روز۔

سوال :۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخری نماز کونسی پڑھائی اور کس روز ؟

جواب :۔ جمعرات کے روز مغرب کی نماز۔

سوال :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آخری نماز میں کونسی سورۃ پڑھی تھی ؟

جواب :۔ سورۃ المرسلات۔

سوال :۔ رہبرِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخری خطبہ کب فرمایا ؟

جواب :۔ وفات سے پانچ روز بیشتر چہارشنبہ کو بعد نماز ظہر [2]۔

سوال :۔ وہ کونسی ذات گرامی ہے جس نے حیات مبارکہ ہی میں مسجد نبوی میں امامت فرمائی ؟

جواب :۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

سوال :۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کا حکم فرمایا تو آپؓ کی امامت کا آغاز کس نماز سے ہوا اور کس روز ؟

---

[1] الرحیق المختوم ص۲۶، بعض روایات میں فضل بن عباس کی جگہ حضرت عباس کا اور علی بن ابی طالب کی جگہ حضرت اسامہ کا۔ اور بعض روایات میں فضل اور ثوبان کے سہارے کا ذکر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ بریرہ اور نوبہ کے سہارے نکلے۔ لیکن یہ اختلاف روایت بایں معنی ختم ہو جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو شخصوں کے سہارے چلنا مختلف بار ہوا ہے۔ ہر بار الگ الگ اشخاص کا سہارا لیا ہو گا یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی واقعۂ خروج میں سہارا دینے والے بدلے ہوں۔ اور راوی نے سب کا نام لینے کے بجائے کسی ایک کا نام اور دوسرے راوی نے دوسرے کا نام بیان کر دیا ہو! اصح السیر ص۲۱۰

[2] الرحیق المختوم ص۲۷، حافظ ابن حجر رح نے جمعرات کے دن کی تعیین کی ہے۔ زرقانی جلد ۸ ص۲۵۸

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ جمعرات گذرنے کے بعد شبِ جمعہ کو عشاء کی نماز کی امامت سے آغاز ہوا۔

سوال :۔ حیاتِ نبوی ﷺ میں کتنی نمازوں کی امامت حضرت صدیق اکبر رضؓ نے فرمائی ؟

جواب :۔ سترہ[1] نمازوں کی لیے (جمعہ کی شب عشاء سے پیر کی فجر تک ۔)

سوال :۔ واقعۂ قرطاس[2] وفات سے کتنے روز پہلے پیش آیا ؟

جواب :۔ چار روز پہلے (جمعرات کو)

سوال :۔ وہ کونسی بیوی تھیں جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صدیق اکبر رضؓ کی امامت سے منع فرمایا تھا۔ ؟

جواب :۔ حضرت عائشہ رضؓ بنتِ ابوبکر صدیق رضؓ

سوال :۔ صدیق اکبر رضؓ کی امامت کے دوران ایک روز (بار یا اتوار کو) ایسا ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور اس طرح نماز پڑھائی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار کر رہے تھے اور تمام صحابہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تکبیرات کی اقتدار کر رہے تھے ۔ بتائیے یہ نماز کونسی تھی ؟۔

---

[1] مولانا عبدالرؤف صاحب دانا پوری ؒ نے اکیس[۲۱] کی تعداد کو صحت کا درجہ دیا ہے۔ جمعرات کی شب سے امامت کی ابتداء مان کر یہ تعداد پوری ہوتی ہے اصح السیر ص۴۳۳

[2] روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف میں تھے ۔ فرمایا۔ دوات کاغذ لاؤ میں تمھارے لئے ایک تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے ۔ بروایت مسلم شریف حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ آپ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس قرآن ہے ۔ جو ہم سب کے لئے کافی ہے۔ مقصد یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان نہ کیا جائے ۔ مگر بعض لوگوں نے فرمایا کہ تعمیلِ ارشاد کی جائے ۔ اختلافِ آراء میں جب شور وغل بڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میرے پاس سے اٹھ جاؤ" اسی کو واقعہ قرطاس کہا جاتا ہے ۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص۱۶۰ تا ص۱۶۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- ظہر کی نماز [1]

سوال :- اس نماز ظہر کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے اور آپ دو شخصوں کا سہارا لیئے ہوئے تھے۔ بتائیے وہ دو حضرات کون تھے ؟

جواب :- حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما [2]

سوال :- وفات سے ایک روز پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا امور انجام دئے ؟

جواب :- اپنے تمام غلام جنکی تعداد چالیس بتائی جاتی ہے آزاد فرمائے۔ گھر میں سات دینار رکھے تھے ان کو صدقہ کیا۔ ہتھیار مسلمانوں کو ہبہ فرمائے۔ [3]

سوال :- مرض وفات میں حضرت فاطمہ رض کیوں ہنسی اور کیوں روئیں ؟

جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کان میں گفتگو فرمائی۔ فرمایا کہ میں اسی مرض میں انتقال کروں گا تو رونے لگیں۔ پھر فرمایا کہ میرے خاندان میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی تو ہنسنے لگیں [4]

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے آخری نماز کونسی تھی ؟

جواب :- نماز فجر۔

سوال :- صحابہ کرام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال اقدس کی زیارت کا سب سے آخری موقع کب ملا ؟

---

[1] صحیح بخاری ج ۱ ص۹۸ . ص۹۹ [2] رحمۃ للعالمین ج ۱ ص۲۴۸ .

[3] گویا کہ پورا گھر خالی کر دیا حالت یہ تھی کہ اس رات گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل بھی حضرت عائشہ کو پڑوس سے ادھار لینا پڑا رحمۃ للعالمین ج ۱ ص۲۴۹ [4] بخاری ج ۲ ص۶۳۸ چنانچہ حضرت فاطمہ رض چھ ماہ بعد ہی رحلت فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- دوشنبہ کو نمازِ فجر میں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرۂ عائشہ کا پردہ اٹھایا تو لوگوں کو مصروفِ نماز دیکھ کر خوش ہوئے۔ اسوقت چہرۂ انور ورقِ قرآن[1] معلوم ہوتا تھا۔ اس زیارت سے صحابہ کی بے تابی بڑھنے والی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ڈالدیا۔ اور اشارہ سے فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرلو۔ یہی جمالِ نبوت کی آخری زیارت تھی۔

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخری وصیت کیا فرمائی ؟

جواب :- اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ ، وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ( نماز، نماز۔ اور لونڈی غلام[2] )

سوال :- مرض کی زیادتی کی وجہ سے گھر کے لوگوں نے منع فرمانے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوا پلادی تھی تو افاقہ ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاباً کیا فرمایا تھا۔ ؟

جواب :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے منع کرنے کے باوجود دوادی۔ اسکی سزا یہ ہے کہ سب کو یہ دوا پلائی جائے۔ سوائے حضرت عباس کے کیونکہ وہ اس میں شریک نہ تھے۔

سوال :- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا تھا تو دوا کیوں پلائی گئی ؟

جواب :- انھوں نے سمجھا کہ انکار آپ کا ایسا ہی ہے جیسا کہ عموماً مریض دوا سے نفرت کرتے ہوئے انکار کردیتے ہیں[3]۔

---

[1] چہرۂ انور کی ورق قرآن سے مشابہت صحیح بخاری میں بروایت انس مذکور ہے۔ یہ ایک عجیب تشبیہ ہے۔ ورق قرآن پر طلائی کام ہوتا ہے۔ رُخِ انور پر مرض کی شدت سے زردی آگئی تھی تو رنگِ مرض اور چمک کو طلا سے اور تقدس کو قرآن سے تشبیہ دیکر ورقِ قرآن کہا۔ حبیب اللہ قاسمی

[2] بخاری ج ۲ ص ۶۳۷۔ [3] اصح السیر ص ۴۲۵۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری وقت میں مسواک کی تمنا فرمائی تو اس تمنا کو کس نے پورا کیا ؟

جواب :۔ حضرت عائشہ رضؓ نے

سوال :۔ حضرت عائشہ رضؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کیسے سمجھیں ؟

جواب :۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکرؓ ہاتھ میں مسواک لئے آگئے ۔ آپؐ اسے غور سے دیکھتے رہے لہ

سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سب سے آخری کلمہ کیا نکلا ؟

جواب :۔ اَللّٰهُمَّ فِی الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ۔ اے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ میں پہونچا دے ۔ (تین مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا)

سوال :۔ درد کی پریشانی کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اپنا دستِ مبارک پاس رکھے ہوئے پیالہ میں ڈالتے تھے اور منھ پر پھیر لیتے تھے ۔ اس وقت کیا جملے ارشاد فرما رہے تھے ؟ ۔

جواب :۔ آپ فرماتے جاتے تھے ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ واقعی موت کی بڑی سختیاں ہیں ۔ ٢ہ

## حادثۂ وفات

سوال :۔ وفات کا روح فرسا واقعہ کب ہوا ؟

---

لہ اس سے حضرت عائشہ رضؓ سمجھ گئیں اور ان سے مسواک لیکر اس کو چبا کر نرم کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ۔ اسی لئے حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ اللہ کا انعام ہے کہ اخیر وقت میں میرا لعابِ دہن آپ ﷺ کے لعاب میں مل گیا ۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۷۱

٢ہ بخاری ج ۲ ص ۶۴۰

جواب :۔ ۱۲ ربیع الاول[1] ۱۱ھ بروز دوشنبہ بوقتِ چاشت۔

سوال :۔ وفاتِ نبویؐ کی عیسوی تاریخ بتائیے :

جواب :۔ ۹ جون ۶۳۲ء۔[2]

سوال :۔ وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے ؟

جواب :۔ حضرت عائشہ رضؓ کی گود میں۔

سوال :۔ وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی عمر ہو چکی تھی۔ ؟

جواب :۔ تریسٹھ سال چار دن۔[3]

سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے مسلمانوں پر جو کوہِ غم ٹوٹا اس کا مختصر نمونہ پیش کیجئے۔ ؟

جواب :۔ وفات کی خبر جو بھی سنتا تھا حیران و ششدر ہو جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضؓ پر سکتہ کا عالم تھا۔ شدتِ غم کی وجہ سے بات نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت علی رضؓ بیٹھ گئے ان میں حرکت کرنے کی سکت نہ رہی۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضؓ کے قلب پر ایسا اثر ہوا کہ وہ انتقال کر گئے۔ حضرت عمر رضؓ کے ہوش و حواس جاتے رہے انھوں نے تلوار کھینچ لی کہ اگر کوئی کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کر گئے تو اس کا سر قلم کر دونگا۔ حضرت ابو بکر رضؓ نے پیشانی مبارک کو

---

[1] یہ جمہور علماء کا قول ہے۔ صاحب اصح السیر نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ، لیث وغیرہ کا قول ہے کہ یکم ربیع الاول کو وفات ہوئی۔ علامہ شبلی نے روایت و درایت سے اسی قول کی تائید کی ہے۔ ہشام بن محمد بن سائب کلبی اور ابو مخنف کی روایت ہے کہ وفات ۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ اصح السیر ص ۴۳۵ سیرۃ النبی ج ۲ ص ۱۷۲ تا ص ۱۷۴ [2] ایک عالمی تاریخ ص ۲۱

[3] مشہور روایت یہی ہے۔ بعض نے ۶۵ برس اور بعض نے ساٹھ برس کی عمر بھی بتائی ہے۔ فتح الباری ج ۸ ص ۱۱۴۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بوسہ دیا اور بہت روئے اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ آپ پر دو موت جمع نہیں کریگا۔ البتہ ایک موت جو آپ کے لئے لکھی گئی تھی وہ آچکی۔ [1]

# "تجہیز و تکفین و تدفین"

سوال:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس روز غسل دیا گیا اور کس طرح؟

جواب:۔ منگل کے روز کپڑے اتارے بغیر غسل دیا گیا۔

سوال:۔ غسل دینے میں حضرت عباس انکے صاحبزادے (فضل اور قثم) کے علاوہ اور کون شریک تھے۔؟

جواب:۔ حضرت علیؓ، حضرت اسامہ، حضرت شقران اور اوس بن خولی رضی اللہ عنہم

سوال:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں کتنے کپڑے تھے؟

جواب:۔ تین سفید یمنی چادروں میں کفنایا گیا۔ کرتا اور پگڑی نہ تھی صرف چادروں میں لپیٹا گیا۔ [3]

سوال:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کس نے کھودی تھی؟۔

جواب:۔ حضرت ابو طلحہ رضؓ نے

سوال:۔ قبر مبارک صندوقی تھی یا بغلی؟

جواب:۔ بغلی تھی [4]

---

[1] اصح السیر ص۴۲۶ [2] الرحیق المختوم ص۳۷ [3] ایضاً بحوالہ بخاری ج ا ص۱۶۹ [4] بغلی قبر کا کھودا جانا ایک اتفاقی امر ہے کیونکہ مدینہ میں دو شخص قبر کھودتے تھے۔ (۱) حضرت ابو عبیدہ جو مکہ کے دستور کے مطابق صندوقی قبر کھودتے تھے (۲) حضرت ابو طلحہ جو مدینہ کے دستور کے مطابق بغلی قبر کھودتے تھے۔ صحابہ میں اختلاف ہوا کہ کیسی قبر کھودی جائے۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ انکو بلالو جو پہلے آجائے گا وہ اپنے مطابق قبر کھودے گا۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ رضؓ آگئے انھوں نے بغلی قبر کھودی سیرۃ النبی ج ۲ ص۱۸۶

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

جواب :- کسی نے نہیں پڑھائی۔

سوال :- نماز جنازہ پڑھنے کا کیا طریقہ اپنایا گیا ؟

جواب :- حجرہ تنگ تھا اسلئے دس دس صحابہ اندر جاتے تھے اور نماز جنازہ پڑھتے تھے۔ پہلے بنی ہاشم نے نماز پڑھی پھر مہاجرین نے پھر انصار نے پھر مردوں کے بعد عورتوں نے پھر بچوں نے [1]

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کتنے آدمیوں نے پڑھی ؟

جواب :- تیس ہزار آدمیوں نے [2]

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں چادر کس نے بچھائی تھی ؟

جواب :- حضرت شقران رض نے۔ [3]

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں دفن کیا گیا تھا ؟

جواب :- حضرت عائشہ رض کے کمرہ میں جہاں آپ کی وفات ہوئی۔

سوال :- مدفنِ نبوی کے بارے میں جب صحابہ میں اختلاف ہوا تو حضرت ابو بکر رض نے کیا فیصلہ کن بات کہی تھی ؟

جواب :- آپؐ نے فرمایا تھا کہ نبی وہیں دفن ہوتا ہے جہاں وفات پاتا ہے۔

سوال :- نماز جنازہ کس روز پڑھی گئی اور تدفین کب ہوئی ؟

جواب :- منگل کو نماز جنازہ پڑھی گئی اور بدھ کی رات میں تدفین عمل میں آئی۔

سوال :- جسم مبارک کو قبر میں کس نے اتارا ؟

---

[1] الرحیق المختوم ص ۶۲۷ [2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۱۸۹

[3] اصح السیر ص ۲۴۰۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ اور ان کے دو صاحبزادے فضلؓ اور قثمؓ نے۔ [۱]

سوال :- قبر مبارک کیسی بنائی گئی؟

جواب :- کوہان نما۔

سوال :- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر پانی کس نے چھڑکا تھا؟

جواب :- حضرت بلال رضؓ نے۔ [۲]

# واقعات متفرقہ ۱۱ھ

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا چیزیں چھوڑ کر گئے تھے؟

جواب :- ایک سفید خچر، کچھ ہتھیار، کچھ زمین۔ [۳]

سوال :- ۱۱ھ میں نبوت کے دعویدار کون کون ہوئے؟

جواب :- (۱) مسیلمہ کذاب (۲) اسود عنسی (۳) طلیحہ بن خویلد اسدی (۴) سجاح بنتِ حارث۔

سوال :- مسیلمہ کذاب کا انجام کیا ہوا؟

جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت فرمانے کے بعد ایک لاکھ سے زائد جہاں

---

[۱] سیرۃ المصطفیٰ جلد ۳ ص۱۸۹ بعض کتابوں میں دوسرے حضرات کا نام بھی آیا ہے۔ دیکھئے سیرۃ النبی ج ۲ ص۱۸۶ [۲] اصح السیر ص۲۴۰ [۳] بخاری شریف کتاب الوصایا میں حضرت عمرو بن حارث رضؓ کی روایت بیان کی گئی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑا نہ کوئی دینار۔ نہ غلام نہ باندی اور نہ کوئی دوسری چیز مگر ایک سفید خچر، اور ہتھیار اور کچھ زمین جس کو اپنی زندگی میں ہی مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ مزید تفصیل کے لئے سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص۲۳۵ تا ص۲۴۹ کی مراجعت فرمائیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس کے پیرو بن گئے تھے حضرت ابوبکرؓ کے زمانۂ خلافت میں حضرت خالد بن ولیدؓ ۲۴ ہزار کے لشکر کے ساتھ مسیلمہ کے چالیس ہزار کے لشکر کا مقابلہ کیا جس میں وحشیؓ کے ہاتھ سے مسیلمہ جہنم رسید ہوا۔ اس وقت حضرت وحشیؓ نے فرمایا تھا:۔ اَنَا قَاتِلُ خَیْرِ النَّاسِ فِی الْکُفْرِ وَ اَنَا قَاتِلُ شَرِّ النَّاسِ فِی الْاِسْلَامِ۔

سوال :۔ اسود عنسی کا حشر کیا ہوا ؟

جواب :۔ وفات نبوی سے ایک روز قبل یا حضرت ابوبکرؓ کے زمانۂ خلافت میں فیروز دیلمیؓ (یہ نجاشی کا بھانجا تھا) نے ایک جماعت کے ساتھ اس ملعون کو قتل کر دیا تھا۔

سوال :۔ طلیحہ بن خویلد اسدی کا انجام کیا ہوا ؟

جواب :۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولید کی سرکردگی میں ایک لشکر اسکے مقابلہ کے لئے بھیجا تھا۔ مگر خوبی قسمت سے وہ مسلمان ہو گیا اور جنگ نہاوند میں شہادت حاصل کی (رضی اللہ عنہ)

سوال :۔ سجاح بنت حارث مدعیۂ نبوت کا حشر کیا ہوا ؟

جواب :۔ اس کے متعلق دو روایتیں ہیں۔ ۱ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں وہ اور اسکی امت مسلمان ہو گئی۔ ۲ مسیلمہ جس جزیرہ میں رہتا تھا وہاں وہ چھپ کر ہلاک ہو گئی۔ اور پھر کسی نے اس کا نام و نشان تک نہ سنا۔ واللہ اعلم [1]

# ازواج مطہراتؓ

سوال :۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عورتوں سے شادی فرمائی ؟

جواب :۔ گیارہ عورتوں سے۔

---

[1] مدعیانِ نبوت کی تفصیل مدارج النبوت قسط نمبر ۱ ص۱۲۰ تا ص۱۲۶ سے لی گئی ہے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ ازواجِ مطہرات کے اسماء نکاح کی ترتیب کے مطابق بیان کیجئے ؟

جواب :۔ (۱) حضرت خدیجہ رضؓ (۲) حضرت سودہ رضؓ (۳) حضرت عائشہ رضؓ
(۴) حضرت حفصہ رضؓ (۵) حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضؓ (۶) حضرت ام سلمہ رضؓ
(۷) حضرت زینب بنت جحش رضؓ (۸) حضرت جویریہ رضؓ (۹) حضرت ام حبیبہ رضؓ
(۱۰) حضرت صفیہ رضؓ (۱۱) حضرت میمونہ رضؓ [۱]

سوال :۔ وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی بیویاں حیات تھیں ؟

جواب :۔ نو ۹

سوال :۔ وہ کونسی ازواجِ مطہرات ہیں جنھوں نے حیاتِ نبوی میں ہی انتقال فرمایا ؟

جواب :۔ حضرت خدیجہ رضؓ اور ام المساکین حضرت زینب بنت خزیمہ رضؓ ۔

سوال :۔ وہ کونسی زوجہ مطہرہ ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہوئی ؟

جواب :۔ حضرت خدیجہ رضؓ

سوال :۔ وہ کونسی زوجۂ مطہرہ ہیں جو تمام ازواجِ مطہرات کے بعد ملکِ عدم گئیں ؟

جواب :۔ حضرت ام سلمہ رضؓ [۲]

سوال :۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ہدی ذبح کرنے اور حلق کرانے کا حکم تین بار فرمایا مگر کسی نے تعمیل ارشاد نہ کی تو وہ کونسی زوجۂ مطہرہ تھیں جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا تھا کہ "پہلے آپ ذبح اور حلق کرائیں تب وہ ایسا ہی کریں گے ۔ ؟

جواب : حضرت ام سلمہ رضؓ نے ۔

سوال :۔ ان زوجۂ مطہرہ کا نام بتائیے جنکا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمان پر ہوا تھا ؟

جواب :۔ حضرت زینب بنتِ جحش رضؓ ۔

---

[۱] بعض اربابِ سیر کا بیان ہے کہ ان عورتوں کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا جن میں جَوْنیۃ کندیہ اور فاطمہ بنت ضحاک کلابیہ کا نام سرِ فہرست ہے مگر انکے عقد نکاح میں سخت اختلافات ہیں ۔ اس کے لئے مطولات کی طرف رجوع فرمائیں [۲] اصابہ ج ۴ ص ۴۵۹

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ وہ کونسی بیوی ہیں جن کے ولیمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص اہتمام فرمایا ؟

جواب :۔ حضرت زینب بنتِ جحش رضؓ

سوال :۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ازواجِ مطہرات سے فرمایا تھا: "تم میں سب سے جلد مجھ سے وہ ملے گی جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لانبا ہوگا۔" بتایئے اس سے کس بیوی کی طرف اشارہ تھا ؟

جواب :۔ حضرت زینب بنتِ جحش رضؓ کی طرف ۔

سوال :۔ وہ کونسی ام المومنین ہیں جنھوں نے اپنے والد کو کفر کی وجہ سے بسترِ رسول ؐ پر بیٹھنے سے روک دیا تھا ۔

جواب :۔ حضرت ام حبیبہ رضؓ [1] ( ابو سفیان جب تجدیدِ صلح حدیبیہ کے لیے مدینہ آیا تھا تو اپنی بیٹی امِ حبیبہ سے بھی ملنے گیا تو انھوں نے بستر لپیٹ دیا تھا )

سوال :۔ ان ام المومنین کا نام بتایئے جنکو باندی ہونے کی حالت میں حضرت دحیہ کلبی نے پسند فرما لیا تھا ۔ مگر حضراتِ صحابہ نے فرمایا کہ "یہ بنو قریظہ و بنو نضیر کی سیدہ ہیں بہتر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اسے اپنے لئے خاص فرما لیں ۔"

جواب :۔ حضرت صفیہ رضؓ بنتِ حی بن اخطب [2]

سوال :۔ وہ کونسی زوجۂ مطہرہ ہیں جن کا نکاح اور زفاف مقامِ سرف میں ہوا اور انتقال و تدفین بھی مقامِ سرف میں ہوئی ؟

جواب :۔ حضرت میمونہ بنتِ حارث رضؓ

سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخر میں کس سے نکاح فرمایا ؟

جواب :۔ حضرت میمونہ رضؓ سے [3]

---

[1] رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۶۸ [2] رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۶۷ [3] اصح السیر ص ۴۸۵ بحوالہ ابن سعد

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ

سوال :- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کس قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں انکے والد اور والدہ کا نام کیا تھا؟

جواب :- قبیلہ قریش سے ان کا تعلق تھا۔ والد کا نام خُوَیلِدْ اور والدہ کا نام فاطمہ بنتِ زائدہ تھا۔

سوال :- حضرت خدیجہ رضؓ کا لقب کیا تھا اور کیوں؟

جواب :- طاہرہ لقب تھا۔ کیونکہ یہ جاہلیت کی برائیوں سے پاک تھیں۔

سوال :- حضرت خدیجہ رضؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آنے سے پہلے کتنے نکاح فرمائے اور کس کس سے؟

جواب :- دو نکاح فرمائے۔ پہلا نکاح ابوہالہ بن زرارہ تمیمی سے ہوا۔ دوسرا نکاح عتیق بن عائذ مخزومی سے ہوا [1][2]

سوال :- حضرت خدیجہ کی اس سہیلی کا بتائیے جس کے ذریعہ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا؟

جواب :- نفیسہ بنت منیبہ۔

سوال :- حضرت خدیجہ کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کس نے پڑھایا تھا؟

---

[1] اصحابِ سیر کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ابوہالہ سے پہلے نکاح ہوا یا عتیق بن عائذ سے صاحبِ سیرۃ المصطفےٰ نے پہلا نکاح ابوہالہ سے اور صاحبِ رحمۃ للعالمین نے عتیق سے پہلا نکاح نقل کیا ہے۔

[2] پہلے نکاح سے حضرت خدیجہ رضؓ کے دو بیٹے ہند اور ہالہ پیدا ہوئے۔ دوسرے نکاح سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام بھی ہند تھا۔ حضرت خدیجہ کی یہ اولاد مشرف باسلام ہوئی۔ سیرۃ المصطفےٰ ج ۳ ص ۲۹۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ ابوطالب نے لہ

سوال :۔ نکاح کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اور حضرت خدیجہ کی عمر کیا تھی؟

جواب :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہ کی چالیس سال تھی۔

سوال : حضرت خدیجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کتنے سال رہی۔

جواب :۔ ۲۵ سال ۔

سوال :۔ حضرت خدیجہ رضہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی اولاد ہوئی ؟

جواب :۔ چھ اولاد ( ۲ لڑکے اور چار لڑکیاں )

سوال :۔ حضرت خدیجہ کی حیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سے نکاح فرمایا ؟

جواب :۔ کسی سے نہیں۔

سوال :۔ حضرت خدیجہ کا مہر کیا مقرر ہوا ؟

جواب :۔ پانسو درہم

سوال :۔ حضرت خدیجہ کا انتقال کب ہوا اور آپ رضہ کی کل عمر کتنی ہوئی ؟

جواب :۔ سنہ ۱۰ نبوی میں انتقال ہوا۔ آپ کی عمر ۶۵ سال کی ہوئی۔

سوال :۔ حضرت خدیجہ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی اور قبر میں کس نے اُتارا ؟

جواب :۔ نماز جنازہ نہیں پڑھائی گئی ۲ہ قبر میں خود رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اتارا۔

سوال :۔ حضرت خدیجہ رضہ کہاں دفن کی گئیں۔

---

لہ بعض روایات میں حضرت خدیجہ کے چچا عمرو بن اسد کا ذکر بھی آیا ہے۔ ممکن ہے کہ خطبۂ نکاح ابو طالب نے پڑھایا ہو اور ایجاب وقبول عمرو بن اسد نے کیا ہو۔ واللہ اعلم۔

۲ہ کیونکہ نمازِ جنازہ کا حکم ابھی تک نہیں آیا تھا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب: مکۃ المکرمہ مقام حجون میں۔

سوال:۔ حضرت خدیجہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سے نکاح فرمایا؟

جواب:۔ حضرت سودہ بنتِ زمعہ رضؓ سے۔ [1]

## "حضرت سودہ بنت زمعہ رضؓ"

سوال:۔ حضرت سودہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کا پیغام لیجانے والی خاتون کا نام بتائیے؟

جواب:۔ حضرتِ خَولہ بنت حکیم رضؓ (اہلیہ حضرت عثمان بن مظعون رضؓ)

سوال:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ رضؓ کی وفات کے بعد نکاح کرنے کے لئے حضرت سودہ کا نام کس نے بتایا تھا؟

جواب: حضرت خَولَہ بنتِ حکیم رضؓ نے۔

سوال:۔ حضرت سودہ رضؓ نے رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے کتنے نکاح فرمائے اور پہلے شوہر کا نام کیا تھا؟

جواب:۔ صرف ایک نکاح۔ انکے پہلے شوہر کا نام سکران بن عمرو رضؓ تھا [2]

---

[1] حضرت سودہؓ و عائشہ رضؓ کے نکاح کا زمانہ قریب قریب ہونے کی وجہ سے مؤرخین نے اختلاف کیا ہے کہ ان میں سے کس کا نکاح پہلے ہوا۔ بروایتِ ابن اسحاق سودہ رضؓ کو تقدم حاصل ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل کا قول ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ کے بعد ان کا نکاح ہوا۔ راجح قول یہی ہے کہ حضرت سودہ کا نکاح پہلے ہوا سیرۃ النبی ج ۲ ص ۴۰۵ و زرقانی ج ۳ ص ۲۲۷۔ [2] حضرت سکران رضؓ ہجرتِ حبشہ ثانیہ کے مہاجرین میں سے ہیں۔ حبشہ سے واپس ہوئے تو ان کا انتقال ہو گیا۔۔۔ ان سے ایک بیٹا عبدالرحمان ہوا جسکو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ سیرۃ المصطفٰے جلد ۳ ص ۲۹۲۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ سکران بن عمرو کے انتقال کے بعد حضرت سودہ کس کے نکاح میں آئیں اور مہر کیا مقرر ہوا ؟
جواب :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ چار سو درہم مہر مقرر ہوا [1]
سوال :۔ حضرت سودہ رضؓ نے بڑھاپے کی وجہ سے اپنی باری کس کو دیدی تھی ؟
جواب :۔ حضرت عائشہ رضؓ کو۔
سوال :۔ حضرت سودہ رضؓ کے والد اور والدہ کا نام بتائیے ؟
جواب :۔ والد کا نام زمعہ اور والدہ کا نام شموس بنت قیس تھا۔
سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سودہؓ کا نکاح کس نے پڑھایا ؟
جواب :۔ خود انکے والد زمعہ نے (سیرۃ النبی ج ۲ ص ۴۴۴)
سوال :۔ حضرت سودہ رضؓ کی وفات کب ہوئی اور کہاں ؟
جواب :۔ شوال ۵۴ھ میں [2]۔ مدینہ میں انتقال ہوا۔

# حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ

سوال :۔ حضرت عائشہ رضؓ کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا ؟
جواب :۔ والد کا نام ابو بکر صدیق رضؓ اور والدہ کا نام زینب ام رومان [3] تھا۔
سوال :۔ حضرت عائشہ رضؓ کا نکاح کب ہوا اور کتنی عمر میں اور پھر رخصتی کب ہوئی ؟

---

[1] زرقانی ج ۳ ص ۲۲۷ [2] یہ واقدی رح کا مرجح قول ہے۔ ۵۵ھ اور ۲۳ھ کی روایات بھی ہیں۔ اصح السیر ص ۶۲۱

[3] ام رومان کنیت ہے ان کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ مشہور قول کے مطابق ان کی وفات ۶ھ میں ہوئی اور خود رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو قبر میں رکھا۔ الاصابہ فی احوال الصحابہ ج ۴ ص ۴۵۰۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ ماہ شوال سنہ ۱۰ نبوی میں ۶ سال کی عمر میں نکاح ہوا، اور پھر نو سال کی عمر میں سنہ ۱ ھ کے ماہ شوال میں رخصتی ہوئی۔

سوال :۔ حضرت عائشہ رض کی وفات کب ہوئی اور کہاں ؟

جواب :۔ ماہ رمضان ۵۸ھ[1] میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔

سوال :۔ حضرت عائشہ رض کو کہاں دفن کیا گیا اور نماز جنازہ کس نے پڑھائی ۔؟

جواب :۔ حضرت ابو ہریرہ رض نے نماز پڑھائی جنت البقیع میں وصیت کے مطابق تدفین ہوئی۔

سوال :۔ حضرت عائشہ رض کی برائت میں قرآن کریم کی کونسی آیت نازل ہوئی ۔؟

جواب :۔ سورۂ نور کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ الخ[2]

سوال :۔ حضرتِ عائشہ رض کی کتنی عمر ہوئی ؟

جواب :۔ ۶۶ سال۔

سوال :۔ حضرت عائشہ رض سے کتنی روایات منقول ہیں ؟

جواب :۔ دو ہزار دو سو دس ۔[3]

سوال :۔ حضرت عائشہ رض کے علمی تفوق و برتری کی کیا دلیل ہے ؟

جواب :۔ صحابہ کرام کو جب بھی کوئی اشکال پیش آتا تو اس کے حل کے لئے حضرت عائشہ رض کے پاس جایا کرتے تھے۔ اور حضرت عائشہ رض اپنے علم سے ان کو مطمئن کرتیں۔

## حضرت حفصہ رض

سوال :۔ حضرت حفصہ رض کس کی صاحبزادی تھیں نیز انکی ماں کا نام کیا تھا ؟

---

[1] یہ واقدی کی روایت ہے۔ حضرت عروہ رض کی روایت ہے کہ ۵۷ھ میں انتقال ہوا۔ ع الصیر ۴۶۱

[2] سورۂ نور آیت ۱۱ تا ۲۰ [3] سیرۃ النبی ج ۲ ص ۴۰۸۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ حضرت عمر فاروق رضؓ کی صاحبزادی تھیں انکی والدہ کا نام زینب بنت مظعون تھا۔

سوال :۔ حضرت حفصہ رضؓ کے پہلے شوہر کا نام کیا تھا؟

جواب :۔ حضرت خُنَیس بن حُذَافہ سہمی رضؓ [۱]

سوال :۔ حضرت خُنَیس کے انتقال کے بعد حضرت عمر رضؓ نے حفصہ رضؓ کے نکاح کی خواہش سب سے پہلے کس سے کی تھی؟

جواب :۔ حضرت عثمان غنی رضؓ سے (مگر انھوں نے عذر کر دیا تھا)

سوال :۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ سے کب نکاح فرمایا؟

جواب :۔ ۳ھ میں۔

سوال :۔ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت حفصہ رضؓ کو طلاق دی تو حضرت جبرئیل امین کیا وحی لیکر نازل ہوئے؟

جواب :۔ " اِرْجِعْ حَفْصَةَ فَاِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَاِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِى الْجَنَّةِ "

" آپ حفصہ سے رجوع کر لیجئے وہ بڑی روزہ دار اور نمازی عورت ہے اور جنت میں آپکی بیوی ہے " چنانچہ آپؐ نے رجعت فرمالی۔ [۲]

سوال :۔ حضرت حفصہ رضؓ کا انتقال کب ہوا اور کتنی عمر میں؟

جواب :۔ شعبان ۴۵ھ میں [۳] ساٹھ سال کی عمر میں۔

سوال :۔ انکی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کہاں دفن کیا گیا۔؟

جواب :۔ مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنت البقیع میں انکو دفن کیا گیا۔

---

[۱] غزوہ بدر کے بعد ان کا انتقال ہوا۔ زرقانی ج ۳ ص ۲۳۶ [۲] الاصابہ ج ۴ ص ۲۵۳

[۳] انکے سن وفات میں بھی اختلاف ہے۔ ۴۱ھ ۲۷ھ کی بھی روایتیں ہیں۔ سیرۃ النبی ج ۲ ص ۴۱۳

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:۔ حضرت حفصہ کی مرویات کی تعداد کیا ہے ؟
جواب:۔ ساٹھ [1]

# حضرت زینب بنت خزیمہ رضؓ

سوال:۔ حضرت زینب بنت خزیمہ کا لقب کیا تھا اور کیوں ؟
جواب:۔ ان کا لقب زمانہ جاہلیت سے ہی ام المساکین تھا کیونکہ یہ مساکین کے لئے بڑی سخاوت اور فیاضی کا معاملہ کرتی تھیں۔
سوال:۔ حضرت زینب رضؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے کتنے نکاح کئے اور شوہروں کے نام کیا تھے۔
جواب:۔ تین نکاح کئے۔ پہلے شوہر طفیل بن حارث، دوسرے عبیدہ بن حارث، تیسرے عبداللہ بن جحش ہیں۔ [2]
سوال:۔ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے کب نکاح فرمایا ؟
جواب:۔ سنہ ۳ھ میں [3]
سوال:۔ حضرت زینب رضؓ کا مہر کیا قرار پایا ؟

---

[1] رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۶۳ [2] ایضاً ج ۲ ص ۱۶۴ حضرت عبداللہ بن جحش جنگ احد سنہ ۳ھ میں شہید ہو گئے۔ [3] محل تعجب ہے کہ حضرت عبداللہ بن جحش کی شہادت جنگِ احد شوال سنہ ۳ھ میں ہوئی۔ اور عدتِ وفات چار مہینے دس دن ہے تو سنہ ۳ھ میں کیسے نکاح ہو گیا جبکہ شہادت کے بعد سنہ ۳ھ کے صرف ڈھائی ماہ باقی رہتے ہیں۔ صاحب اصح السیر نے علامہ زرقانی کے حوالہ سے لکھا کہ شاید حضرت زینب حمل سے ہوں اور عدت وضع حمل سے پوری ہو گئی ہو۔ اصح السیر ص ۶۴۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :- پانسو درہم۔

سوال :- حضرت زینب رضؓ کا انتقال کب ہوا۔؟

جواب :- نکاح کے دو تین ماہ گذرنے کے بعد ربیع الثانی سکہ ھ میں انتقال ہوگیا۔

سوال :- انکی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کس جگہ دفن کی گئیں ؟

جواب :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

سوال :- حضرت زینب کی عمر کتنی ہوئی ؟

جواب :- ۳۰ سال [۱]

# حضرت ام سلمہ رضؓ

سوال :- حضرت ام سلمہ رضؓ کا اصلی نام کیا تھا ؟

جواب :- ہند تھا۔

سوال :- انکے والد اور والدہ کا نام بتائیے ؟

جواب :- والد کا نام ابو امیہ [۲] مخزومی اور والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر تھا۔

سوال :- حضرت ام سلمہ رضؓ کے پہلے شوہر کا نام اور کنیت بتائیے۔ ؟

جواب :- نام عبداللہ بن عبدالاسد تھا "ابو سلمہ" کنیت تھی۔

سوال :- حضرت ام سلمہ کے پہلے شوہر ابو سلمہ کا انتقال کب ہوا ؟

جواب :- ۸ رجمادی الثانی سکہ ھ کو [۳]

سوال :- رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام سلمہ رضؓ کو پیغام نکاح دیا تو انھوں نے

---

[۱] عیون الاثر ج ۲ ص ۳۰۳ [۲] علامہ شبلی رح نے والد کا نام سہیل بتایا ہے۔
سیرۃ النبی ج ۲ ص ۴۱۲ [۳] عیون الاثر ج ۲ ص ۳۰۴

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کیا کیا عذر پیش کئے ؟
جواب :۔ ام سلمہ رض نے فرمایا کہ میری عمر زیادہ ہے ۔ اور میں ایک غیّور عورت ہوں اور میرے ساتھ بچے ہیں ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ میری وجہ سے پریشان ہوں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عذروں کا جواب دیا اور نکاح فرمایا [۱]
سوال :۔ حضرت ام سلمہ رض سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح کب ہوا ؟
جواب :۔ شوال سنہ ۴ھ میں ۔
سوال :۔ حضرت ام سلمہ رض کی وفات کب ہوئی ؟ اسوقت انکی عمر کیا تھی ۔ ؟
جواب :۔ سنہ ۶۲ھ میں [۲] ۔ ۸۴ سال کی عمر تھی ۔
سوال :۔ حضرت ام سلمہ رض کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور ان کا مدفن کہاں ہے ؟
جواب :۔ حضرت ابوہریرہ رض نے پڑھائی [۳] جنت البقیع میں دفن ہوئیں ۔

# حضرت زینب بنت جحش رض

سوال :۔ حضرت زینب بنت جحش رض کی والدہ کون تھی ؟
جواب :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی " اُمیمہ بنتِ عبدالمطلب [۴] "

---

[۱] عیون الاثر ج ۲ ص ۳۰۳ [۲] ان کے سن وفات میں زبردست اختلاف ہے ۔ واقدی رح نے سنہ ۵۹ھ ابن حبان نے سنہ ۶۱ھ اور امام بخاری رح نے تاریخ کبیر میں سنہ ۵۸ھ بتایا ہے ۔ ابونعیم کا قول سنہ ۶۲ھ کا ہے ۔ اسی قول کو حافظ عسقلانی نے ترجیح دی ہے ۔ سیرۃ المصطفٰے ج ۳ ص ۳۰۶

[۳] ۔ حضرت ام سلمہ رض نے نماز جنازہ کی وصیت سعید بن زید رض کے بارے میں کی تھی مگر وہ اس وقت زندہ نہ تھے ۔ اسلئے ابوہریرہ رض نے نماز پڑھائی اصح السیر ص ۴۶۹ ۔

[۴] اُمیمہ کے اسلام میں اختلاف ہے صرف ابن سعد نے انکے اسلام کو ثابت کیا ہے اور محمد ابن اسحاق انکے اسلام کے منکر ہیں ۔ اصابہ ج ۴ ص ۲۴۲ ترجمہ اُمیمہ ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ حضرت زینب رضؓ کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا ؟

جواب :۔ حضرت زید بن حارثہ رضؓ سے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام)

سوال :۔ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبنیٰ (منہ بولے بیٹے) اور آزاد کردہ غلام حضرت زید کیلئے زینب رضؓ کو پیام نکاح دیا تھا تو زینب اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش نے پیغامِ نکاح کو رد کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں قرآن کریم کی ایک آیت نازل ہوئی جس میں بتایا گیا تھا کہ پیامِ نکاح کو رد کرنا تمھیں زیبا نہیں۔ بتائیے وہ کونسی آیت تھی ؟

جواب :۔ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا (سورۂ احزاب آیت (۳۶) ۔)

سوال :۔ جب حضرت زیدؓ سے نکاح ہو گیا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی نوبت کیسے آئی ؟

جواب :۔ حضرت زید رضؓ نے آپسی رنجش کی وجہ سے حضرت زینبؓ کو طلاق دیدی تھی۔

سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامِ نکاح کو حضرت زینبؓ کے پاس لیکر کون گئے تھے اور انھوں نے کیا جواب دیا تھا ؟

جواب :۔ حضرت زید بن حارثہ رضؓ پیغامِ نکاح لیکر گئے۔ حضرت زینب رضؓ نے فرمایا "میں اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتی جب تک اللہ سے مشورہ (استخارہ) نہ کر لوں۔ [1]

---

[1] چنانچہ فوراً استخارہ کیا۔ اللہ کو ان کی یہ ادا پسند آگئی تو فرشتوں کی موجودگی میں اللہ عزوجل نے ان کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :- حضرت زینب رضؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح کب ہوا ؟

جواب :- سنہ ۴ھ یا سنہ ۵ھ میں۔

سوال :- نکاح کے وقت حضرت زینب کی عمر کیا تھی؟ اور ان کا مہر کیا قرار پایا تھا ؟

جواب :- عمر ۳۵ سال تھی [1] اور مہر چار سو درہم تھا۔

سوال :- حضرت زینب رضؓ کی وفات کب ہوئی ؟ ان کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

جواب :- سنہ ۲۱ھ میں وفات ہوئی [2] حضرت عمر فاروق رضؓ نے نماز پڑھائی۔

سوال :- حضرت زینب کی عمر کتنی ہوئی ؟

جواب :- ۵۰ یا ۵۲ سال [3]

سوال :- انکو کہاں دفن کیا گیا اور کہاں انتقال ہوا ؟

جواب :- مدینہ منورہ میں انتقال ہوا، جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

# حضرت جُوَیرِیہ رضؓ

سوال :- حضرت جویریہ رضؓ کس کی بیٹی تھیں۔ ان کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا ؟

جواب :- بنو المصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی تھی۔ پہلا نکاح مُسافع بن صفوان مصطلقی سے ہوا تھا [4]۔

سوال :- حضرت جویریہ رضؓ کا اصلی نام کیا تھا۔ بدل کر کیا رکھا گیا ؟

جواب :- اصلی نام بَرّہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر جویریہ رضؓ رکھا [5]

سوال :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے نکاح کا پس منظر بتائیے ؟

---

[1] عیون الاثر ج ۲ ص ۳۰۲ علامہ منصور پوری ؒ نے وثوق کے ساتھ انکی عمر ۳۶ سال بتائی ہے رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۷۱ [2] واقدی اور ابن اسحاق کا بیان ہے کہ وفات سنہ ۲۱ھ میں ہوئی اصح السیر ص ۲۷۲ [3] سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۲۲۶ [4] اصح السیر ص ۲۷۹ [5] مدارج النبوۃ قسط ۱۱ ص ۱۲۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ حضرت جویریہ کا پہلا شوہر "مسافع" غزوہ مریسیع میں مارا گیا۔ غزوہ میں دیگر قیدیوں کے ساتھ یہ بھی قیدی ہو کر آئیں۔ تقسیم غنائم کے وقت ثابت بن قیس بن شماس رضؓ کے حصہ میں آئی تھی۔ انھوں نے حق مکاتبت کی شرط پر صلح کر لی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا زرِ کتابت ادا کر کے ان سے نکاح فرمالیا۔ چار سو درہم مہر مقرر ہوا [1]

سوال :۔ اس نکاح کا اثر کیا ہوا ؟

جواب :۔ صحابہ کرام نے بنو المصطلق کے تمام لونڈی، غلام اس بنا پر آزاد کر دئے کہ اس خاندان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتۂ نکاح فرمالیا ہے۔

سوال :۔ اس نکاح کی برکت سے کتنے قیدی رہا کئے گئے ؟

جواب :۔ سو سے زیادہ [2]

سوال :۔ حضرت جویریہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کب نکاح فرمایا اور اس وقت انکی عمر کیا تھی ؟

جواب :۔ ۵ھ میں نکاح فرمایا۔ اس وقت جویریہ رضؓ کی عمر ۲۰ سال تھی۔

سوال :۔ حضرت جویریہ رضؓ کا انتقال کب ہوا اسوقت انکی عمر کیا تھی ؟

جواب :۔ ربیع الاول ۵۰ھ میں انتقال ہوا اس وقت ۶۵ برس کی عمر تھی [3]

سوال :۔ انکی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور انکی قبر کہاں ہے ؟

جواب :۔ مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنت البقیع میں انکی قبر ہے [4]

---

[1] مدارج النبوۃ قسطہ ۱۱ ص ۱۲۳ وسیرۃ النبی ج ۲ ص ۴۱۶ وسیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۳۲۹ [2] رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۶۵

[3] سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۳۲۹ صاحبِ اصح السیر نے وفات کا سال ۵۶ھ صحیح بتایا ہے اصح السیر ۴۸۰

[4] الاصابہ ج ۴ ص ۲۶۵

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# "حضرت ام حبیبہ رضؓ"

سوال :- حضرت ام حبیبہ رضؓ کا نام کیا تھا اور کنیت کیا تھی ؟

جواب :- رَملہ نام تھا۔ اُمّ حبیبہ کنیت تھی۔ [۱]

سوال :- ام حبیبہ رضؓ کے والد اور والدہ کا نام بتائیے ؟

جواب :- والد کا نام ابوسفیان بن حرب اموی۔ والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص تھا۔

سوال :- حضرت ام حبیبہ رضؓ کے پہلے شوہر کا نام بتائیے ؟

جواب :- عُبیداللہ بن جحش۔ [۲]

سوال :- رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی شاہِ حبشہ کے پاس ایک صحابی کو یہ پیغام دیکر بھیجا تھا کہ وہ ام حبیبہ سے نکاح کے متعلق بات کریں اور اگر وہ راضی ہوں تو تم بطورِ وکیل نکاح پڑھوا کر میرے پاس بھیجدو بتائیے وہ صحابی کون تھے ؟

جواب :- عمرو بن امیہ ضمری رضؓ

سوال :- ام حبیبہ رضؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیامِ نکاح کو قبول کر کے اپنی طرف سے وکیل بنا کر کس کو نجاشی کے پاس بھیجا تھا ؟

جواب :- خالد بن سعید بن العاص رضؓ کو۔

سوال :- نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامِ نکاح کو کس کے ذریعہ ام حبیبہ رضؓ کے پاس پہونچایا ؟

جواب :- اپنی باندی ابرھہ کے ذریعہ۔

---

[۱] یہ کنیت انکی بیٹی حبیبہ کے نام پر رکھی گئی تھی [۲] یہ اسلام لے آیا تھا مگر ہجرت حبشہ کے بعد عیسائیوں کی صحبت سے عیسائی ہوگیا تھا۔ اور اسی حال میں انتقال ہوا بسیرۃ المصطفےٰ ج ۲ ص ۳۴۰

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:- ام حبیبہ کا نکاح کہاں ہوا اور کس نے پڑھایا ؟

جواب:- حبشہ میں ہوا نجاشی (شاہ حبشہ) نے پڑھایا لہ

سوال:- اس نکاح کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں میں وہاں کون موجود تھے ؟

جواب:- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ۔

سوال:- حضرت ام حبیبہ رض کا مہر کیا متعین ہوا اور یہ مہر کس نے ادا کیا ؟

جواب:- چار سو دینار مہر متعین ٢ہ ہوا، جو نجاشی نے بذات خود ادا کیا۔

سوال:- نجاشی نے ام حبیبہ کو کس کے ساتھ خدمتِ نبوی میں بھیجا تھا۔؟

جواب:- شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ۔ ٣ہ

سوال:- حضرت ام حبیبہ رض کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کب ہوا ؟

جواب:- ۶ھ میں ۴ہ

سوال:- انکی وفات کب اور کہاں ہوئی ؟

جواب:- ۴۴ھ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔ ۵ہ

---

لہ اصحابِ سیر کا اسی پر اتفاق ہے مگر قتادہ اور زہری کی ایک روایت ہے کہ ان کا نکاح مدینہ میں ہوا حضرت عثمان بن عفان رض نے پڑھایا۔ ممکن ہے کہ مدینہ میں تجدید نکاح ہوا ہو۔ اصح السیر ص۴۸۲

٢ہ اصح السیر ص۴۸۲ مہر کی مقدار میں چار ہزار دینار، چار ہزار درہم وغیرہ کی روایات بھی ہیں جن کو کتابِ مذکور میں دیکھا جا سکتا ہے ٣ہ ایضاً ۴ہ بعض کہتے ہیں کہ ۷ھ میں نکاح ہوا۔ سید سلیمان ندوی رح نے اسی کو مشہور بتایا ہے۔ سیرۃ النبی ج ۲ ص۴۱۸

۵ہ صحیح روایت یہی ہے۔ بعضوں نے سال وفات ۴۲ھ ۵۹ھ ۵۰ھ ۵۵ھ بھی نقل کیا ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ دمشق میں وفات ہوئی اور وہیں تدفین ہوئی۔ سیرۃ النبی ج ۲ ص۴۱۵ حاشیہ ص۱

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال :۔ حضرت ام حبیبہؓ کی نکاح کے وقت کتنی عمر تھی اور وفات کے وقت کتنی ؟
جواب :۔ نکاح کے وقت ۲۷ یا ۲۶ سال، وفات کے وقت ۷۴ سال کی عمر تھی۔
سوال :۔ حضرت ام حبیبہ رضؓ سے کتنی روایات منقول ہیں ؟
جواب :۔ ۶۵ روایات۔

## حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

سوال :۔ حضرت صفیہ رضؓ کس کی بیٹی تھیں اور والدہ کا نام کیا تھا ؟
جواب :۔ بنو نضیر کے سردار حیُی بن اخطب کی بیٹی تھیں والدہ کا نام ضرہ تھا۔
سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے صفیہ رضؓ کے کتنے نکاح ہوئے اور کس کس سے ؟
جواب :۔ دو نکاح ہوئے پہلا سلّام بن مشکم سے، طلاق کے بعد دوسرا نکاح کنانہ بن ابی الحُقَیق سے ہوا [1]
سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کیسے آئیں ؟
جواب :۔ حضرت صفیہ رضؓ کا دوسرا شوہر کنانہ " غزوۂ خیبر میں مارا گیا۔ یہ گرفتار ہوئیں اور اسلام قبول کیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور نکاح کر لیا۔
سوال :۔ حضرت صفیہ رضؓ کا مہر کیا متعین ہوا ؟
جواب :۔ اُنکی آزادی کو ہی مہر بنا دیا گیا۔
سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضؓ کا ولیمہ کیسے فرمایا ؟
جواب :۔ دسترخوان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اور کھانا کھانے والوں کا تھا۔ صحابہ میں سے

---

[1] کسی شوہر سے حضرت صفیہ رضؓ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ عیون الاثر ج ۲ ص ۳۰۷

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جس کے پاس جو کچھ تھا حاضر کر دیا اور سب نے ایک جگہ بیٹھ کر کھایا۔ اس ولیمہ میں گوشت روٹی کچھ نہ تھا۔

سوال :۔ یہ ولیمہ کس جگہ ہوا اور حضرت صفیہ رض سے مصاحبت کہاں ہوئی ؟

جواب :۔ مقام صہبا میں ۔

سوال :۔ حضرت صفیہ کا انتقال کب ہوا اور کہاں دفن کی گئیں۔ ؟

جواب :۔ ۵۰ھ میں[1] انتقال ہوا۔ جنت البقیع میں دفن کی گئیں ۔

## حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

سوال :۔ حضرت میمونہ کے والد اور والدہ کا نام بتائیے ؟

جواب :۔ والد کا نام حارث اور والدہ کا نام ہند تھا۔

سوال :۔ حضرت میمونہ رض پہلے کس کے نکاح میں تھیں ؟

جواب :۔ ابو رُہم بن عبدالعزیٰ کے نکاح میں تھیں۔ [2]

سوال :۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کب آئیں اور مہر کیا مقرر ہوا ؟

جواب :۔ ابو رُہم کے انتقال کے بعد ۷ھ میں آپ کے نکاح میں آئیں۔ پانسو درہم مہر مقرر رہوا ۔

سوال :۔ یہ نکاح کہاں ہوا اور کس نے پڑھایا ؟

جواب :۔ مقام سرف میں نکاح ہوا۔ حضرت عباس رض نے نکاح پڑھایا۔ [3]

سوال :۔ حضرت میمونہ کا انتقال کب اور کہاں ہوا ؟

---

[1] علامہ ابن حجر نے اسی کو صحیح کہا۔ واقدی رح کی ایک روایت ۵۲ھ کی ہے۔ ابن حبان نے سالِ وفات ۳۶ھ بتایا ہے۔ مگر یہ غلط ہے۔ اصح السیر ص۵۸۴ [2] سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص۳۴۸ ۔ [3] سیرۃ النبی ج ۲ ص۴۱۹

جواب :- مقام سرف میں سنہ ۵۱ھ میں انتقال ہوا [1]

سوال :- انکی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی اور ان کا مزار کہاں ہے ؟

جواب :- حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ نے نماز جنازہ پڑھائی ان کا مزار مقام سرف میں ہے۔ [2]

سوال :- حضرت میمونہ رضؓ سے کتنی روایات مروی ہیں ؟

جواب :- ۷۶ روایات [3]

---

[1] سنِ وفات میں سنہ ۶۱ھ سنہ ۶۳ھ سنہ ۶۶ھ کی روایات بھی ہیں مگر صحت کا درجہ سنہ ۵۱ھ کو حاصل ہے اصح السیر ص۴۸۶

[2] الاصابہ ج ۴ ص۴۱۲ [3] رحمۃ للعالمین ج ۲ ص۱۸۱۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# امہات المومنین رضؓ پر ایک طائرانہ نظر

| نمبر شمار | اسمائے گرامی | سن نکاح | عمر بوقت نکاح | مہر | عرصہ رفاقت نبی کریم | سن وفات | عمر کتنی ہوئی | مدفن | تعداد روایات | حضور ﷺ کی عمر بوقت نکاح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حضرت خدیجہ رضؓ | ۲۵ سنہ میلادی | ۴۰ سال | ۵۰۰ درہم | ۲۵ سال | ۱۰ سنہ نبوی | ۶۵ سال | جنت المعلی | × | ۲۵ سال |
| ۲ | حضرت سودہ رضؓ | ۱۰ سنہ نبوی | ۵۰ سال | ۴۰۰ درہم | ۱۴ سال | شوال سنہ ۵۴ھ | ۷۲ سال | جنت البقیع | ۵ | ۵۰ سال |
| ۳ | حضرت عائشہ رضؓ | شوال ۱۰ سنہ نبوی | ۶ سال | ۴۰۰ درہم | ۹ سال | ۲۷ رمضان سنہ ۵۷ھ | ۶۶ سال | 〃 〃 | ۲۲۱۰ | ۵۴ سال |
| ۴ | حضرت حفصہ رضؓ | شعبان سنہ ۳ھ | ۲۲ سال | ۴۰۰ درہم | ۸ سال | شعبان سنہ ۴۵ھ | ۶۰ سال | 〃 〃 | ۶۰ | ۵۵ سال |
| ۵ | حضرت زینب بنت خزیمہ رضؓ | سنہ ۳ھ | ۳۰ سال | ۵۰۰ درہم | ۳ ماہ | ۴ ربیع الثانی سنہ ۳ھ | ۳۰ سال | 〃 〃 | × | ۵۵ سال |
| ۶ | حضرت ام سلمہ رضؓ | سنہ ۴ھ | ۲۶ سال | سامان بقدر ۱۰ درہم | ۷ سال | سنہ ۴۵ھ | ۸۴ سال | 〃 〃 | ۳۷۸ | ۵۶ سال |
| ۷ | حضرت زینب بنت جحش رضؓ | سنہ ۵ھ | ۳۶ سال | ۴۰۰ درہم | ۶ سال | سنہ ۲۰ھ | ۵۰ یا ۵۳ سال | 〃 〃 | ۱۱ | ۵۷ سال |
| ۸ | حضرت جویریہ رضؓ | شعبان سنہ ۵ھ | ۲۰ سال | ۴۰۰ درہم | ۶ سال | ربیع الاول سنہ ۵۰ھ | ۶۵ سال | 〃 〃 | ۷ | ۵۷ سال |
| ۹ | حضرت ام حبیبہ رضؓ | سنہ ۶ھ | ۳۶ سال | ۴۰۰ دینار | ۵ سال | سنہ ۴۴ھ | ۷۴ سال | 〃 〃 | ۶۵ | ۵۸ سال |
| ۱۰ | حضرت صفیہ رضؓ | سنہ ۷ھ | ۱۷ سال | آزادی | ۳½ سال | رمضان سنہ ۵۰ھ | ۶۰ سال | 〃 〃 | ۱۰ | ۵۹ سال |
| ۱۱ | حضرت میمونہ رضؓ | ذیقعدہ سنہ ۷ھ | ۳۶ سال | ۵۰۰ درہم | ۳½ سال | سنہ ۵۱ھ | ۸۰ سال | مقام سرف | ۷۶ | ۵۹ سال |

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# کنیزیں

سوال :۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیزیں کتنی تھیں۔ ؟

جواب :۔ چار تھیں۔

سوال :۔ کنیزوں کے نام کیا کیا تھے ؟

جواب :۔ (۱) ماریہ قبطیہ رضؓ (۲) ریحانہ بنت شمعون رضؓ (۳) نفیسہ رضؓ (۴) نام معلوم نہیں۔

سوال :۔ وہ کونسی کنیز تھیں جن سے صاحبزادۂ رسول " ابراہیم " پیدا ہوئے ؟

جواب :۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضؓ

سوال :۔ حضرت ماریہ کہاں سے آئی تھیں اُن کا انتقال کب ہوا ؟

جواب :۔ شاہِ مصر و اسکندریہ " مقوقس " نے ان کو ہدیہ میں بھیجا تھا۔ انکا انتقال ۱۶ھ بزمانۂ عمر رضؓ ہوا۔

سوال :۔ ماریہ قبطیہ رضؓ کہاں مدفون ہیں ؟

جواب :۔ جنت البقیع میں۔

سوال :۔ ریحانہ بنتِ شمعون کا مختصر تعارف کرائیے ؟

جواب :۔ یہ بنو قریظہ یا بنو نضیر کے خاندان سے تھیں۔ قید ہو کر آئیں تو خدمتِ نبوی میں بطور کنیز رہنے[1] کا شرف حاصل کیا۔ ۱۰ھ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

سوال :۔ نفیسہ رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی کیسے بنی ؟

---

[1] ابن سعد نے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر کے ان سے نکاح فرمالیا تھا۔

اصح السیر ص ۴۹۰

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ یہ پہلے ام المؤمنین حضرت زینب بنتِ جحش رضؓ کی باندی تھی۔ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کردی تھی [1]

# اولادِ کرام

سوال :۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی کل اولاد کتنی ہوئی ؟

جواب :۔ سات [2] (۳ صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں)

سوال :۔ وہ کونسی صاحبزادی ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل چلی ؟

جواب :۔ حضرت فاطمہ رضؓ۔

سوال :۔ اولاد میں سب سے پہلے کون پیدا ہوئے اور سب سے آخر میں کون ؟

جواب :۔ سب سے پہلے حضرت قاسم اور سب سے آخر میں حضرت ابراہیم رضؓ۔

# صاحبزادے

سوال :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندوں کے اسمار بتائیے ؟

جواب :۔ حضرت قاسم، حضرت عبداللہ، حضرت ابراہیم رضؓ

سوال :۔ حضرت عبداللہ اور قاسم کی والدہ کون تھیں ؟

جواب :۔ حضرت خدیجہ رضؓ

سوال :۔ حضرت ابراہیم رضؓ کی والدہ کا نام کیا تھا ؟

---

[1] باندیوں کی تفصیلات کے لئے زرقانی ج ۳ ص ۲۷۱ تا ص ۲۷۴ کی مراجعت کی جائے۔

[2] تعداد اولاد میں آٹھ، گیارہ، بارہ کے اقوال بھی ہیں۔ ہم نے اصح قول کو بیان کردیا ہے۔ مدارج النبوت قسط ۱۱ ص ۶۹

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضؓ
سوال :۔ وہ کونسے فرزند ہیں جنکی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم ہے؟
جواب :۔ حضرت قاسم رضؓ
سوال :۔ حضرت قاسم کی ولادت و وفات کب ہوئی۔ عمر کتنی ہوئی ؟
جواب :۔ ولادت اور وفات نبوت سے پہلے ہوئی اور دو سال کی عمر ہوئی [1]
سوال :۔ اس فرزند کا نام بتائیے جن کا نام طیب و طاہر بھی تھا ؟
جواب :۔ حضرت عبداللہ۔
سوال :۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں فرزند (عبداللہ و قاسم) انتقال کر گئے تو کس نے آپ کو ان الفاظ سے رنجیدہ کیا تھا کہ آپ ابتر (بے نسل) رہ گئے۔ اور پھر تسلی کے لئے کونسی سورۃ نازل ہوئی تھی۔
جواب :۔ عاص بن وائل سہمی نے یہ الفاظ کہے تو سورۂ کوثر نازل ہوئی [2]
سوال :۔ ابراہیم رضؓ کی ولادت کب ہوئی ؟
جواب :۔ ذی الحجہ ۸ھ میں
سوال :۔ ابراہیم رضؓ کا انتقال کب ہوا اور کتنی عمر میں ؟
جواب :۔ ۱۰ھ میں ۱۶ یا ۱۸ ماہ کی عمر میں۔
سوال :۔ حضرت ابراہیم رضؓ کو دودھ پلانے کے لئے کس کو مقرر کیا گیا ؟
جواب :۔ ام سیف رضؓ کو (جو عوالی مدینہ میں رہتی تھیں) [3]
سوال :۔ ابراہیم رضؓ کی ولادت کی خوشخبری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے دی تھی ؟
جواب :۔ آپ کے غلام ابورافع رضؓ نے

---

[1] زرقانی ج ۳ ص ۱۹۴ [2] مدارج النبوت قسط ۱۱ ص ۲ [3] ایضاً ص ۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سوال:۔ وہ کونسے صاحبزادے ہیں جنکی وفات کے روز سورج کو گہن لگا تھا[1]؟

جواب:۔ حضرت ابراہیم رض۔

## "صاحبزادیاں"

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں کتنی ہوئیں اور کس کے بطن سے؟

جواب:۔ چار صاحبزادیاں ہوئیں۔ حضرت خدیجہ رض کے بطن سے۔

سوال:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکیوں کے نام بتائیے؟

جواب:۔ (۱) زینب رض (۲) رقیہ رض (۳) ام کلثوم رض (۴) فاطمہ رض۔

سوال:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی لڑکی کا نام بتائیے؟

جواب:۔ حضرت زینب رض

سوال:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی لڑکی کا نام بتائیے؟

جواب:۔ حضرت فاطمہ رض

سوال:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکیوں کا نکاح کس کس سے ہوا؟

جواب:۔ حضرت زینب رض کا ابوالعاص بن ربیع رض سے۔ حضرت فاطمہ رض کا حضرت علی رض سے، حضرت رقیہ و ام کلثوم کا حضرت عثمان غنی رض سے ہوا۔

سوال:۔ حضرت زینب رض کی ولادت کب ہوئی؟

---

[1] عرب کا عقیدہ تھا کہ کسوف وخسوف کسی عظیم حادثہ کی بنا پر ہوتا ہے۔ وفاتِ ابراہیم رض کے روز سورج کے گہن لگنے کا سبب انھوں نے وفاتِ ابراہیم کو ٹھہرایا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ کسی کے مرنے جینے سے ان کو گہن نہیں لگتا۔ سیرۃ المصطفیٰ ج ۳ ص ۲۷

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب :۔ نبوت سے دس سال قبل۔
سوال :۔ حضرت زینب رضؓ کی وفات کب ہوئی ؟
جواب :۔ ۸ھ میں [1]
سوال :۔ ابولہب کے دو بیٹوں " عتبہ اور عتیبہ " سے آپ کی کن لڑکیوں کا نکاح ہوا تھا؟
جواب :۔ حضرت رقیہ رضؓ کا " عتبہ " سے۔ حضرت ام کلثوم رضؓ کا " عتیبہ " سے [2]
سوال :۔ حضرت رقیہ رضؓ کے انتقال ۲ھ کے بعد حضرت عثمان رضؓ سے کس کا نکاح کیا گیا؟
جواب :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضؓ کا۔
سوال :۔ حضرت ام کلثوم رضؓ کا انتقال کب ہوا؟ نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟
جواب :۔ ماہ شعبان ۹ھ میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔
سوال :۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کب ہوئی ؟
جواب :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چھ ماہ بعد، رمضان ۱۱ھ میں۔
سوال :۔ حضرت فاطمہ رضؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس اعزاز سے نوازا ؟
جواب :۔ ان کو سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ کا اعزاز دیا گیا۔
سوال :۔ حضرت فاطمہ رضؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟
جواب :۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے۔ [3]

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم وصلى الله تعالىٰ على رسوله العربى محمد وآله واصحابه اجمعين

---

[1] سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۶۵ [2] صرف نکاح ہوا تھا جب " تبت یدا ابی لہب " نازل ہوئی تو انھوں نے اپنے باپ کے کہنے سے رخصتی سے پہلے ہی طلاق دیدی تھی سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۶۶
[3] الاصابہ ج ۴ ص ۳۷۹۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# فہرست عناوین



{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ناشر

مکتبہ البلاغ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)


{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

## مکتبہ البلاغ کی اہم مطبوعات

- تسہیل السامی فی حل شرح جامی
- اجمل الحواشی شرح اردو اصول الشاشی
- تفہیم الہدایہ علی ہدایۃ الرابعہ
- ترکیب العوامل علی شرح مأۃ عامل
- در بے نظیر شرح اردو نحو میر
- اولاد کو مسلمان بنانے کا طریقہ
- مکالموں کا گلدستہ مکمل دو جلدیں
- معارف النزول مکمل دو جلدیں
- گلستان قناعت
- فقہی پہیلیاں
- تذکرہ رسول عربی ﷺ
- تلخیص فتاویٰ رحیمیہ
- شاہکار تقریریں
- سید الکائنات
- جھوٹ کیوں برا ہے؟
- کاشفی تقریریں

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

- قوت الاخیار شرح اردو نور الانوار مکمل دو جلدیں
- تکمیل الامانی شرح اردو مختصر المعانی مکمل دو جلدیں
- فیض سبحانی شرح اردو منتخب الحسامی مکمل دو جلدیں
- امداد الباری شرح اردو بخاری شریف ۷ جلدیں
- تکملہ تعلیم الاسلام (اسلام کا پانچواں رکن حج)

MAKTABA AL-BALAGH
(Near Waqf Darul Uloom) Deoband
PIN - 247554, Distt. SAHARANPUR U.P. INDIA
Mob. 09997861769 , 09897060632

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1